ادب فارسی

حصہ دوم

ایس - اے - حسن - ایم - اے - ایم - ایف

ادب فارسی

حصہ دوم

اینگلو ورناکیولر مدارس کے درجہ ہشتم کے لئے

مولفہ

ایس - اے - حسن - ایم - اے - ایم - ایل ایف

پبلشرز - نند کشور اینڈ برادرز

بنارس

سنہ ۱۹۳۶ء

قیمت ۱۰/

باہتمام پنڈت بشمبھر ناتھ بھارگو اسٹنڈرڈ پریس الہ آباد میں چھپا

۷۸۶

مقدمہ

اینگلو ورناکیولر مدارس کے ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کے لئے یہ دو مختصر کتابیں ادب فارسی حصہ اوّل و دوم ٹکسٹ بک کمیٹی کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ بحمداللہ ان کتابوں کا انتخاب کمیٹی کی مجوزہ Criteria کے بالکل مطابق ہے۔

ضروریات زمانہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ کتابیں انگریزی کتب درسیہ کے نمونہ پر استقرائی طرز تعلیم کے بموجب ابتدائی فارسی پڑھنے والے طلبا کی استعداد کا خیال کرکے نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ جن کے مضامین کی طرف طلبا کی پوری رغبت ہو

اس انتخاب میں جدید و قدیم مصنفین و اہل زبان شعرا کا کافی ذخیرہ مہیا کرتے ہوئے سبقوں کی ترتیب تدریجی حیثیت سے اس طرح کی گئی ہے کہ جیوں جیوں طلبا آگے بڑھتے جائیں سمجھنے کی قوت اور استعداد علمی بڑھتی جائے تاکہ رفتہ رفتہ مشکل اسباق اور تخیلی مضامین بخوبی آسانی کیساتھ سمجھ سکیں۔

اس انتخاب کی بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے دروس اس طرح سے
مرتب کئے گئے ہیں کہ اسما اور افعال کی ضروری قواعد مثلاً اصول و گردان
اور مشتقات بغیر کسی قواعد کی کتاب پڑھے ہوئے بآسانی سمجھ میں آسکیں اور
ہر قسم کے افعال اور اُن کا صحیح استعمال ذہن نشین ہو جائے۔
نثر کی طرح نظمیں بھی قدیم و جدید دونوں رنگ کی ہیں جو اخلاقی، تاریخی
اور وطنی مضامین پر مشتمل ہیں۔
ہر سبق کے بعد مشقی سوالات کافی طور سے دئے گئے ہیں جس سے طلبا
کی قابلیت کا اندازہ ہوتا جائے۔ اصل سبق بھی اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور
ان کو تحریر و تقریر کی مشق بھی ہو جائے۔
ادب فارسی کا پہلا حصہ کئی باب میں منقسم ہے۔ باب اول میں کلمات
مفردہ اور روزمرہ کے ایسے مختصر جملے استعمال کئے گئے ہیں جن سے قواعد زبان
تراکیب اسما اور افعال کی مختلف صورتیں سمجھ میں آسکیں۔ باب دوم میں
متفرقات جملے اور مکالمات درس قایم کر کے اس طرح بیان کئے گئے ہیں
کہ جدید فارسی میں گفتگو کرنے کی پوری مشق ہو سکے۔ عمدہ بول چال کے
جملے کے جملے جمع کئے گئے ہیں جو اکثر حرفوں اور لفظوں کی تبدیل سے معنے
میں فرق پیدا کر دیتے ہیں اور گفتگو میں مختلف اقسام کی اظہار مطالب کے
وقت مستعمل ہوتے ہیں۔ اس باب میں اچھے اور عمدہ نئے لفظوں کا کافی

ذخیرہ مہیا کر دیا گیا ہے جس کو طلباء محاورے کی ترکیب سے ہر موقع پر علیحدہ زوردار بنا کر استعمال کر سکیں۔ ایک لفظ کو اگر مختلف طرح سے ادا کریں تو لب و لہجہ و معمولی حرکت کی تبدیلی سے ہر دفعہ نئے معنے پیدا کر دیتے۔ غرضکہ تمام ضروریات کے اسماء ان کے افعال اور مواقع استعمال بار بار اس طرح دکھا دیئے گئے ہیں کہ غور سے پڑھنے کے بعد گفتگو کے لئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہ رہے تیسرے باب میں مستعمل ضرب الامثال مفید نصائح اور کار آمد نکات و لطائف وغیرہ بیان کئے گئے ہیں جو علاوہ زباندانی کے طلبا کے اخلاق پر اچھا اثر ڈال سکیں۔ آخر میں آسان آسان نظمیں ہیں جو بری عادات و اطوار کے خراب نتائج اور اچھے اخلاق کے اچھے ثمرات ظاہر کرتی ہیں اور مواساۃ ہمدردی اور وطن پرستی کی طرف راغب کرتی ہیں۔

ادب فارسی کے حصہ دوم میں جغرافیہ۔ سائنس۔ تاریخ - اصول حفظان صحت۔ اخلاق۔ پند و موعظت۔ فلسفیانہ اقوال حکایات اور لطائف قصے کہانیاں متعلقات نباتات۔ جمادات۔ حیوانات۔ انسان وغیرہ غرضکہ تمام مفید علمی۔ اخلاقی اور معاشرتی مضامین بعنوان پسندیدہ اور بوجوہ احسن اکٹھا کئے گئے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے استفادہ کر کے طلبا حقیقی معنوں میں زیور انسانیت سے مزین ہو سکیں اور ان کی

زندگی حیات جاوید اور مسرت بخش ہو سکے۔

آخر میں حضرات اہل علم سے بصد ادب گذارش ہے کہ لغزشوں کو فروگذاشت کرتے ہوئے اس مختصر انتخاب کو پسند فرما کر حقیر کو موقع تشکر مرحمت فرمائیں گے۔

اقل الزمن

ایس۔ اے۔ حسن

فہرست مضامین ادب فارسی حصّہ دوم

نثر

انتخاب بہارستان جامی

مطائبات

(۱)

فاضلے یکے از دوستان صادق نامہ می نوشت شخصے در پہلوئے او نشستہ بود بگوشہ چشم نوشتۂ او را میخواند۔ بروے دشوار آمد نوشت اگر نہ در پہلوئے من دزدے زن نہ مردے۔ نشستہ بودے۔ وے نوشتۂ مرا نمی خواندے ہمہ اسرار خود بنوشتمے آں شخص گفت کہ واللہ یا مولانا ایں نامۂ ترا مطالعہ نکردہ ام ونخواندہ ام گفت "اے ناداں پس ایں کہ می گوئی از کجا می گوئی" قطعہ

فاضل۔ فضیلت رکھنے والا۔ واللہ۔ خدا کی قسم۔

ہر آں کس کہ ذز دیدہ باسّر مرد شود مُطّلع، بایدش خواند دزد
بر آں کار، گر مرد دارد طمع ہمیں بس کہ نامش نہی زن نہ مرد

(۲)

نابینائے در شبِ تاریک چراغے بدست و سبوئے بر دوش
در راہے می رفت۔ فضولے در راہ باو دو چار شد و گفت۔
"اے نادان روز و شب پیش تو یکساں است و روشنی و
تاریکی در چشم تو برابر۔ ایں چراغ را فائدہ چیست۔ نابینا بخندیدہ و
گفت کہ ایں چراغ از بہرِ خود نیست۔ از برائے چوں تو کور
دل بے خبر است۔ تا بامن پہلو نزنی و سبویم نشکنی۔ قطعہ
حالِ ناداں را بہ از ناداں نمی داند کسے
گرچہ در دانش فزوں از بوعلی سینا بود
طعنِ نابینا مزن اے دم ز بینائی زدہ
زانکہ نابینا بکارِ خویشتن بینا بود

(۳)

مُعلّمے را پسر بیمار شد۔ چوں مُشرف بر موت گشت گفت
غسّال را بیاورید تا او را بشوید؛ گفتند "ہنوز نمردہ است"

مطلع ۔ آگاہ ۔ بوعلی سینا۔ ایک فلسفی کا نام ہے۔

گفت "پاکے نیست - آں زماں کہ از غسل فارغ شود بخواہد مرد"

قطعہ

ہر کہ در کارِ خویش پیش از وقت   می نماید بحکم طبع شتاب
می خورد روزہ نارسیدہ بشب   می کشد سوزہ نارسیدہ بآب

(۴)

کوز پشتے را گفتند کہ می خواہی خدائے تعالیٰ پشت ترا چوں دیگراں راست کند یا آنکہ پشت دیگراں چوں تو کوز سازد۔ گفت آنکہ ہمہ را چوں من کوز گرداند تا باں چشمے کہ ایشاں درمن نگریستہ اند من نیز بہماں چشم در ایشاں بنگرم۔ قطعہ

خوش آنکہ خصم بعیبے کہ طعنہ بر تو زند   بہ رغم وے زہماں عیب رستہ بنشینی
وزیں نشستن بے عیب خوشتر آں باشد   کہ مبتلا شدہ او را بعیب خود بینی

(۵)

طبیبے را دیدند کہ ہرگاہ بگورستان رسیدے ردا بر سر کشیدے سبب آں را سوال کردند۔ گفت "از مردگانِ ایں گورستان شرم می دارم کہ بر ہر کہ می گذرم ضربتِ من خوردہ است۔ و در ہر کہ می نگرم از شربتِ من مردہ است۔ رباعی

بہ رغم۔ خلاف

اے رای تو در علاج بیمار علیل　　برآمدن مرگ قدوم تو دلیل
در کشور مات منّتِ جان شدن　　برداشتۂ ز گردن عزرائیل

(۶)

روزے در فصل بہاراں با جمعے از دوستاں و یاراں بہوائے گشت و تماشائے صحرا و دشت بیروں رفتیم۔ چوں در موضعے خرّم جا گرم ساختیم و سُفرہ انداختیم سگے از دور آں را دید۔ زود خود را بآنجا رسانید۔ یکے از حاضران سنگ پارہ بردا شت و چنانکہ نان در پیش سگاں اندازند بپیش وے انداخت۔ سگ آنرا بوئے کرد۔ ولے توقف باز گشت۔ ہرچند آواز دادند۔ التفات نکرد۔ اصحاب ازاں متعجب شدند۔ یکے از آں میاں گفت "می دانید ایں سگ چہ گفت؟ گفت ایں بدبختاں از بخیلی و گرسنگی سنگ می خورند از خوان ایشاں چہ توقع تواں داشت۔ واز سفرۂ ایشاں چہ تمتّع تواں گرفت" قطعہ

خواجہ چوں افگند خواں نزدیک و دور　　حظ و بہرہ برد آنجا بے درنگ
حظ مسکیں گربہ از نزدیک چوب　　بہرۂ بیچارہ سگ از دور سنگ

قدوم۔ آنا۔ عزرائیل۔ موت کا فرشتہ۔ سُفرہ۔ دستر خوان۔
تمتّع ـ برخورداری۔ حَظّ۔ حصّہ۔

(۷)

شاعرے پیش طبیب رفت۔ گفت "چیزے در دلِ من گرہ شدہ است و وقت مرا ناخوش می دارد۔ و از آنجا ہمہ افسردگی بہمہ اعضائے من می رسد۔ و موے بر اندام من می خیزد" طبیب مرد ظریف بود گفت "ہیچ شعرے بتازگی گفتۂ و بر کسے نخواندہ باشی" گفت "آرے" گفت "بخواں" خواند۔ گفت "بار دیگر بخواں" بخواند تا سہ نوبت۔ گفت "برخیز کہ نجات یافتی ایں شعر در دل تو گرہ شدہ بود۔ و خشکی آں بہ بیروں سرایت می کرد۔ چوں از دلِ خود بیروں کردی خلاصی یافتی"

مشقی سوالات

(۱) تحلیل صرفی کرو:۔

دوستاں۔ نشستہ بودست۔ نخواندہ ام۔ تاریک۔ تشنگی۔ کوز پشت گورستاں۔ قدوم۔ توان گرفت۔ گرسنگی۔

(۲) عربی جمع لکھو:۔

شاعر۔ فاضل۔ شخص۔ سوال۔ دلیل۔ طبع۔ صحرا۔ خصم۔ عیب۔ رائے۔

(۳) نابینا کا قصہ اپنے الفاظ میں لکھو:۔

(۴) بوعلی سینا کون تھا۔ عزرائیل کے بارے میں کیا جانتے ہو؟

(۵) فقرات ذیل کے معانی اردو میں لکھو :-

پاکسے پہلو زدن - دردل گرہ شدن - دوچار شدن - کوردل بودن -

(۶) شاعر و طبیب کا قصہ اردو میں بیان کرو -

(۷) اردو میں ترجمہ کرو :-

(ا) نابینائے درشب تاریک . . . . وسبوئم نشکنی

(ب) گوز پشتے راگفتند . . . . بعیب خود بینی -

(ج) روزے در فصل بہاراں . . . . چہ تمتّع تواں گرفت -

---

اَقوال زرّیں
حکیم سُقراط

می فرمایند :-

(۱) کارے کہ بکردن آں شرم آید بگفتن - آں ہم شرم باید -

(۲) ہر فعلے کہ بوجود تو موجود باشد تا از خود دفع نکنی ، کسے را از اں منع نکنی -

(۳) خوش آنکس است کہ دشمناں از اندیشۂ آزارِ او ایمن باشند

اقوال جمع قول - سقراط - نام ایک فلسفی کا ہے جو یونان کا رہنے والا تھا -

نہ کہ دوستان او بیزار اند و دشمن۔

(۴) بدترین خصلت کریم ترکِ عمل اوست۔ و بہترین خصلتِ لئیم ترکِ عمل او۔

(۵) فاضل ترین عملہا سہ چیز است۔ یکے آنکہ دشمنِ خود را دوست سازی دوم آنکہ نادان را بہ تعلیم و تربیت دانا گردانی۔ سوم آنکہ اہلِ فسق و فجور را بہ پند و نصیحت بصلاح درآری۔

(۶) سقراط را پرسیدند کہ تونگری چیست، گفت صحت بدن۔

(۷) سقراط را پرسیدند شاگرد شما چہ وقت بکمال میرسد۔ گفت آں وقت کہ بستایش خوش حال و بملامت پر ملال نہ گردد۔

حکیم افلاطون

می فرمایند:—

(۱) نام آنست کہ تو بر خویش نہی، و اینکہ پدر و مادر نہادہ اند نشان است نہ نام۔

لئیم۔ ضد کریم کریم۔ سخی۔ لئیم۔ بخیل۔ افلاطون۔ یونان کے ایک فلسفی کا نام۔

(۲) از طلبِ علم حیا کردن نا سزا است زیرا که جہل قبیح از ان حیا است۔

(۳) کسیکہ تعلیم کند مردمان را بچیزیکہ خود نکند بمنزلِ شخص نابینا است کہ چراغ در دست دارد بجہت روشنائی دیگراں۔

(۴) غصّہ در کلام ہمچو نمک در طعام باید۔ کہ نمک باندازہ مُصلِحُ طعام، وگرنہ فاسد طعام۔

(۵) چوں با دشمن آغاز مخاصمہ کنی از اطاعت غضب حذر کن کہ آن ترا از دشمن دشمن تر است۔

(۶) درویشے کہ از مردم گریزاں باشد با او در آویز۔ و آنکہ در طلب مردم باشد ازو بگریز۔

(۷) اگر در نیکی رنج بری، رنج نماند و نیکی بماند۔ و اگر از بدی لذتے یابی لذت نماند و بدی بماند۔

(۸) با دوست معاملہ چناں مکن کہ بحاکم محتاج شوی۔ و با دشمن مُعَامَلَہ چناں کن کہ اگر بحاکم عرض رود ظفر ترا باشد۔

(۹) بجواب آسایش میل مکن الا بعد ازانکہ در سہ چیزے محاسبہ نفس کردہ باشی۔ یکے آنکہ تامل کنی کہ دراں روز ہیچ خطا از

منزل۔ مقام۔ جگہ۔

تو واقع شدہ باشد۔ دوم آنکہ اندیشہ کنی تا دراں روز ہیچ
خیر اکتساب نمودہ باشد۔ سوم آنکہ ہیچ عمل بہ تقصیر فوت
کردہ باشد۔

(۱۰) افلاطون را پرسیدند کہ تعلیم تا چہ وقت مستحسن است گفت
تا آں وقت کہ عیب جہل است

حکیم ارسطو

می فرمایند:۔

(۱) در دنیا ہیچ چیز برائے آدمیاں از پادشاہ نیک بہتر نیست
وہمچنیں از پادشاہ بد بدتر۔

(۲) باکسے آں سخن مگو کہ اگر باز پس شود رنج دہد۔

(۳) کار آساں کہ نفع آں بسیار باشد کم گزیدن است۔

(۴) اگر درویشی نبودے فضیلت سخا کے ظاہر شدے، واگر گناہ
نبودے صفت عفو کے بظہور آمدے۔

اکتساب۔ حاصل کرنا۔ تقصیر۔ گناہ۔ کمی کرنا۔ مستحسن۔ خوب۔ سخا۔ سخاوت۔
عفو۔ در گذر کرنا۔ معاف کرنا۔ معافی۔ ارسطو۔ یونان کے ایک فلسفی کا نام ہے۔

حکیم بزرجمہر

می فرمایند :-

(۱) ہزار دوست را کم شمار و یک دشمن را بسیار -

(۲) از استاد پرسیدم چہ چیز است کہ جمعیت را ببرد - گفت طمع -

(۳) آنچہ در دست من است نمیدانم کہ از بہر کیست - و آنچہ نصیب من است نمیدانم کہ در دست کیست -

(۴) از استاد پرسیدم نیکی کردن بہتر است یا از بدی دور بودن گفت از بدی دور بودن سرہمہ نیکی است -

(۵) حکیم آنست کہ اگر ترشروئے سخن تلخ گوید جواب شیرین دہد - چون صولتِ غضب او بنہایت رسد خاموش ماند - و پیشِ مستحقِ عفو بیت خشم فرو خورد -

---

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

می فرمایند :-

صولت - دبدبہ و شان - غضب - غصہ - مستحق حقدار - عقوبت - سزا - (بزرجمہر نام وزیر نوشیروان)

(۱) ہیچکس تواضع ننمود۔ کہ خدائے تعالیٰ اورا عزّتے نیفزود۔

(۲) پارسائیٔ زبان در خاموشی است۔

(۳) شرم مکنید از اندک دادن، کہ محروم کردن ازاں اندک تراست۔

(۴) ہراں دشمنے کہ بادے احسان کنی دوست گردد۔ مگر نفس را چندانکہ مُدارا بیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

(۵) عدل یک ساعت بہتر است از عبادتِ ہفتاد سال۔

(۶) حسد کردارِ نیکو را چناں خورد کہ آتش ہیزم را۔

(۷) عُلَمائ امانت دار پیغمبرانند کہ باسلاطین مخالفت نکنند۔ چوں کردند خیانت کردند۔

(۸) دو گروہ اگر نیک شوند تمام گروہ نیک شوند۔ یکے علماء و دیگر اُمراء۔

(۹) خوشنودیٔ خدا در خوشنودیٔ والدین است و غضبِ خدا در قہرِ والدین۔

(۱۰) برائے مہمان تکلف مکنید کہ آنگاہ اورا دشمن گیرید۔ و ہر کہ مہمان را دشمن دارد خدائے تعالیٰ اورا دشمن دارد۔

(۱۱) اگر سائل قبایحِ سوال بداند گاہے از کسے ہیچ نہ طلبد۔

قبائح۔ عیوب۔ برائیاں۔

واگر کسے خوبیہائے بخشش بداند گاہے سائل را محروم نہ گرداند۔

(۱۴) حق تعالیٰ سہ گروہ را دشمن دارد وسہ گروہ را دشمن تر۔ فاسق را دشمن دارد و پیرِ فاسق را دشمن تر۔ بخیل را دشمن دارد و توانگرِ بخیل را دشمن تر۔ متکبّر را دشمن دارد و درویشِ متکبر را دشمن تر۔ وہمچنیں سہ فرقہ را دوست دارد وسہ فرقہ را دوست تر۔ پارسایاں را دوست دارد و جوانانِ پارسا را دوست تر۔ وجوانمرداں را دوست دارد و فقیراں جوانمرداں را دوست تر۔ ومتواضعاں را دوست دارد وامرائے متواضع را دوست تر۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

می فرمایند :۔

(۱) ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال۔

(۲) خبریکہ دانی دل بیازارد۔ تو خاموش باش تا دیگرے بیارد۔

(۳) خداوند تبارک وتعالیٰ می داند ومی پوشد۔ وہمسایہ نمی بیند

متکبر۔ مغرور۔ بڑائی کرنیوالا۔ جمال۔ خوبی حُسن تبارک وتعالیٰ۔ دونوں صیغے ماضی کے ہیں بمعنی بزرگ و برتر

وحی خرد شد۔

(۴) کارہا بصبر برآید و مُستعجِل بسر درآید

(۵) میاں دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ نباشی۔

(۶) ہرکہ با بزرگاں ستیزد۔ خونِ خود بریزد۔

(۷) گدائے نیک انجام بہ از بادشاہ نافرجام۔

(۸) لذت انگور بیوہ داند نہ خدا و نہ میوہ۔

(۹) اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد۔

(۱۰) اگر جور شکم نبودے ہیچ مرغ در دام صیاد نیفتادے بلکہ صیاد خود دام نہ نہادے۔

(۱۱) ہرکہ سخن نسنجد از جواب برنجد۔

(۱۲) تا کار بہ زر برآید۔ جاں در خطر افگندن نشاید۔

(۱۳) کالائیکہ قدر آں فروشندہ نداند، از جائے مفت یا فتہ یا خانۂ کسے نشگافتہ۔

(۱۴) رازے کہ نہاں خواہی، باکس درمیاں منہ اگرچہ دوست باشد، کہ مرآں دوست را دوستاں باشند وہمچنیں مُسَلسَل۔

(۱۵) ہرآں سریکہ داری با دوست درمیاں منہ و اگرچہ دوست

مستعجِل۔ جلدی کرنیوالا۔ فرجام۔ انجام۔ انتہا۔ کالا۔ مال و پونجی ۔ سر۔ راز۔ بھید

مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد۔ و ہرگز ندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد وقتے دوست گردد۔

(۱۶) دوکس مروند و تحسّر بروند۔ یکے آنکہ داشت و نخورد و دیگر آنکہ دانست و نکرد۔

(۱۷) نیک بخت آنست کہ خورد و کِشت۔ و بدبخت آنست کہ مُرد و ہِشت۔

(۱۸) سرِ مار بدست دشمن کوب کہ از اِحدَی الحُسنیین خالی نباشد اگر ایں غالب آمد مار کشتی و اگر آں از دشمن رستی۔

(۱۹) سہ چیز بے سہ چیز پائدار نماند۔ مال بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست۔

مشقی سوالات

(۱) سقراط کے نزدیک فاضل تریں اعمال اور کمال کیا ہیں؟

(۲) سقراط۔ افلاطون اور بزرجمہر کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟

(۳) افلاطون خواب کا وقت کیا بتلاتا ہے؟

(۴) درویشی اور گناہ دنیا میں کیوں ضروری ہیں؟

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علما اور امرا اور سلاطین کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

احدی الحسنیین۔ دو خوبیوں میں سے ایک

(۶) خداوند عالم تین گروہوں کو دشمن اور تین کو دشمن تر اور اسیطرح تین کو دوست اور تین کو دوست تر رکھتا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ دشمنی اور دوستی کے کیا اسباب ہیں؟

(۷) راز کو مخفی رکھنے کے لئے شیخ سعدی کیا کہتے ہیں؟

(۸) حسد و غبطہ میں کیا فرق ہے؟

(۹) عدل عبادت سے کیوں بہتر ہے؟

(۱۰) واحد الفاظ کے جمع اور جمع کے واحد لکھو:-

فعل - خصلت - اموال - سلاطین - عمل - نصیحت - بدن - تجار - نفس - محاسن - صفت - فضیلت -

---

انتخاب از مطبوعات و منشورات طہران

(الف)

اصطلاحات جغرافیا

سطح زمین بچہار قسمت میشود سہ قسمت آب و یک قسمت خشکی۔
آبہای روی زمین را بحر یا اقیانوس و خشکی ہا را قارّہ یا برّ گویند۔
خلیج پیشرفتگی آب است در خشکی مانند خلیج فارس کہ در جنوب

سطح - روی - قسمت - حصّہ - بحر یا - دریا -

ایران واقع است دماغہ بیشتر قنگی خاک است درآب

بندر آبادی است کہ درکنار دریا واقع باشد وکشتی ہا درنزدیکی آن لنگر بیندازند۔

تنگہ یا باب آبی است کہ بین دو خشکی باشد و دو دریا را بھم وصل نماید۔

ترعہ مجرائی است کہ بین دو دریا کندہ باشند تا آب آنہا بیکدیگر متصل شود وعبور کشتی از این دریا بان دریا ممکن باشد

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے اصطلاحات کو بیان کرو:-

اقیانوس - قارہ - خلیج - دماغہ - بندر - تنگہ - ترعہ -

آب

آب خوب آن است کہ صاف وپاک باشد ریختن خاکروبہ وشستن لباس درآبی کہ مردم از آن می آشامند گناہی است بزرگ زیرا کسانی کہ از آن آب میخورند مبتلا بمرض ہاے گوناگوں

مبتلا - دچار

وخطرناک میشوند۔

گروہی از مردم آب را نمیچشانند و می آشامند نوشیدن آب جوشیده با احتیاط نزدیک است ولی چون آب از جوشیدن سنگین میشود بهتر اینکه بجای آن آب صاف و پاکیزه بیاشامیم۔

درکوهستان چشمه های آب صاف بسیار است که آب آنها خنک وگوارا است در بعضی آبها موادّ معدنی مانند گچ و گوگرد و آهک بیش از اندازه موجود میباشد اینگونه آبها برای آشامیدن خوب نیست۔

نشانه آب خوب این است که سبزی در آن زود بپزد و صابون در آن بخوبی کف کند۔

در بعض از نقاط آب معدنی یافت میشود آب معدنی برای معالجه پاره از امراض مفید است۔

درکوه دماوند نزدیک طهران چشمه های آب معدنی بسیار است و بیماران برای معالجه بدانجا میروند و در آن آبها خود را شست وشو میدهند۔

مشقی سوالات

(۱) پانی کی کتنی قسمیں تم جانتے ہو بیان کرو۔

وگوارا است ۔ خوش ۔

(۲) پینے کے لیے پانی کیسا استعمال کرنا چاہیے۔

(۳) "آب خوب" سے کیا مراد ہے اور کیا کیا علامتیں ہیں؟

پنج بزرو پنج محیط

خشکیہای بسیار بزرگ کرہ زمین را بر یا قارہ میگویند۔
در روی زمین پنج قارۂ بزرگ است قارۂ آسیا قارہ اروپا
قارہ افریقا قارۂ استرالیا قارۂ امریکا
ایران ما یک قسمت از آسیاست از این، و ما باید جغرافیائی
آسیا را بخوبی بخوانیم و از ہمہ بہتر بدانیم
دریا ہائی بزرگ را اقیانوس منیامند و چون بر خشکی ہا احاطہ دارند
آنہارا محیط نیز میگویند در روی زمین پنج اقیانوس است
اقیانوس منجمد شمالی اقیانوس منجمد جنوبی اقیانوس کبیر
اقیانوس اطلس اقیانوس ہند۔

مشقی سوالات

(۱) پنج برے کیا تم سمجھتے ہو؟

(۲) روئے زمین کے پنج اقیانوس کون کون ہیں اور ان کے نام بتاؤ۔

دو حرکت زمین

اگر فرفره را در سینی بچرخ در آوریم و خوب نگاه کنیم می بینیم
هم دور خودش میچرخد و هم روی سینی میرود پس فرفره دو قسم حرکت میکند
زمین هم مثل فرفره دو حرکت دارد یکی حرکت بدور خودش و یکی
حرکت بدور خورشید۔

زمین در یک شبانه روز که بیست و چهار ساعت است یک مرتبه
بدور خودش میچرخد و این حرکت را حرکت شبانه روزی یا حرکت
وضعی زمین میگویند از این حرکت شب و روز پیدا میشود۔

زمین که بدور خودش میچرخد همیشه یک طرف آن رو بخورشید
و طرف دیگر در تاریکی است آنطرف که رو بخورشید است روز و طرفی
که در تاریکی است شب است۔

زمین در یکسال که سیصد و شصت و پنج روز است یکمرتبه دور خورشید میگردد
این حرکت زمین را حرکت سالیانه یا حرکت انتقالی میگویند
از حرکت سالیانه چهار فصل پیدا میشود بهار تابستان
پائیز زمستان۔

فرفره ۔ پهرکی

مشقی سوالات

(۱) زمین کیونکر حرکت کرتی ہے ؟
(۲) حرکت وضعی سے کیا مراد ہے ؟
(۳) دن ورات اور چاروں فصلیں کیونکر ہوتی ہیں ؟

باران وبرف

وقتیکہ آب میجوشد بخار از آن برمیخیزد بخار اگر چیز سردی برسد دوباہ آب میشود چنانکہ اگر ظرف سردی را روی بخار آب بگیریم قطرہ ہائی آب در آن پیدا میشود۔

آب دریاہا و دریاچہ ہا و رودخانہ ہا از تابش خورشید بخار شدہ بالا میرود و بخار آب چون زیاد شد در ہوا بشکل ابر نمودار می شود ابر در ہوای سرد باران میگردد و برزمین میبارد و اگر ہوا بسیار سرد باشد قطرہ ہای باران یخ می شود و بشکل برف یا تگرگ فرود میآید

باران و برف برای زراعت فایدہ بسیار دارد و از این رو کشاورزان وقتیکہ باران یا برف بہنگام بیارد خرسند میشوند تگرگ غالباً

تگرگ - اولہ -

بموقع میآید و بشگوفه و میوه درختان آسیب میرسانند۔

مشقی سوالات

(۱) بخارات کیونکر پیدا ہوتے ہیں؟
(۲) بخارات پانی بن سکتے ہیں؟ اور کب!
(۳) باران زراعت کے لئے کسقدر مفید ہے؟
(۴) تگرگ سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

فیل

فیل حیوان بزرگی است کہ در ہندوستان بسیار یافت میشود
و اورا برای حمل و نقل بارہای سنگین و کارہای دیگر تربیت میکنند
و این حیوان باہوش بخوبی از عہدہ آن کارہا برمیآید۔
گویند روزی دیگ سوراخ شدہ را بفیلی دادند کہ برای مرمت
بدکان مسگری ببرد فیل دیگ را نزد مسگر برد مسگر دیگ را درست کرد
بفیل داد فیل دیگ را برداشتہ بمنزل برگشت چون مسگر سوراخ
دیگ را خوب نگرفتہ بود آب در آن بند نمیشد این عیب را بفیل
نمایاندند حیوان ہوشیار باز دیگ را برداشتہ بطرف دکان مسگر روان شد

وچون بآنجا رسید دیگ را از آب پر کرده باخرطوم بالای سر مسگر نگاه داشت آب از سوراخ دیگ بسر مسگر ریخت مسگر مطلب را دریافت و دیگ را بخوبی درست کرده پس داد و فیل در حالی که آثار خرسندی از چشمهایش هویدا بود دیگ را بخانه باز آورده نزد صاحبش گذاشت.

مشقی سوالات

(۱) ہاتھی پر ایک مختصر مضمون لکھو۔

(۲) فیل اور مس گر کا کیا قصہ ہے بیان کرو اور اس قصہ سے تم کیا نتیجہ حاصل کرتے ہو؟

روباه

روباه حیوانی است اندکی از سگ کوچکتر و بمکر و حیله معروف.

این حیوان گوشتخوار آفت مرغ و خروس است و آنرا رش بیشتر میرسد روباه هر وقت فرصت یابد و نزدیکی خانه ها و ده نشین رعیت داخل بشود مرغ و خروس او را گرفته میبرد و میخورد.

سگ دشمن روباه است هر کجا روباه را به بیند با وحیله میکند

آفت - بلا -

واگر بتواند او را صید رد از انجمنه روباه از سگ بسیار میترسد۔

سنائیؔ فرماید۔

روبہی پیر روبہی را گفت — کای تو با علم و عقل و دانش جفت
چابکی کن دو صد درم بستان — نامۂ ماید این سگان برسان
گفت اجرت فزون ز درد سر است — لیک کاری عظیم پر خطر است

مشقی سوالات

(۱) روباہ کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو لکھو؟

(۲) "این حیوان گوشتخوار آفت مرغ و خروس است" اس عبارت کا کیا مطلب ہے اور آفت کیونکر ہے؟

(۳) روباہ کا کون دشمن ہے؟

(۴) لومڑی کی چالاکی کا کوئی قصہ تم جانتے ہو تو بیان کرو۔

اصطلاحات جغرافی

جزیرہ قطعہ زمینی است کہ آب از ہمہ طرف بر آن احاطہ داشتہ باشد۔
شبہ جزیرہ زمینی است کہ از یک طرف متصل بخشکی و دیگر اطراف

چابکی - چلید و چالاک - درم درم یا درہم نام پولی است کہ در قدیم رواج داشتہ است
اجرت - مزد - فزون - بیش - عظیم - بزرگ - بسیار -

آنرا آب احاطه کرده باشد۔
چند جزیرهٔ نزدیک بهم را مجمع الجزایر گویند۔
بلندیهای سطح زمین را کوه مینامند مانند کوه دماوند والوند۔
برآمدگی های خاک را پته گویند
از قُلَّهٔ بعض کوهها دود و آتش بیرون میآید اینگونه کوهها را آتش فشان مینامند
جلگه زمین وسیعی است که دران کوه و پته نباشد۔

زمین وسیع بی آب و علف بیابان است۔
مملکت قسمت بزرگی از زمین است که بچند ایالت و ولایت
تقسیم میشود هر ولایتی دارای چندین بلوک می باشد

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے اصطلاحات کو واضح کرو اور ہر ایک کی مثال بھی لکھو :-
جزیرہ - شبہ جزیرہ - کوہ - آتش فشان - جلگہ - بیابان -

بدن انسان

بدن انسان از گوشت و پوست و استخوان و رگ و پی¹ دُرست شده است
روی بدن از پوست پوشیده شده است۔

---

¹ پی - پی را بعربی عصب گویند

پوست دارای سوراخهای بسیار کوچکی است که از آنها عرق بیرون میآید - این سوراخها را مسامات میگویند

رگ لوله باریکی است که خون در آن گردش میکند

خون از قلب بیرون میآید و بقلب برمیگردد -

قلب در طرف چپ سینه قرار دارد

رگ بر دو قسم است شریان و وریه

شریان رگی است که خون را از قلب بتمام بدن میرساند

شریان بزرگ را شاه رگ میگویند

شریان بزرگ از قلب بیرون میآید و شاخه شاخه میشود و از آنها شریان های کوچک منشعب میگردد -

خون بوسیله شریانها در تمام بدن جریان پیدا میکند -

وریدرگی است که خون را بقلب برمیگرداند

مشقی سوالات

(۱) انسان کا بدن کن چیزوں سے مرکب ہوتا ہے ؟

(۲) مسامات کسے کہتے ہیں ؟

(۳) دوران خون کیونکر ہوتا ہے ؟

(۴) رگیں کے طرح کی ہوتی ہیں بتوضیح بیان کرو -

طِلا

طِلا که آن را زر نیز گویند فلزّی کمیاب و گرانبهاست

از طلا پول سکّه میزنند و اسبابِ زینت میسازند

بسیار دیده شده که پول و اسبابِ طلا قرنها بدونِ تغییر در زیرِ خاک مانده است چونکه آب و هوا طلا را فاسد نمیکند

طلا را از مَعْدَن بیرون میآورند در بعضِ نقاط ریزه طلا در خاک یافت میشود مردم خاک را میشویند و طلا را از آن جدا میکنند۔

در مملکتِ ایران خاکِ طلا در فارس و کِرمان و هَمَدان و عراق یافت میشود کوهِ زر در بیست فرسنگی دامغان معروف است

چون طلا نرم است هنگامی که بخواهند از آن چیزی بسازند قدری مس یا نُقره داخل آن میکنند تا سخت شود۔ پول طلا اندکی مس داخل دارد

مشقی سوالات

(۱) سونا کس کام میں مستعمل ہوتا ہے؟

(۲) سونا کیونکر دستیاب ہوتا ہے؟

(۳) زیور بنانے میں سونے کے ساتھ مس یا نقرہ کیوں ملاتے ہیں؟

(۴) سونے پر آب و ہوا کا اثر ہوتا ہے؟

کوہ آتش فشان

معلوم است ہیچیک از شما کوہ آتش فشان را ندیدہ اید امّا کوزۂ
آتش بازی را تماشا کردہ اید کہ چگونہ از سرِ آن آتش بیرون میجہد
ہمچنان از قلّۂ بعضِ کوہہا آتش و سنگ و مواد گداختہ بیرون میآید
سبب آتش فشانی کوہ ہا آن است کہ در درونِ زمین موادّی ہست
کہ از شدّت حرارت گداختہ و ذوب شدہ است آن موادِ گداختہ ہر جا
رخنہ پیدا کردہ خارج میشود۔
کوہِ دماوند در قدیم آتش فشان بودہ اکنون خاموش است امّا گاہی
دود از دہانہ آن بیرون میآید۔

مشقی سوالات

(۱) کوہ آتش فشاں سے تم کیا سمجھتے ہو؟

(۲) پہاڑوں میں آتش فشانی کا کیا سبب ہے؟

ذوب ۔ آب شدہ است

فلزات عمده

آهن و پولاد و مس

آهن فلزی است سخت و تیره رنگ که از معدن استخراج میشود و
از آن بیل و چکش و قفل و تبر و مانند آن میسازند
در فرنگستان معدن آهن بسیار است و هر سال مقدار زیادی آهن
از معادن آنجا بیرون میآورند در بعض نقاطِ ایران معدن آهن یافت میشود
پولاد از آهن سخت تر است آنرا برای ساختن کارد و شمشیر و غیره
بکار میبرند مس فلزی است سرخ رنگ که آنرا مانند آهن از معدن
بیرون میآورند از مس دیگ و کاسه و بشقاب و قاشق و چیزهای
دیگر میسازند
ظرف مس را با قلع سفید میکنند که ترشی در آن اثر نکند و زنگ نزند
زنگ مس سبز رنگ و زهرآگین است در ایران معدن مس بسیار است از
عمده ترین معادن مس سبزوار و زنجان و کرمان و آذربایجان است

مشقی سوالات

(۱) آہن اور مس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو مفصل لکھو ؟

(۲) آہن اور فولاد میں کیا فرق ہے ؟

شیر

شیر در جنگل های آسیا و افریقا زندگی میکند

زورمندی شیر چندان است که میتواند اسپی را بیک ضرب دست خرد کند انسان در پنجه شیر مانند موش در چنگال گربه ناتوان و زبون است

شیر شباهت بسیار بگربه دارد

چون چنگالهای شیر زیر پنجه های نرم او پنهان است هنگام راه رفتن صدای پای او شنیده نمی شود

شیر دندانهای برنده دارد که طعمه خود را با آن پاره پاره میکند

ببر و پلنگ مانند شیر شباهت بگربه دارند ولی از شیر وحشی ترند

شیر را ممکن است چنان رام کرد که بهیچ کس آسیب نرساند و فرمان شیربان را ببرد ولی ببر و پلنگ بسختی رام و مطیع میشوند

شیر افریقا دارای یالهای انبوه می باشد که دور گردن و روی شانه او را میپوشاند

شیر نر سر بسیار بزرگ و میان لاغر دارد جثه شیر باندازه گاو است

شیر هنگام خشم چهره وحشت انگیزی پیدا میکند یالهای او اطراف

زبون - بیچاره - مطیع - فرمانبردار - انبوه - پر و بسیار - میان - کمر - جثه - تنه -

صورتش را میگیرد چشمانش مانند آتش سرخ میشود دندان وچنگال خود را نشان میدهد دمش را سخت میجنباند چنان میغرّد که نعرهٔ او از راه دور شنیده میشود۔

شیرِ ماده یال ندارد واز شیرِ نر کوچکتر است ولی درّندگی او کمتر از شیرِ نر نیست مخصوصاً وقتیکه به بچّه های او حمله کنند۔

در بیشه های ایران سابقاً شیر بوده حالا هم شاید باشد۔

مشقی سُوالات

(۱) شیر کن مقامات پر رہتا ہے ؟
(۲) شیر کی شکل وشباہت کیسی ہوتی ہے ؟
(۳) ذیل کے جملہ کا مطلب واضح طور سے لکھو :-
"انسان در پنجه و شیر مانند موش در چنگال گربه ناتوان وزبون است"
(۴) غصہ کی حالت میں شیر کی کیا حالت ہوتی ہے ؟
(۵) مادہ ونر شیر میں کیا فرق تمہیں معلوم ہے ؟

طوفان

در فصلِ بهار و پائیز گاه گاه ابر های تیره آسمان را فرا میگیرد بادهای تند میوزد وگرد وغبار هوا را تیره وتار میکند. این انقلابِ هوا را طوفان

پائیز ۔ خزان۔

میمانند طوفان اگر شدت کند درختهای کهن را از بیخ بر میکند خانه‌ها
را خراب میکند طوفان در دریا بسیار سهمگین است۔

هنگامی که دریا طوفانی شود موجهای عظیم از هر سو بجنبش درآمده
بلندی و پستیهای هولناک در میانِ آب پدیدار میگردد و گردابهایِ
ژرف پیدا میشود

کشتی بانان از بیمِ غرق کشتی هایِ خود را بطرفِ ساحل میرانند
و بخلیج هایِ آرام پناه می برند۔

مرغانِ دریائی ظهورِ طوفان را از پیش در میابند و برای اینکه آسیبی
نبینند بخشکی میروند۔

مشقی سوالات

(۱) طوفان کیا چیز ہے اور اوسکے اسباب کیا ہیں؟

(۲) دریا میں جب طوفان آتا ہے تو کیا حالت ہوتی ہے؟

بازی و گردش

انسان اگر تمام روز را کار کند و هیچ آسایش نداشته باشد باندک
زمان رنجور و ناتوان شده از کار خواهد افتاد

سهمگین۔ ترسناک۔ عظیم۔ بزرگ۔ ژرف۔ عمیق و گود۔ ظهور۔ پیدا شدن۔

پس برای اینکه تندرست باشیم باید هر روز یک یا دو ساعت
ورزش کنیم بهترین ورزشها برای اطفال خرد سال گردش در هوای
آزاد است۔

بازیهائی که خطری در آن نباشد مانند گردش مفید است

کسانی که بیشتر روز را در اطاقهای دربسته تاریک بسر میبرند
یا در یک جای نشسته هیچ حرکت نمیدهند همیشه زرد رنگ و لاغرند
امّا مردمانی که در فضای باز و روشن کار میکنند پیوسته با نشاط
و تندرست میباشند۔

اطفال خوب جز با همسالان معقول و با ادب بگردش نمی روند
و از بازی کردن با بچّه های بی ادب و شریر پرهیز میکنند۔

مشقی سوالات

(۱) صحت کے لئے کونسی ورزش مفید ہے؟

(۲) تاریک کمرے میں زیادہ روز بیٹھے رہنے سے آدمی کیوں بیمار ہو جاتا ہے؟

(۳) اچھے لڑکے بُرے لڑکوں کے ساتھ تفریح و بازی کیوں پسند نہیں کرتے؟

عَسَل

عَسَل خوراکی است بسیار لذید و شیرین
زنبور عسل روی گلهای می نشیند و شیره آنها را میمکد بعد بکند و میبرود
و آز ان شیره عسل دُرست میکند۔
عسلی که در کند و میباشد مقداری موم مخلوط دارد و غالباً زرد رنگ است
عسل آب کرده یا مصفا عسلی است که مومش را گرفته باشند
عسل غذای زنبور است که مقداری از آنرا میخورد و مقدار برا در کندو
برای زمستان ذخیره میکند ما آن عسل ذخیره شده را برداشته
بمصرف میرسانیم
هر کند و مسکن عدّه بسیاری زنبور است
زنبورهای هر کندو یک شاه دارند شاه از سایر زنبورها درشت
تر و زیبا تر میباشد بر درِ هر کندو دو زنبور عسل ایستاده نمیگذارند زنبور
بیگانه بکندو ورود همچنین اگر زنبوری شیرۀ گل بدبوئی را مکیده باشد
آن دو زنبورِ پاسبان اورا نمیگذارند داخل شود۔

مشقی سوالات

(۱) عسل کیا چیز ہے اور اسکا کیا استعمال ہے؟ اور یہ کیونکر حاصل ہوتی ہے؟

حواس پنجگانه

ما پنج حس داریم
اوّل باصره (بینائی) با این حسّ همه چیزها را از راه چشم می بینیم
دوّم سامعه (شنوائی) با این حسّ هر آوازی را از راه گوش می شنویم
سوّم شامّه (بوئیدن) با این حسّ بوها را از راه بینی می یابیم
چهارم ذائقه (چشیدن) با این حسّ مزه چیزها را بوسیله زبان میچشیم
پنجم لامسه (بپسودن) با این حسّ از سردی و گرمی و دُرشتی و نرمی
چیزها آگاه میشویم۔
حسّ لامسه در همه جای بدن هست مخصوصاً در سرِ انگشتها
این پنج حسّ را حواسِ خمسه نیز میگویند

مشقی سوالات

(۱) حواس خمسه کون کون هیں اور انکا کیا مصرف ہے؟

پاکیزگی

بدن و جامهٔ انسان باید همیشه پاکیزه و لطیف باشد
کثافت موجبِ پیدایش ناخوشیهای گوناگون است و مردم

از شخصِ کثیف همواره گریزانند

انسان نباید فقط در پاکیزه داشتنِ لباس و بدنِ خود بکوشد بلکه باید اطاق و منزل و جای درس و کلیه لوازم و اسباب زندگانی خود را نیز پاکیزه نگاه دارد. بعضِ اطفال چنان میپندارند که لباسِ کهنه و کم بها مایه شرمساری و سرافگندگی است و نمیدانند که آنچه انسان را در نظرِ مردم خوار و بیمقدار میدارد کثافتِ جامه است نه کهنگیِ آن۔

برای پاکیزه نگاه داشتنِ بدن باید هر چند روز یکمرتبه بحمّام رفته شست و شو کرد زیرا چنانکه خوانده اید انسان از مساماتِ پوستِ بدن نیز تنفس میکند و هرگاه بدن مدّتی چرکین بماند این مسامات مسدود میشود و انسان نمیتواند از آنها تنفس کند و رفته رفته رنجور و ناتوان میگردد۔

اطفال خوب باید بامداد که از خواب بیدار میشوند دست و روی و دندان خود را با آبِ پاک بشویند و موهای خود را شانه بزنند و ناخنهای خود را پاک کنند و گردِ جامه و کلاه و کفشِ خود را بگیرند۔

مشقی سوالات

(۱) انسان کا بدن و کپڑا کیوں ہمیشہ صاف و ستھرا رہنا چاہئے؟

(۲) معمولی صاف کپڑا پہننا قیمتی میلے کپڑے سے کیوں اچھا سمجھا جاتا ہے؟

(۳) روزانہ غسل کرنا کیوں ضروری ہے؟

(۴) تمام لوازم اور اسباب زندگانی کا بھی پاک رکھنا ضروری ہے یا محض بدن اور لباس کا اور کیوں؟

عدل

چنانکہ در اصول دین آموختید عدل یکی از صفات پروردگار عالم است ہرکہ درایں دنیا از صفتِ عدالت بیشتر بہرہ مند باشد بخدای تعالی و تبارک نزدیکتر و خداوند از چنین بندہ خرسند است

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کہ برگزیدہ خدا و خاتم پیغمبران است مباہات میکرد کہ درزمانِ پادشاہی عادل مانندِ نوشیروان بدنیا آمدہ است۔

زندہ است نامِ فرخِ نوشیران بعدل گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند

شعر از سعدی

مشقی سوالات

(۱) عدل سے تم کیا سمجھتے ہو؟

(۲) عدل سے کیا فائدہ ہے؟

(۳) ذیل کے شعر کا مطلب لکھو اور بتاؤ کہ یہ کسکا شعر ہے۔

زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند

تعالی۔ بلند مرتبہ۔ تبارک۔ پاک و منزہ۔ گزیدہ۔ انتخاب شدہ۔ خاتم۔ آخری۔ مباہات۔ فخر

پند و امثال و اندرزهای نیکو

(ب)

گناهان بزرگ

انسان با شرافت هرگز گناه نمیکند۔
کسی که مرتکب گناه شود در دنیا مجازات می بیند و در آخرت بعذاب الهی گرفتار میشود۔
دزدی و شراب خوردن و قمار کردن از گناهان بزرگ است و همچنین سخن چینی و غیبت کردن۔
قمار آدمی را بفقر و بدبختی گرفتار میکند، غیبت و سخن چینی سبب رنجش و دشمنی مردم میشود۔
ولی از همه گناهان بدتر دروغ است دروغگو دشمن خداست۔

مشقی سوالات

(۱) تحلیل صرفی کنید:۔
مرتکب - مجازات - فقر - بدبختی۔

مجازات۔سزا - آخرت - روز قیامت - الهی۔خدائی - غیبت - پشت سر کسی بدگوئی کردن

(۲) غیبت و سخن چینی میں کیا فرق ہے ؟
(۳) قمار اور دروغگوئی دونوں گناہوں میں کون بدتر ہے ؟

(۴) اردو میں ترجمہ کرو :-
(ا) کسے کہ مرتکب گناہ شود ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گرفتار می شود
(ب) قمار آدمی را بفقر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مردم می شود

پند و اندرز

درخت کاہلی کفر آورد بار

دریاب ضعیفان را در وقت توانائی	حافظ
در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست	حافظ
یا سخن دانسته گو اے مرد بخرد یا خموش	سعدی
با دوستان مروّت با دشمنان مدارا	حافظ
قناعت توانگر کند مرد را	سعدی
دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد	سعدی
عبادت بجز خدمت خلق نیست	سعدی
علاج واقعہ قبل از وقوع باید کرد	حافظ
صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد	سعدی

مزد آن گرفت جان برادر که کار کرد　　　　سعدی

مشقی سوالات

(۱) مندرجہ ذیل نصایح کا مطلب بتوضیح اردو میں لکھو۔

(ا) درخت کاہلی کفر آورد بار

(ب) یا سخن دانسته گوای مرد بخرد یا خموش

(ج) قناعت توانگر کند مرد را

(د) عبادت بجز خدمت خلق نیست

(۲) قناعت۔ توانگری اور استخارہ سے تم کیا سمجھتے ہو۔

شیر و موش

هیچکس را نباید حقیر شمرد

موشی بچنگ شیری گرسنه افتاد شیر خواست او را بخورد موش گفت من لقمه بیش نیستم آنهم نه لقمه شیر مرا آزاد کن شاید روزی ترا بکار آیم شیر خندید و گفت ترا رها میکنم ولی برای هیچ معنی از تو چه کاری ساخته است موش را آزاد کرد و بدنبال شکاری به بیشه درآمد اتفاقاً صیادی درآنجا دامی گسترده و درآن طعمه نهاده بود شیر خواست طعمه را بخورد بدام افتاده با همه

حقیر۔ ناچیز۔ صیادی۔ شکارچی۔ گسترده۔ پہن کردہ۔ طعمه۔ خوراک۔

زور و توانائی که داشت هر چند کوشید نتوانست بند ہا را پاره کند واز دام بیرون رود ناگاه ہمان موش نزدیک آمد و پرسید ای شیر درچه حالی گفت چنین که می بینی موش بی درنگ بجویدن طنابہا مشغول شد وگفت اکنون آزاد شدی شیر تکانی بخود داده از دام بیرون جست ودانست که در این دنیا گاہی از موش ناتوان کاری ساخته است که از شیر توانا ساخته نیست۔

مشقی سوالات

(۱) موش اور شیر کا قصہ اردو میں بیان کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ اس قصہ سے تم کو کیا سبق حاصل ہوا۔

(۲) "مرا آزاد کن شاید روزی ترا بکار آیم" کسنے کہا تھا اور اسکا کیا جواب ملا تھا؟

(۳) شیر کی چوہے نے کیونکر مدد کی؟

(۴) اردو میں ترجمہ کرو:۔

(ا) اتفاقاً صیادے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بیروں رود۔

(ب) ناگاه ہمان موش نزدیک آمد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بیرون جست

(ج) در این دنیا گاہے از موش ناتوان کارے ساختہ است کہ از شیر توانا ساختہ نیست

بہترین جامہ نکوکاری

اَرْدَشیر بابکان نخستین پادشاہ ساسانی کہ بدانش وخرد معروف است روزی فرزند خود را دید کہ جامۂ گرانبہا در بردارد گفت ای پسر شایستہ پادشاہان جامہ ایست کہ در ہیچ خزانۂ مانند آن نباشد نظیر این جامۂ کہ تو پوشیدۂ پیدا میشود و دیگران ہم بدان دسترس دارند۔

پسر پرسید جامۂ کہ در ہیچ خزانہ یافت نشود کدام است اردشیر گفت آن جامہ نیکوکاری وعدل است کہ دست ہرکسی بداں نمیرسد۔

ازاخلاق محسنی نقل بمعنی شدہ است

مشقی سوالات

(۱) اردشیر بابکان کون تھا؟

(۲) اردشیر نے اپنے لڑکے کو گرانبہا جامہ پہنے ہوئے دیکھکر کیا کہا تھا؟

(۳) اردشیر نے اپنے لڑکے کو کون سا لباس بہترین بتلایا ہے اور کیوں۔

(۴) نکوکاری اور عدل سے تم کیا سمجھے ہو؟

(۵) اردو میں ترجمہ کرو:۔

دربرداشتن ۔ دسترس داشتن ۔ دست ہرکسے بدان نمیرسد۔

خرد ۔ عقل ۔ گرانبہا ۔ پرقیمت ۔ نظیر ۔ مانند۔

پند و امثال

سعی ہر کس بقدر ہمت او ست

بزرگی بایدت بخشندگی کن

آتش کہ گرفت خشک و تر میسوزد

ہر کہ بامش بیش برفش بیشتر

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

جائی کہ نمک خوری نمکدان مشکن

یک مردہ بنام بہ کہ صد زندہ بہ ننگ

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

زیر پای مادران باشد جنان

سگ از مردم مردم آزار بہ

آنکس کہ نکو کرد و بدی دید کدام است

مشقی سوالات

(۱) پند و امثال میں کیا فرق ہے!

(۲) مندرجہ ذیل فقرات کا اردو میں ترجمہ کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ کون پند ہے اور کون مثل ہے۔

سعی - کوشش - جنان - بہشت -

(ز) بزرگی باید ت بخشندگی کن ۔
(ب) ہرکہ بامش بیش برفش بیشتر
(ج) مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
(د) زیر پاے مادران باشد جنان
(ہ) سگ از مردم مردم آزار بہ

اتحاد

پادشاہی دوازدہ پسر داشت چون اجل او برسید فرزندان خود را بخواند و فرمود چندین چوبہ تیر نزد آنہا گذاشتند آنگاہ بیکی از ایشان گفت یکی از این تیرہا را بشکن او بشکست سپس بفرمود دو تیر بہم نہ و بشکن پسر دو تیر بر ہم نہاد و شکست چون شمارہ تیرہا بسہ رسید شکستن نتوانست پس پادشاہ گفت شما برادران بر مثال این چوبہاے تیر ہستید اگر ہمدست گردید ہیچکس بر شما دست نیابد و اگر از ہم جدا شوید دشمن بآسانی بر شما چیرہ شود صد ہزاران خیط یکتا را نباشد قوتی۔
چون بہم برتافتی اسفندیارش نگسلد ۔

اتحاد - یگانگی - اجل - ہنگام مرگ - مثال - مانند - چیرہ - غالب - خیط - نخ دریسمان ، تافتی - تابیدہ دادے - نگسلد - پارہ نکند -

مشقی سوالات

(۱) اتحاد سے تم کیا سمجھتے ہو۔
(۲) اتحاد کی مثال میں جو قصہ تمنے پڑھا ہے بیان کرو۔
(۳) اردو میں ترجمہ کرو اور یہ بتاؤ کہ ضرب المثل ہو سکتا ہے کہ نہیں ؟ :-
صد ہزاران خیط یکتا را نباشد قوتی   چون بہم بر تافتی اسفندیار ش نگسلد
(۴) اسفندیار کون تھا اوسکے بارہ میں تم کیا جانتے ہو بیان کرو۔

کُرَک

دو کرک در کشتزاری آشیان داشتند روزہا بصحرا میرفتند و شبہا بآشیانہ برمیگشتند بجوجہ ہای خود سپردہ بودند کہ آنچہ در نبودن ما شنوید شب بما بگوئید۔

روزی دہقان باپسر گفت برو بہمسایگان بگو ہنگام درو رسیدہ است فردا بیائید بما یاری دہید چون وقت درو یدن کشت شما رسید ما نیز شما را یاری کنیم جوجہ ہا آنچہ در روز شنیدہ بودند شبانگاہ بپدر و مادر خود باز گفتند پدر گفت مترسید فردا بما گزندی نمیرسد روز دیگر باز دہقان بکشتزار آمد و از پسر پرسید ہمسایگان چہ گفتند پسر گفت

کرک - مرغی است کہ آنرا بتر کی بلدرچین گویند۔   گزندی - آسیب و رنجی -

هر یک بهانۂ پیش آورد و گفت دهقان گفت من میدانستم که از آنها برای ماهیچ وقت سودی نیست امشب یکسان و خویشان ما بگو فردا بیایند و با ما همراهی کنند جوجه ها این سخن را نیز به پدر و مادر گفتند پدر گفت فردا نیز بهانه یابی نخواهد رسید خویشان و کسان دهقان نیز از همراهی دریغ کردند۔

روز سوم دهقان به پسر گفت داسها را تیز کن فردا خود بدرو خواهیم رفت جوجه ها آنچه شنیده بودند شب باز گفتند پدر گفت فرزندان دیگر جای درنگ نیست چون مرد دهقان این بار خود بدرو کردن کشت خویش کمر بسته است فردا تا گزیر آشیانه ما ویران خواهد شد باید هم امشب بکشتزار دیگر بردیم ۔

بغمخوارگی جز سر انگشت من نخارد کس اندر جهان پشت من

مشقی سوالات

(۱) کرک اور دہقان کا کیا قصہ تم نے پڑھا ہے تفصیل سے بیان کرو۔

(۲) کرک اور دہقان کے قصہ سے تم کیا سبق حاصل کرتے ہو؟

(۳) ذیل کے شعر کا مطلب اردو میں بتوضیح بیان کرو:۔

بغمخوارگی جز سر انگشت من نخارد کس اندر جهان پشت من

سودی ۔ نفعی ۔ زیانی ۔ ضرری ۔ درنگ ۔ تاخیر۔

پند و امثال

چشمِ هنربین بُوَد از عیب پاک

بُبُرد گنج هر که رنج برد

حسد دردی است کا نرا نیست درمان

بدخواه و بدآموز و بداندیش مباش

بداندیش را بد بود روزگار

چرا عاقل کند کاری که باز آرد پشیمانی

بصبر از غوره حلوا میتوان ساخت

چیزی بخور چیزی بده چیزی بنه

به بیهوده گفتن مبر قدرِ خویش

جائی بنشین که برنخیزانند ت

بالاتر از سیاهی رنگ دگر نباشد

پند و امثال

با کریمان کارها دُشوار نیست

کریمان - مردمان بزرگوار - دشوار - سخت

پرُسان پرسان بکعبه بتوان رفتن

آهِ صاحب دردرا باشد اثر

بهرکس هرچه لایق بود دادند

آدمی فربه شود از راهِ گوش

برکنده به آن چشم که بدبین باشد

با من آن کن که اگر با تو رود بپسندی

تا توانی میگریز از یارِ بد

بسا مُراد که در ضمنِ نامرادیهاست

پند و امثال

کارِ امروز را بفردا مینداز

کارِ نکرده مُزد ندارد

برای کور شب و روز یکی است

تنها بقاضی رفته خوشحال برمیگردد

جوابِ ابلهان خاموشی است

گوش یعنی روح انسان بشنیدن سخنان سودمند پرورش مییابد. مراد- کام و آرزو. ابلهان- احمقان

آزموده را آزمودن خطاست

بزرگی بعقل است نه بسال

اگر گل نیستی خار هم مباش

جنگ اوّل به از صلح آخر است

چوب کج را تا با آتش بزند راست نمی شود

حرف حق تلخ است

پند و امثال

چوپانِ خائن بد تر از گرگ است

آزمغانِ مور پای ملخ است

از تفنگِ خالی دو نفر میترسند

باد آورده را باد میبرد

اسپ نجیب را یک تازیانه بس است

تا جای ندانی پای منه

چاه کن همیشه تهِ چاه است

آزمودن ـ امتحان کردن ـ

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے نصائح کا مطلب واضح کرو۔
(ا) بدخواہ و بدآموز و بداندیش مباش ۔
(ب) چیزے بخور چیزی بدہ چیزی بنہ
(ج) بالاتر از سیاہی رنگ دگر نباشد
(۲) مندرجہ ذیل پند و امثال کی تشریح اردو میں کرو :۔
(ا) آدمی فربہ شود از راہِ گوش
(ب) با من آن کن کہ اگر با تو رود بپسندی
(ج) اگر گل نیستی خار ہم مباش
(د) چوب کج را تا با آتش نبرند راست نمی شود
(ہ) چوپان خائن بدتر از گرگ است
(و) اسپ نجیب را یک تازیانہ بس است
(۳) مندرجہ بالا امثال میں کسی دو کا محل استعمال بتاؤ۔

انوشیروان و مُعلّم

گویند انوشیروان را در کودکی معلّمی دانشمند بود روزی معلّم بی تقصیر او را بیازُرد انوشیروان از این کار بسیار خشمگین شده کینۂ معلّم را در دل گرفت چون بمرتبۂ سلطنت رسید روزی آن معلّم

رانجواست وبانزده پرسید زمانی که بتعلیم من می پرداختی چرا بیگناه مرا بزدی و بدان سختی بیازردی گفت ای ملک چون امید داشتم که بعد از پدر بپادشاهی رسی خواستم طعم ظلم را چشیده باشی تادر ایّام سلطنت بظلم اقدام ننمائی و بشیوۀ عدل و شفقت با مردم رفتار کنی۔

انوشیروان چون این سخن بشنید اورا تحسین بسیار فرمود و خلعت و نعمتش ارزانی داشت

مشقی سوالات

(۱) نوشیرواں کو بلا تقصیر زدوکوب کرنے میں اس کے معلم کی کیا دانشمندی تھی؟

(۲) بادشاہ ہونے پر نوشیروان نے اسکا کیا بدلہ کیا؟

(۳) اردو میں ترجمہ کرو:۔

(ا) گفت اے ملک چون امید داشتم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ با مردم رفتار کنی۔

(ب) انوشیروان چون این سخن بشنید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ارزانی داشت

ملک ۔ بادشاہ ۔ شفقت ۔ مہربانی

خروس و روباه

روباهی از نزدیک دهی میگذشت خروسی را دید که دانه برمی چیند پیش رفته سلام کرد و زبان تملّق گشود و گفت پدرت خروسی بسیار خوش آواز بود و من هروقت از اینجا میگذشتم و آواز او را می شنیدم خوش دل می شدم۔

خروس گفت من هم در آواز کمتر از پدرم نیستم و بعادت خروسان چشمهای خود را بسته بالها را برهم زده بنای خواندن گذارد روباه فرصت را غنیمت شمرده بجست و او را بگرفت سگهای ده خبر شدند و روباه را دنبال کردند خروس بروباه گفت اگر میخواهی از دست سگها رهائی یابی فریاد کن و بگو خروسی که من گرفته ام از دهِ شما نیست از دهِ دیگر است روباه فریب خورده همینکه دهان خود را برای فریاد باز کرد خروس پرید

روباه از روی حسرت نگاهی بخروس کرد و گفت لعنت بر آن دهانی که بیموقع باز شود خروس گفت لعنت بر چشمی که بیموقع بسته شود۔

حذر کن زانچه دشمن گوید آن کن　　که بر زانو زنی دست تغابن

تملّق ۔ چاپلوسی ۔ حذر ۔ بترس ۔ تغابن ۔ زیان و ضرر

گرت راہی نماید راست چون تیر　　ازاو برگرد و راہ دست چپ گیر

مشقی سوالات

(۱) خروس وروباہ کا قصہ مختصراً اردو میں لکھو۔

(۲) روباہ نے خروس کی چاپلوسی کیونکر کی؟

(۳) لومڑی کی چاپلوسی سنکر مرغ نے کیا کیا؟

(۴) مرغ نے کس ترکیب سے لومڑی کے پنجہ سے رہائی پائی؟

(۵) اس قصہ سے کیا سبق تم حاصل کرتے ہو؟

(۶) ذیل کے اشعار کا مطلب بتفصیل لکھو:-

حذرکن زانچہ دشمن گوید آن کن　　کہ برزانو زنی دست تغابن

گرت راہی نماید راست چون تیر　　ازاو برگرد و راہ دست چپ گیر

پند وامثال

آبی کہ آبرو ببرد در گلو مریز

آواز دُہل شنیدن از دور خوش است

توبہ گرگ مرگ است

باخدا باش و پادشاہی کن

بوئ گُل را از کہ جوئیم از گلاب

اگر بدنیستی با بد مشو یار

پند و اندرز

خرامیدن لاجوردی سپہر	ہمان گرد گردیدن ماہ و مہر
مپندار کز بہر بازیگری است	سراپردۂ این چنین سرسری است

نظامی

سخن گرچہ ہر لحظہ شیرین بود	سزاوار تصدیق و تحسین بود
چو یکبار گفتی مگو باز پس	کہ حلوا چو یکبار خوردند بس

سعدی

رادمردی بدہر دانی چیست	با ہنر تر ز خلق دانی کیست
آنکہ با دوستان تواند ساخت	آنکہ با دشمنان تواند زیست

ترکی ایلاقی

مباش بجدّ و جہد در کار	دامان طلب ز دست مگذار
ہر چیز کہ دل بدان گراید	گر جہد کنی بدستت آید

نقل از اخلاق محسنی

مشقی سوالات

(۱) ذیل کے پند و امثال کی توضیح اردو میں کرو۔

(ا) آبے کہ آبرو ببرد در گلو مریز

(ب) توبہ گرگ مرگ است

(ج) با خدا باش و پادشاہی کن۔

خرامیدن۔ گردش۔ لاجوردی۔ نیلی رنگ۔ سپہر۔ آسمان۔ مہر۔ خورشید۔ سرسری۔ بیہودہ۔ رادمردی۔ جوانمردی۔ بجدّ و جہد۔ کوشش۔ طلب۔ جستجو۔ گراید۔ میل کند۔

سحرخیز باش تا کامروا باشی

بوذرجمهر هر بامداد که بخدمت انوشیروان میرفت می گفت سحرخیز باش تا کامروا باشی انوشیروان این سخن را سرزنشی می پنداشت و دل تنگ می شد روزی بغلامان خود فرمود سحرگاهان ناشناس در راه بوذرجمهر بایستید ولی آسیب جامه از تن او بیرون آرید سحرگاه غلامان راه بر بوذرجمهر بستند و جامه از تن او در آوردند بوذرجمهر بخانه بازگشت و جامه دیگر بپوشید و آنروز ناچار اندکی دیرتر بخدمت رسید انوشیروان پرسید موجب دیر آمدن چیست گفت میآمدم در راه تنی چند بمن رسیدند جامهٔ مرا کندند و بردند ناچار بخانه بازگشتم و جامه دیگر پوشیدم

انوشیروان گفت هر بامداد مرا نصیحت میکردی که سحرخیز باش تا کامروا باشی امروز این آفت بتو از سحرخیزی رسید بوذرجمهر جواب داد سحرخیز کسانی بودند که پیش از من برخاستند و کامروا شدند

از مرزبان نامه نقل بمعنی شده است

بوذرجمهر - نام وزیر انوشیروان و اصل آن بزرگ مهر است - بامداد - صبح

مشقی سوالات

(۱) بوذرجمہر نوشیروان کا کون تھا؟ دونوں کے بارے میں تم کیا جانتے ہو لکھو
(۲) سحرخیز باش تا کامروا باشی کا کیا مطلب ہے اور یہ کس کا مقولہ ہے لکھو۔
(۳) بوذرجمہر پر سحرخیزی سے کیا آفت آئی۔ اور پھر اس کا مقولہ کیونکر صحیح ہوا۔

شاہان ایران

(ج)

سلسلہ پیشدادیان کیومرث

نخستین خدیوی کہ کشور گشود | سر پادشاہان کیومرث بود
ازاو گشت پیدا سخن گستری | رعیت نوازی و دین پروری
بداد و دہش خلق را وعدہ کرد | جہان را بنام نکو زندہ کرد
بآزردن کس نیا ورد رائے | برون از خط عدل ننہاد پائے

بنابر آنچہ تاریخ نویسان قدیم آوردہ اند نخستین شہریاری کہ آئین پادشاہی بجہان آورد کیومرث بود۔

خدیو -پادشاہ۔ بداد - بعدل۔ نیاورد رائے۔ اندیشہ فکر- آئین -رسم

گویند کیومرث لباس دوختن و خوراک پختن بمردم آموخت۔
پسر کیومرث سیامک نام داشت کیومرث اورا بجنگ دیوان
فرستاد سیامک دران جنگ گشته شد۔
اشعار از تاریخ معجم نقل شده است

مشقی سوالات

(۱) کیومرث کس خاندان کا بادشاہ گذرا ہے اوسکے خصوصیات بیان کرو۔
(۲) سیامک کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟
(۳) ذیل کے اشعار کا مطلب اپنی فارسی میں لکھو
(۱) نخستین خدیوی کہ کشور گشود .... برون از خط عدل ننهاد پاے۔

هوشنگ (از سلسلہ پیشدادیان)

پس از کیومرث هوشنگ پسر زاده او به تخت بادشاهی نشست

جهاندار هوشنگ بارای و داد — بجای نیا تاج بر سر نهاد
چون نشست بر جایگاه مهی — چنین گفت بر تخت شاهنشهی
که بر هفت کشور منم پادشا — بهر جای پیروز و فرمان روا
وزان پس جهان یکسر آباد کرد — همه روی گیتی پر از داد کرد

نیا - جد - مہے - بزرگی - گیتی - جہان۔

گویند اوّل کسی که آهن را از سنگ بیرون آورد و آئین کشت وزرع نهاد هوشنگ بود

هوشنگ چهل سال پادشاهی کرد۔

جشن سده از یادگارهای این پادشاه است

گرفتن جشن سده در دہم بہمن ماه هنوز بین پارسیان معمول است

پس از هوشنگ پسرش طهورث که او را دیوبند گویند پادشاهی یافت۔

مشقی سوالات

(۱) ہوشنگ و طہورث ایک دوسرے کے کون تھے ؟

(۲) ہوشنگ نے اپنے زمان سلطنت میں کیا کیا کارنمایاں کئے ہیں لکھو ؟

(۳) اردو میں ترجمہ کرو :-

جهاندار هوشنگ با رای و داد .... همه روی گیتی پر از داد کرد

جمشید (از سلسلہ پیشدادیان)

چون طهورث از دنیا برفت جمشید بجای او بر تخت شاهی نشست

چو رفت از جهان نامور شهریار | پسر شد بجای پدر نامدار
گرانمایه جمشید فرزند او | کمر بسته و دل پر از پند او

برآمد برآن تخت فرّخ پدر برسم کیان بر سرش تاج زر
کمر بست با فرّ شاهنشهی جهان سر بسر گشته او را رهی

گویند جمشید را جامی بود که همه جهان در آن نمایان میگردید و آنرا جام جم می گفتند جشن نوروز را که بزرگترین عید ایرانیان است جمشید معمول داشت

بنای تخت جمشید که اکنون خرابه های آن در فارس باقی است منسوب باوست۔

اشعار از شاهنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) جمشید کہاں کا اور کس خاندان کا بادشاہ تھا؟
(۲) جمشید نے کیا کیا چیزیں ایجاد کیں؟

ضحّاک

در اواخر سلطنت جمشید ضحّاک تازی با یران لشکر کشید و برایرانیان غلبه کرد جمشید از ایران بگریخت و ضحّاک پادشاه ایران شد و بنای جور و بیداد نهاد۔

فرّخ ۔ مبارک۔ فر۔ شکوہ۔ رہی ۔ بندہ چاکر۔ تازی ۔ عرب

ندانست خود جز بد آموختن   بجز غارت و کشتن و سوختن

آورده اند که دو بر آمدگی بشکل مار بر شانه های وی پدیدار شد وازاین رو اورا ضحّاک ماردوش گفتند۔

ایرانیان از ستم وی بجان آمدند آہنگری کاوہ نام کہ از بیداد ضحّاک بتنگ آمده بود روزی چرم پاره خود را بر سر چوبی نصب کرده بمیان مردم رفت و آنہا را بجنگ ضحّاک تازی دعوت کرد مردم دور او جمع شدند و با ضحّاک جنگیدند و اورا گرفته در کوه دماوند حبس کردند و فریدون را بجای او بر تخت شاہی نشانیدند۔

فریدون چرم پاره کاوه را بجواہر بیاراست و ایرانیان آنرا درفش کاویانی نامیدند و ہمیشه در صف لشکر آنرا می افراشتند

شعر از شاہنامہ فردوسی است

مشقی سوالات

(۱) ضحّاک کے بارے میں تم کیا جانتے ہو بیان کرو۔

(۲) ضحّاک اصلی باشندہ کہاں کا تھا۔ اسے ضحّاک کیوں کہتے ہیں؟

(۳) ذیل کے اشعار کا پورا مطلب لکھو:۔

(أ) بر آمد بر آن تخت فرخ پدر۔ بر سم کیاں بر سرش تاج زر

(ب) ندانست خود جز بد آموختن۔ بجز غارت و کشتن و سوختن

درفش ۔ علم۔

فریدون (از سلسلہ پیشدادیان)

فریدون کہ از دودمانِ جمشید بود بعد از ضحاک پادشاہ شد

فریدون چو شد در جہان کامگار   ندانست جز خویشتن شہریار
بروزِ خجستہ سرِ مہر ماہ   بسر بر نہاد آن کیانی کلاہ
بر سمِ کیان تاج و تخت مہی   بیاراست با کاخِ شاہنشہی
زمانہ بی اندوہ گشت از بدی   گرفتند مردم رہِ ایزدی

فریدون سہ پسر داشت ایرج و سلم و تور در پایان زندگانی کشورِ خویش را سہ بخش کرد و ہر بخشی را بہ پسری داد

چون ایرانرا با یرج کہ کوچکتر بود واگذار کرد سلم و تور برایرج رشک بردند و اورا کشتند منوچہر پسرِ ایرج بکینِ پدر با سلم و تور جنگ کرد و آنہارا مغلوب ساخت فریدون پادشاہی را بمنوچہر واگذاشت و خود پس از چندی درگذشت

اشعار از شاہنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) کاوہ نے فریدوں کو کیونکر تخت پر بٹھلا یا بیان کرو۔

دودمان - خاندان - کامگار - صاحب اقبال - خجستہ - مبارک - سر - آغاز!!
کاخ - قصر - رشک - حسد -

(۲) فریدون کے بیٹوں کا کیا نام تھا اور باپ نے اپنی سلطنت ان کو کیونکر تقسیم کی ؟
(۳) منوچہر کون تھا اور اسکو بادشاہت کیونکر ملی ؟
(۴) عبارت ذیل کا واضح مطلب بیان کرو۔
بروز خجستہ سر مہر ماہ .... گرفتند مردم رہ ایزدی۔

سلسلہ کیان کیقباد

اوّل پادشاہی کہ از نژاد منوچہر بر تخت کیان نشست کیقباد بود

بشاہی نشست آزمان کیقباد ہمان تاج گوہر بسر بر نہاد
ز گُردان و نام آوران یاد کرد بداد و دہش گیتی آباد کرد
برانگونہ صد سال شاہان بزیست نگر تا چنین در جہان شاہ کیست

کیقباد با افراسیاب و تورانیاں جنگ کرد۔

رستم کہ پہلوانِ لشکرِ ایران بود در جنگِ با تورانیان دلاوری ومردانگی بسیار نمود و افراسیاب را شکست سختی بداد۔

فردوسی فرماید۔

زمین کردہ بُد سرخ رستم بجنگ یکی گرزہ گاو پیکر بچنگ

نام آوران ۔ سران سپاہ و بزرگان مملکت ۔ بزیست ۔ زندگانی کرد۔
بُد ۔ مخفف بود۔ گرزہ ۔ گرز۔

بھر سو کہ مرکب برانگیختی چو برگِ خزان سر فرو ریختی
بشمشیرِ بُرّان چو بگذاشت دست سرِ سرفرازان ہمی کرد پست
بروزِ نبرد آن یلِ ارجمند بہ تیغ و بہ تیر و بگرز و کمند
بُرید و درید و شکست و ببست یلان را سر و سینہ و پای و دست
برفتند ترکان زپیشِ مغان کشیدند لشکر سوی دامغان
وزانجا بجیحون نہادند روی خلیدہ دل و با غم و گفتگوی
گسستہ سلیح و شکستہ سپہر نہ بوق و نہ کوس و نہ تاج و کمر
ہمہ پہلوانانِ ایران سپاہ زرہ باز گشتند نزدیکِ شاہ
بجای آمدند آن سپاہ جہان شدند آفرین خوان بشاہِ جہان

اشعار از شاہنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) سب سے پہلا کیانی بادشاہ کون گذرا ہے۔
(۲) افراسیاب کون تھا اوس سے اور کس ایرانی بادشاہ سے سب سے پہلے جنگ ہوئی اوسوقت ایرانی لشکر کا سپہ سالار کون تھا؟
(۳) فردوسی نے رستم کی وہ جنگ جو کیقباد کی طرف سے تورانیوں سے کی ہے نظم کیا ہے اوسکا خلاصہ بیان کرو۔

مرکب - اسپ - نبرد - جنگ - ارجمند - عزیز - مغان - مُغ بمعنی آتش پرستست و اینجا مقصود ایرانیان می باشد - جیحون - نام رودی است در ترکستان
خلیدہ - مجروح - کوس - طبل بزرگ - مہان - بزرگان .

کیکاوس

از سلسلهٔ کیان

پس از مرگ کیقباد پسرش کیکاوس بجای او نشست

چو کاوس بگرفت گاه پدر ... مر او را جهان بنده شد سربسر
چنین گفت کاندر جهان شاه کیست ... گذشته زمن در خور گاه کیست

گویند یک روز گروهی نزد کیکاوس بودند یکی از آنها زبان بوصف مازندران گشود و گفت۔

که مازندران شاه را یاد باد ... همیشه بر و بومش آباد باد
که در بوستانش همیشه گل است ... زمینش پر از لاله و سنبل است
هوا خوشگوار و زمین پرنگار ... نه گرم و نه سرد و همیشه بهار
نوازنده بلبل بباغ اندرون ... گرازنده آهو براغ اندرون
دی و آذر و بهمن و فروردین ... همیشه پر از لاله بینی زمین

کیکاوس چون این وصف بشنید همت بگرفتن آن دیار گماشت و با سپاهی گران بدان سوی رفت و با مردم آن ولایت

گاه ۔ تخت ۔ درخورگاه ۔ شایستهٔ ولایق ۔ وصف ۔ ستایش ۔ بوم ۔ سرزمین ۔ نگار ۔ نقش ۔ نوازنده ۔ خواننده ۔ گرازنده ۔ خرامنده ۔ راغ ۔ مرغزار و صحرا ۔ فروردین ۔ مخفف فروردین ۔ گران ۔ بسیار سنگین ۔

در جنگ شد ولی از این لشکرکشی سودی نبرده شکست خورد و با تنی چند از سرانِ سپاه بدست دشمن گرفتار گردید چون رستم این خبر بشنید بسوی مازندران شتافت در راه با شیر واژدها و زنِ جادوگر و دیوان جنگید و آنها را بکشت همینکه بمازندران رسید کیکاؤس و همراهانش را از بند رهائی داد۔

کیکاؤس را فرزندی جوانمرد و دلاور بود که سیاوش نام داشت سخن چینان از او نزدِ پدر بدگوئی کردند کیکاوس براو خشم گرفت سیاوش دل آزرده شد و بتوران نزدِ افراسیاب رفت افراسیاب دخترِ خویش فرنگیس را بوی داد۔

برادرِ افراسیاب برسیاوش رشک بُرد و بنای فتنہ انگیزی گذاشت تا افراسیاب سیاوش را بیگناه بکشت۔

اشعار از شاہنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) کیکاؤس نے مازندران کی کیا صفت سنی تھی جسکے فتح کرنے پر آمادہ ہوا؟

(۲) جنگ مازندران کا کیا انجام ہوا؟

(۳) رستم کو مازندران جاکر کیکاؤس کو قید سے رہا کرانے میں کیا کیا واقعات پیش آئے بیان کرو۔

(۴) سیاوش کون تھا؟ فرنگیس کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو بیان کرو؟

کیخسرو (سلسله کیان)

کیخسرو پسر سیاوش پس از کشته شدن پدر بدنیا آمد و چندین سال در ترکستان بزیست تا اینکه از ایران فرستادهٔ بجستجوے او رفته او را با مادرش فرنگیس با یران نزد کیکاؤس آورد
کیخسرو پس از جدش کیکاوس پادشاه شد

جهاندار گشت و شهنشاه گشت ملک حشمت و آسمان جاه گشت
ببام نهم قاف سینوی شد آوازهٔ نام کیخسروی
نژاداز دو سو داشت آن نیک پی زافراسیاب و ز کاؤس کی

کیخسرو در زمان جدش کیکاؤس بخونخواهی پدر چندین بار با افراسیاب جنگ کرد سرانجام افراسیاب در دست لشکر ایران گرفتار و بفرمان کیخسرو گشته شد کیخسرو در حیات خود تاج و تخت را به لهراسب که یکی از نوادہ ہای کیقباد بود وا گذار کرده خود از سلطنت کناره گرفت۔

اشعار از تاریخ معجم نقل شده است

سینوی ۔ سینو بمعنی آسمان است و مراد از بام نهم قلعه سینوی لعقیدهٔ قدما آسمان نهم است که آنرا عرش نیز گویند۔

مشقی سوالات

(۱) کیخسرو کیونکر بادشاہ ہوا اور پھر سلطنت سے کیوں کنارہ کش ہوا۔

(۲) ذیل کے اشعار کا مطلب لکھو۔

بہ بام سِہم قلعۂ سپینوی.................. ز افراسیاب وزکاوسِ کی۔

گُشتاسپ (از سلسلہ کیان)

لہراسپ را پسری بود گُشتاسپ نام کہ بعد از او بپادشاہی رسید

چو گشتاسپ بر شد بہ تختِ پدر   کہ فرِّ پدر داشت بخت پدر

چو گیتی بر آن شاہِ نوراست شد   فریدونِ دیگر ہمی خواست شد

بہر کشوری نامِ گشتاسپ بود   کہ پورِ شہنشاہ لہراسپ بود

گویند زرتشتِ پیغمبر در زمان گشتاسپ ظہور کردہ ایرانیان

را بہ آئینِ یزدان شناسی دعوت نمود۔

گشتاسپ کیشِ ویرا اختیار کرد از آن روی دینِ زرتشت

در ایران رواجی بسزا یافت پسر گشتاسپ اسفندیار نام

داشت و چون تیر و شمشیر بر بدنش کارگر نبود او را روئین تن

آئین - کیش و مذہب۔ یزدان - خدا۔

سگفتند اسفند یار با دشمنانِ پدر جنگہا کرد و دلاوریہا نمود۔
چون رستم مدتی بود نزدِ پادشاہِ ایران نمیرفت گشتاسپ
اسفند یار را بہ سیستان فرستاد تا رستم را بدرگاہ او بیاورد
اسفند یار با رستم چندین جنگ کرد و چون روئین تن بود حربہ
رستم بر بدنِ او کارگر نمیشد عاقبت رستم تدبیری اندیشید و تیرِ
دو شاخہ از چوب گز بساخت و آن تیر را بر چشم اسفندیار زد
اسفندیار از آن زخم ہلاک شد۔
داستانِ جنگ رستم و اسفندیار را فردوسی در شاہنامہ
آوردہ است

مشقی سوالات

(۱) گشتاسپ کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔

(۲) زرتشت پر نوٹ لکھو۔

(۳) رستم اور اسفندیار سے جنگ کیوں اور کیسے ہوئی اور کیا نتیجہ جنگ کا ہوا؟

۔ خوب و شایستہ ۔ چوب گز ۔ نام درختی است

بهمن (از سلسلۂ کیان)

چون اسفندیار در جنگ با رستم کشته شد پسرِ او بہمن در نزدِ رستم بماند و رستم اورا تربیت کرد۔

گشتاسپ در پایانِ عمر پادشاہی را بہ بہمن واگذار کرد و خود از سلطنت کنارہ گرفت۔

چو بہمن بتختِ نیا برنشست کمر برمیان بست و بگشاد دست
سپہ را درم داد و دینار داد ہمان کشور و چیز بسیار داد

بہمن را اردشیرِ دراز دست نیز میخوانند

گویند دستِ او باندازۂ دراز بود کہ بزانو میرسید

بہمن پادشاہی دادگستر بود در زمانِ این پادشاہ برادرِ رستم کہ شغاد نام داشت رستم را بمکر و حیلہ ہلاک نمود۔

مشقی سوالات

(۱) شغاد کون تھا اور کس زمانے میں تھا۔

(۲) بہمن دراز دست کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو ؟

بگشاد دست۔ دست گشادن کنایہ از بذل وبخشش است۔ دادگستر۔ عادل

دارا

از سلسله کیان

دارا آخرین پادشاه کیان و نوادهٔ بهمن است

در زمانِ سلطنتِ دارا اسکندر پادشاهِ مقدونیه با یران زمین لشکر کشیده با دارا سه جنگ کرد و او را شکست داد

دارا کشته شد و تخت و تاجِ او بدستِ اسکندر افتاد

جنگ اسکندر و دارا

دو شاه دو کشور کشیدند صف — همه نیزه و گرز و خنجر بکف

برآمد چنان از دو لشکر خروش — که چرخ فلک را بدرید گوش

ز بس نالهٔ بوق و هندی درای — همه مرد را دل برآمد ز جای

ز آوازِ اسپان و بانگِ سران — جز تگیدنِ گرزهایِ گران

تو گفتی جهان کوهِ زنگی شده است — ز گرد آسمان روی زنگی شده است

بیک هفته گُردانِ پرخاشجوی — بروی اندر آورده بودند روی

مقدونیه - نام سرزمینی است نزدیک یونان - درای - زنگ بزرگ -
دل برآمد - دل از جای برآمدن کنایه از مضطرب شدن و هیجان آمدن است
بانگ - فریاد - سران - بزرگان لشکر - جز تگیدن - صدا دادن - روی زنگی
مانند روی زنگی بسیاه شده است - روی اندر آورده بودند - با هم رو برو و مشغول
نبرد بودند -

بهشتم بر آمد یکی تیره گرد | بدانسان که خورشید شد لاجورد
بپوشید دیدار ایران سپاه | ندیدند جز خاک ناوردگاه
جهاندار دارا به پیچید روی | همان نامور لشکر جنگجوی
پر از درد برگشت از آوردگاه | چو یاری نداد اش همی هور و ماه
همه پادشاهی سکندر گرفت | جهاندار شد تخت و افسر گرفت

اشعار از شاهنامہ فردوسی

مشقی سوالات

(۱) دارا کون تھا؟ اور کس خاندان سے تھا۔
(۲) سکندر اور دارا کے تعلقات کیسے تھے بیان کرو۔

اسکندر

(از سلسلہ کیان)

اسکندر پادشاهی جنگجو و جهانگیر بود ایران و ترکستان و افغانستان را فتح کرد۔

اسکندر بیش از دوازده سال جهانداری نکرد و در سی و سه سالگی بمرد

بهشتم ۔ روز هشتم ۔ لاجورد ۔ چنانکه خورشید برنگ لاجورد گردید ۔ لاجورد سنگی است کبود رنگ که آنرا بسایند و در نقاشی بکار میبرند ۔ دیدار ۔ چشم ۔ سپاه ۔ سپاه ایران

ناوردگاه ۔ میدان جنگ و نبرد ۔ بپیچید روی ۔ روی پیچیدن برگشتن و فرار است

آوردگاه ۔ جای نبرد ۔ هور ۔ خورشید ۔ افسر ۔ تاج ۔

پس از مرگِ اسکندر سرداراننش ممالک او را بین خود تقسیم کردند
یکی از آنها که سلوکوس نام داشت پادشاهِ ایران شد۔
جانشینانِ سلوکوس هشتاد سال در ایران سلطنت کردند
و آنها را سلوکید مینامیدند۔
سرانجام بساطِ فرمانروائیِ آنها بدستِ اشکانیان برچیده شد

مشقی سوالات

(۱) سکندر اور سلوکس سے تم کیا سمجھتے ہو؟

سلسلہ ساسانیان

اردشیر بابکان

نخستین پادشاه ساسانی اردشیر بابکان است
پدر اردشیر بابک بود و جدّ او ساسان نام داشت بدین جهت
او را اردشیر بابکان و سلسلہ او را ساسانیان مینامند۔
اردشیر پادشاهی رعیّت نواز و دانش پرور بود در زمانِ
جهانداریِ او مردم در آسایش بودند و علم و هنر رواج داشت۔

چو تاج بزرگی بسر بر نهاد — چنین گفت بر تخت پیروز و شاد
که اندر جهان داد گنج من است — جهان تازه از دسترنج من است
گشاده است بر هرکس این بارگاه — ز بدخواه و وز مردم نیکخواه
ستاینده بُد شهریار اردشیر — چو دیدی بدرگاه مردی دبیر
بدیوانش کارآگهان داشتی — به بیدانشان کار نگذاشتی

چون بعد از کیان دین زردشت ضعیف شده بود اردشیر بابکان در ترویج آن کیش همّت گماشت و آتشکده های ایران را که رو بخرابی گذاشته بود دائر کرد۔

اشعار از شاہنامہ فردوسی ۔

مشقی سوالات

(۱) بابک اور ساسان کون تھے؟

(۲) اردشیر بابکان کس خاندان کا بادشاہ گذرا ہے اسکے بارہ میں جو کچھ جانتے ہو لکھو۔

انوشیروان عادل

سلسلہ ساسانیان

خسرو انوشیروان که او را کسری نیز گویند در جهانداری و رعیّت نوازی سرآمدِ پادشاهان ایران است

ستاینده بُد۔ تمجید و تحسین کننده۔ بدیوانش ۔ عدالت خانہ و محل رسیدگی بکارہا۔ آگهان داشتی ۔ مردان کاردان۔ نگذاشتی ۔ واگذار نکردی۔

ز شاهان که با تخت و افسر بدند / بگنج و به لشکر توانگر بدند
نبُد دادگرتر ز نوشیروان / که جاوید بادا روانش جوان
نه زو پرهنرتر ز مردانگی / به تخت و به دیهیم و فرزانگی
چو کسری نشست از بر تخت عاج / بسر بر نهاد آن دل افروز تاج
جهان چون بهشتی شد آراسته / ز داد و ز خوبی و از خواسته
جهان نو شد از فرّهٔ ایزدی / ببستند گفتی دو دست بدی
ندانست کس غارت و تاختن / دگر دست سوی بدی آختن
جهانی بفرمان شاه آمدند / ز کژّی و تاری براه آمدند

انوشیروان با رومیان و هیاطله جنگ کرد و آنها را مغلوب ساخت.

از پادشاهان روم خراج گرفت و ملک یمن را بتصرّف درآورد
وزیر این پادشاه بزرگمهر بود که بدانش و خرد معروف است
حضرت رسول صلّی الله علیه و آله در زمان سلطنت انوشیروان
بدنیا آمده است. اشعار از شاهنامه فردوسی.

نبُد. نبود. بادا روانش. یعنی جانش همیشه جوان باد. دیهیم. تاج. فرزانگی. عقل.
عاج. دندان فیل. از خواسته. مال و متاع. فرّه. شکوه. آختن. دست آختن
کنایه از دست دراز کردن است. کژّی. کجی. تاری. تیرگی. رومیان. قومی ترک بودند در ترکستان
هیاطله. بزرگمهر بوده. بزرگمهر را بعضی بوزرجمهر خوانند.

مشقی سوالات

(۱) کسریٰ کون تھا؟

(۲) نوشیروان نے اپنے زمانۂ سلطنت میں کن کن لوگوں سے جنگ کی اور کیا انجام جنگ ہوا مختصراً بیان کرو۔

بہرام گور

از سلسلہ ساسانیان

چو بر تخت بنشست بہرام گور | بشاہی برا و آفرین خواند ہور
پرستش گرفت آفرینندہ را | جہاندار بیدار بینندہ را
خداوند پیروزی و برتری | خداوند افزونی و کمتری
ازاں پس چنین گفت کاین تاج و تخت | ازو یافتم کافریدہ است بخت
نشستم برین تخت فرخ پدر | بر آئین طہمورث دادگر
بداد از نیاکان فزونی کنم | شما را بدین رہنمونی کنم
بدین سان ہمی بود شصت و سال | کس اندر زمانہ نبودش ہمال

بہرام گور از پادشاہانِ بزرگ ساسانی است و او را از آن جہت بہرام گور میخوانند کہ بیشتر اوقات بشکار گور میرفت۔

رہنمونی - راہنمائی - ہمال - مانند - گور - گور حیوانی است بسیار وحشی و تند رو کہ آنرا گورخر نیز گویند۔

درزمانِ بهرام گور پادشاه ترکستان بخاک ایران لشکر کشید بهرام اورا شکست سختی داد مرگ بهرام را به نیگونه گفته اند که روزی هنگام شکار ناگهان بمردابی رسید و در آن فرو رفته ناپدید شد۔ اشعار از شاهنامه فردوسی

مشقی سوالات

(۱) بہرام گور کس خاندان کا بادشاہ۔ اسکو بہرام گور کیوں کہتے ہیں؟ اس کی وفات کیوں کر واقع ہوئی۔

خسرو پرویز

از سلسلہ ساسانیان

خسرو پرویز یکی از پادشاہان ساسانی است کہ بجاہ و جلال و ثروت و مال معروف است

چنو خسرو اندر زمانہ نبود — ز دینار و گنجش کرانہ نبود
ز توران و از ہند و از چین و روم — ز ہر کشوری کان بد آباد بوم
ہمی باج بردند نزدیک شاہ — بر خشندہ روز و شبان سیاہ

بہرام چوبین کہ یکی از سرداران ہرمز پدر خسرو بود بر خسرو طغیان کرد

ثروت۔ دولت۔ طغیان۔ سرکشی۔

وچندین بار با او بجنگید عاقبت خسرو بمدستی پادشاهِ روم برا و غلبه یافت واورا شکست داد۔

پس از چندی میانِ خسرو و قیصر روم دشمنی افتاد وکار آنها بجنگ کشید خسرو در جنگ بارومیان فاتح شد ولی درپایان کار شکست یافت

بعد از آن شکست ایرانیان خسرورا از پادشاہی عزل کردند وبکشتند و پسر او شیرویہ را پادشاہی دادند۔

مشقی سوالات

(۱) بہرام چوبین کون تھا۔ اسپر خسرو نے کیونکر غلبہ حاصل کیا۔ قیصر روم سے اور خسرو سے جنگ ہوئی اوسکا کیا نتیجہ ہوا۔

(۲) ذیل کے اشعار کو نثر میں لکھو۔

چنو خسرواندر زمانہ نبود .... برخشندہ روز وشبان سیاہ

(۳) مندرجہ بالا اشعار کا مطلب واضح طریقہ سے اردو میں بیان کرو۔

فاتح۔ غالب وفیروز۔

انتخاب از اخلاقِ محسنی

حکایت در عبادت

یکی از سلاطین مِرات از شاه سبحان قُدِّسَ سِرُّہٗ التماس نمود که مرا وصیتے کن شاہ گفت اگر نجاتِ دنیا و در حیاتِ آخرت میخواہی شبہا بر درگاہِ الٰہی داد گدائی میدہ و روزہا در بارگاہِ خود بداد گدایان میرس۔ قطعہ۔

چون بندگانِ حق ہمہ فرمانبرِ تواند ۔ تو نیز بندگی کن و فرمانِ حق ببر

ہر پادشہ کہ خدمتِ حق را کمر ببست ۔ بندند خلق ہم زپئے خدمتش کمر

و چون خوی رعیت تابعِ خوی پادشاہست کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ پس ہرگاہ پادشاہ مُقبلِ طاعت و عبادت کند رعیت نیز بدان کار راغب و مائل شوند و بَرکاتِ عباداتِ رعایا نیز بروزگار او واصل و متواصل گردد۔

قُدِّسَ سِرُّہٗ ۔ پاک کیا جائے راز اُنکا۔ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ ۔ آدمی اپنے بادشاہ کی راہ پر ہیں۔ واصل ۔ پہنچنے والی۔ متواصل ۔ پیہم پہنچنے والی۔

حکایت در اخلاص

آوردہ اند کہ یکے از خلفائے خراسان فرمودہ بود تا بے ادبی را در موقعِ سیاست داشتہ تازیانہ میزدند آن شخص در اثنائے آن حال زبان بہ قباحت بکشاد و خلیفہ را دشنام داد خلیفہ امر کرد تا دست از وباز داشتند و او را آزاد کرد یکے از خواصِ بارگاہ خلافت پرسید در محلے کہ تادیب آن شوخ چشم بے شرم زیادت بایستے سبب بخشیدن و آزاد کردن چہ بود خلیفہ گفت من او را برائے خدا ادب میکردم چون مرا ناسزا گفت نفسِ من ازان متغیّر و متأثّر شد و در صدد انتقام آمد نخواستم کہ در کارِ حق سبحانہ و تعالیٰ نفس را مدخل و ہم کہ این صورت از شیوۂ اخلاص دور ست و صاحبِ عمل غرض آمیز از فضیلتِ ثواب محروم و مہجور۔ مثنوی

از سخنش آتشِ من تیز شد	کارِ الٰہی غرض آمیز شد
داعیۂ نفس چو بہمو د درو	معنیِ اخلاص نماند اندرو
کار کہ ز اخلاص نشد بہرہ ور	ترکِ چنان کار سزاوار تر

میزدند۔ فاعل خدّام۔ وقاحت۔ بے شرمی۔ متأثر۔ اثر پذیر۔ صدد۔ پے۔۔
انتقام۔ بدلہ لینا۔ داعیۂ۔ خواہش۔

حکایت در دعا

آوردہ اند کہ در شہرے از بلادِ اسلام چند شبانہ روز متصل باران
بارید بمثابۂ کہ کارہا بر مردمان دشوار شد و راہ آمد و شد فرو بستہ گشت
منزلہا روے بویرانی نہاد و دغدغہ در خاطر خُرد و بزرگ افتاد جمعے از اہل
تنجیم میگفتند کہ از نظراتِ فلکی استدلال میتوان کرد کہ تمام این شہر
بواسطۂ کثرتِ آب خراب خواہد شد مردم دل از جان و مان برداشتند
و جزع و فزع در خلائق افتاد چون کار از حد گذشت و طاقت طاق
شد رجوع بسلطان کردند او مرد عادل و پاکیزہ سیرت بود اہل شہر
را تسلّی داد و خود بخلوت در آمد و روی نیاز بر خاک نہاد و گفت
بارخدایا ہمہ خلق بر خرابی این شہر اتفاق کردہ اند تو قادری کہ تصوّر
ایشان را باطل کنی و آثار قدرت خود بخلاف آنچہ در خیال ہا میگذرد
ظاہر گردانی فی الحال باران منقطع شد و آفتاب بر آمد و این دلیل
روشنست کہ چون پادشاہ پاک اعتقاد بود و دل او با رعیت راست باشد ہر دعا
کہ در بارۂ خود و ایشان کند بشرفِ اجابت اقتران بیابد قطعہ

پادشاہے کہ نہاد از رہ لطف ۔ بر سرت افسرِ شاہنشاہی
ہرچہ میخواہی از و خواہ کہ او ۔ دہدت ہر چہ از و می خواہی

بمثابۂ ۔ یعنی بوجہے ۔ دغدغہ ۔ غلش ۔ فزع ۔ بیقراری ۔ خرابی ۔ ویرانی ۔

حکایت در صبر

آوردہ اند کہ روزے یکے از اُمرا پیشِ پادشاہے ایستادہ بود و شاہ با او در مہمے مشاورت میفرمود قضارا کژدمے در پیراہنِ وے افتادہ بود و ہر ساعت امیر را می گزید و بہ نیشِ زہر آلود خود ضرر میرسانید تا وقتیکہ نیش وے از کار بیفتاد و ہر زہریکہ داشت بکار برد آن امیر سلطان را دوران مشاورت قطع سخن نہ کرد و تغیرے در و ظاہر نشد و سخنش از قانون عقل و قاعدۂ حکمت انحراف نیافت تا بخانہ آمد و آن کژدم را از جامہ بیرون کرد این خبر بپادشاہ رسید متعجب و متحیر گشت روز دیگر کہ امیر بملازمت آمد سلطان فرمود کہ دفع ضرر از نفس واجب ست تو چرا دیروز آزار عقرب را از خود مندفع نساختی جواب داد کہ من آن نیم کہ شرف مکالمۂ چون تو پادشاہے را بسبب الم زہر کژدمے قطع کنم و اگر امروز در مجلس بزم بہ نیشِ کژدمے صبر نتوانم کرد فردا در معرکۂ رزم بہ تیغ زہر آب دادۂ دشمن چگونہ صبر توانم کرد و پادشاہ را این سخن خوش آمد و مرتبۂ او را بلند گردانید و بدان مقدار صبرکہ کرد بمراد و مقصود رسید فرد

گر رت چو نوح نبی صبر ہست در غمِ طوفان   بلا بگردد و کامِ ہزار سالہ برآید

انحراف - پھرنا عقرب بچھو۔

حکایت در ادب

در اخبار آمده که سلطان مصر با پادشاہ روم طرحِ مُواصلت انداخته دختر او را از بهرِ پسرِ خود خِطبه کرد و ہم دخترِ خود را در عقدِ پسرِ وے در آورد و بسبب این وصلت رُسُل و رسائل از جانبین متواصل گشت و باتفاق این دو صاحبِ دولت ہر دو مملکت با یکدیگر آراستگی پذیرفت و در امورِ کلی و جزئی مراجعت برائے یکدیگر نموده وے ولی مشورت دنده بیرہم در ہیچ مہم شروع نفر مودندے روزے ملک مصر بقیصرِ روم پیغام فرستاد که پسران زُبدۂ حیات و عمدۂ زندگانی اند و نامِ ما بعد از وفات جز بحیاتِ ایشان باقی نمی ماند بیت

زنده است کسیکه در دیارش ماند خلفے بیادگارش

پس ہمت بر انتظامِ حال و فراغ بال ایشان مصروف باید داشت و عنانِ عنایت بصوب جمعیت و وسعتِ معیشتِ ایشان معطوف باید ساخت و من بجهت پسرِ خود چندین ذخائر و نفائس و بردہ و ستور و ضِیاع و عِقار مہیا کرده ام از آن طرف برائے جہاں آرائے آں حضرت در حسن اہتمام بحال پسرِ خود چه اِقتضا فرموده است چوں این پیغام

خطبه۔ خواستگاری ۔ بال ۔ دل۔ صوب۔ طرف۔ ضیاع ۔ آب زمین ۔ عقار۔ زمین وغیره۔

بسمع قیصر رسید تبسمے فرمود و گفت مال بار بیوفا و محبوب ناپایدار است
از وحساب نباید گرفت و به متاع فانی دنیاست دلی فریفته نباید شد
من بپسر خود را تحلیه ادب بیارا ستم و خزا نہائے مکارم اخلاق
برائے او ذخیرہ نہادم مال در معرض فنا و زوال ست و ادب ایمن
از تغیر و انتقال چون این خبر بملک عرب رسید گفت راست میگوید
الْأَدَبُ خَيْرٌ مِّنَ الذَّهَبِ مثنوی

ادب بهتر از گنج قارون بود فزون تر ز ملک فریدون بود
بزرگان نکردند پروائے مال که اموال را هست رو در زوال
عنان سوئے علم و ادب تافتند که نام نکو از ادب یافتند

حکایت در علو ہمت

آوردہ اند کہ دران ایام کہ اسکندر رمیخوا ست کہ رایت جہانگیری
از سرحد روم بر عزیمت ضبط ممالک عرب و عجم برافرازد و رکاب ہمایون
بجہت تسخیر بر و بحر عالم حرکت دہد بغایت اندیشہ ناک و ملول خاطر
بود ارسطاطالیس حکیم کہ وزیر آن حضرت بود چون علامت فکرت و نشان

---

(۱) الْأَدَبُ خَيْرٌ مِّنَ الذَّهَبِ - ادب بہتر ہے سونے سے - زوال - لطافت اینکہ روئے اموال الف وان اندر خط زوال است -

حیرت بر حسب حال و ناصیهٔ احوال او ظاهر دید گفت که اے شاه جهان اسباب دولت مهیّا و آماده و خَدَم و حَشَم در موقف بندگی و فرمانبرداری استاده خزانه معمور و مملکت موفور بجت بصفت استدامت آراسته و شمال دولت بتشریف استقامت پیراسته اقبال کمر موافقت بسته و جاه و جلال بر آستانهٔ عالی بخدمتگاری نشسته توزّع ضمیر انور و تفرّق خاطر ازهر را سبب چیست اسکندر جواب داد که تامل میکنم که عرصه جهان بغایت محقّر ست و ساحت ممالک هفت اقلیم بسیار مختصر شرم میدارم از برای این مقدار ملک سوار شدن و توجه تصرف و تسخیر آن نمودن. قطعه

گرای آن نکند طول عرض می هفت اقلیم — که من بنیّت تسخیر آن سوار شوم
هزار عالم ازین گرلو دلم ست هنوز — که من بعزم تصرّف بدان و یار شوم

ارسطو فرمود که شک نیست که ایالت و حکومت این مایه از جهان نه لائق همت بلند و نه در خور همت ارجمند تست عرصهٔ مملکت ابدی را بآن ضم کن تا همچنانچه بضربت تیغ جهانسوز ساحت سرای فانی را در قید ضبط می آری ببرکت عدل عالم افروز ملک سعادت باقی

موفور - بهت - استدامت - همیشگی - استقامت - پائداری - توزع - پریشانی - تفرق - پریشانی - ازهر - روشن - ایالت - سرداری - ساحت - میدان -

هم در قبضۂ استحقاق تو آید تا این نقصان ببرکت آن کمال تلافی پذیرد
و این اندک بزیب آن بسیار رونق گیرد مثنوی

ملکِ عقبیٰ خواه کان خرّم بود　　ذرّۂ زان ملک صد عالم بود
جهد کن تا در میانِ این نشست　　عرصۂ آن عالمت آید بدست

اسکندر بدین سخن تسلّی یافتہ بر حکیم آفرین فراوان کرد و امروز
شاهباز عقل هر کاملے در هواے ثناے اسکندر جهت آن پرواز میکند
که هماے همتش باستخوان ریزۂ دنیا سر فرو نیاورده فرد۔

تو باز ساعد شاهی باستخوان منگر　　هماے همتِ خود را بلند ده پرواز

حکایت در عزم

آورده اند که یکے از ملوک بخوردنِ گِل عادت کرده بود چند انکه
حکما و اطبا منع میکردند و مضرت آنرا بازمی نمودند ازان کار باز نمی آمد
روزے یکے از اهل الله بدیدن وے آمد و اورا لغایت زار و نزار یافت
رخسارۂ ارغوانی اورا زعفرانی دید و تن بیتاب و توان اورا در بند
ناتوانی گرفتار یافت صورتِ حال استفسار نمود سلطان حقیقة

تلافی ۔ بدلہ ۔

واقعه باز گفت که مرا ز جهت خوردنِ گِل پای حیرت در گِلِ ست
و دستِ حسرت بر دل درویش فرمود که چون میدانی که ازین ممر
ضرر بتو میرسد چرا ترک نمیکنی گفت چندانکه جهد می نمایم با خود بس
نمی آیم درویش گفت اَیْنَ عَزِیْمَۃٌ مِنْ عَزَمَاتِ الْمُلُوْکِ کجاست آن
عزم که بادشاهان را می باشد که بهیچ نوع ایشان را ازان باز نمی
توان داشت سلطان ازین سخن متاثر شد و عزم کرد بر آنکه دیگر گِل
نخورد و ببرکتِ عزیمت ازان مهلکه خلاص یافت قطعه

عنانِ عزم بهر جانبے که بر تابی — مکن بدست تر و عنانِ خود را سست
که کس بمنزلِ مقصود ره نمی یابد — مگر بسعی تمام و دگر بعزم درست
هر آنکه پای طلب در طریقِ عزم نهاد — به تختگاه بزرگی رسد بگام نخست

حکایت در ثبات و استقامت

سلطان رضی روزے در میدانِ غزنین میگشت حمّالے دید سنگے
گران بر دوش نهاده و بجهتِ عمارت اوے بُرد و در بُردنِ آن سنگ

ممر ۔ رہگذر سبب کی جگہ مستعمل ہے ۔ اَیْنَ عَزِیْمَۃٌ مِنْ عَزَمَاتِ الْمُلُوْکِ ۔ کہاں ہے عزم بادشاہوں کے عزموں سے ۔ متاثر ۔ اثر قبول کرنے والا ۔ مهلکه ۔ جائے ہلاک ۔

رنج بسیار می کشید سلطان چون مشقت او مشاهده کرد از روے
رافت جبلی و عاطفت فطری که داشت فرمود که ای حمال این سنگ
را بنه حمال آن سنگ را در میان میدان بینداخت مدتے آن سنگ
در میدان بود و اسپان چون آنجا میرسیدند بد جستی میکردند و می
رمیدند جمیع از خواص بوقت فرصت آن حال بعرض سلطان رسانیدند
که فلان روز حمال بنا بر امر عالی و فرمان همایون سنگے که بر پشت داشت
درمیان میدان بینداخت و اسپان ازان راه بکلفت میگذرند
و کسی غیر آن حمال آن سنگ را بر نمیتواند گرفت اگر فرمایند تا از
آنجا بردارد و راه خالی سازد مناسب مینماید سلطان فرمود که بر زبان
ما گذشته است که بنه اگر بگوییم بردار مردم آنرا بر سبب نتبانی ما حمل کنند
گو آن سنگ همان جا باش نقل ست که آن سنگ تا آخر عمر سلطان
دران میدان افتاده بود بعد از وفات او نیز جهت مراعات سخن
او هیچکس از اولاد او بر نداشت قطعه

سخن شاه شاه هر سخن ست همه حال پاس باید داشت
تا نه گردد نقیض آن ظاهر پایه آنرا بلوح دل بنگاشت

رافت ۔ مہربانی ۔ جبلّی ۔ پیدائشی ۔ فطری ۔ پیدائشی ۔ بدجستی ۔ یعنی بھڑکتے تھے ۔
نقیض ۔ خلاف ۔

حکایت در عدل

آورده اند که یکی از علما در مجلس مامون حدیثی روایت کرد که اشخاص
پادشاهان عادل در قبر متفرق نمی شوند و اجزای ایشان از یکدیگر
ریزد مامون فرمود که مرا در صدق حدیث نبوی شائبهٔ ریبی نیست اما داعیه
دارم که نوشیروان را ببینم که فی الواقع مظهر عدل بوده و بزبان معجز نشان
حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم گذشته که من متولد شده‌ام در زمان
ملک عادل پس عزیمت مداین کرد چون بدانجا رسید فرمود تا دخمهٔ نوشیروان
بگشادند و بدانجا در آمد دید تازه در خاک خفته چنانچه شخصے در خواب باشد
و سه انگشتری در دست داشت بر نگین هر یکے پندے نوشته اول آنکه
با دوست و دشمن مدارا کن دوم در کارها بے مشورت خردمندان شروع
منمای سوم رعایت رعیت فرو مگذار و در روایتی دیگر آمده که لوحے از
زر بالای سر وے آویخته بود و بران لوح نوشته که هر که خواهد خدا سے
ملک او را بزرگ گرداند گو علمای زمان خود را بزرگ گردان و هر که
خواهد که ملک او بسیار شود گو صفت عدل خود را بسیار ساز مامون بفرمود

شائبه - آمیزش - داعیه - خواهش - مداین - نام شهر - دخمه - سردابه
مردگان و صندوق مرده - اشخاص - جمع شخص بمعنی جسم

تا آن پند ہا را بنوشتند و آن خاک را بعطر آلوده سرش بپوشیدند و
منقول ست کہ دران دخمہ یکی از ندماے مامون اجازت سخن طلبید و
بعد از رخصت فرمود کہ عدل را خاصیتی است کہ بعد از وفات ضرر
خاک از کافر عادل باز می دارد اگر عادل بسعادت اسلام مستسعد
باشد چہ عجب کہ در عقبیٰ نیز ضرر آتش از و باز دارند مامون این سخن
را پسندید و فرمود تا در ذیل آن وصایا مثبت کردند مثنوی

عدل در دنیا نکو نامت کند — در قیامت خوب فرجامت کند
اندرین عالم معظم سازدت — چون بدان عالم رسی بنوازدت

حکایت در عدل

آوردہ اند کہ پادشاہ قباد روزے در شکار از لشکر جدا افتاد و ہوا
گرم شد و او از تشنگی بیطاقت گشتہ ہر طرف می نگریست و سایہ و یا
چشمۂ می طلبید از دور سیاہی بنظرش در آمد مرکب بدان طرف
راند خیمۂ کہنہ دید درمیان بادیہ زدہ و پیر زنے با دختر خود در سایۂ
آن نشستہ چون قباد برسید آن زن از خیمہ بیرون دوید و عنانش

وصایا۔ وصیت۔

گرفته فرود آورد و ما حضرے که داشت حاضر کرد قباد طعامے خورد و آبے بیاشامید خواب برو غلبه کرد لحظهٔ بیار امید چون از خواب در آمد بیگاه شده بود شب همانجا اقامت نمود بعد نماز شام گاوے از صحرا بیامد و دخترک آن زال آن گاو را بدوشید شیر بسیار حاصل شد چنانچه قباد را عجب آمد و با خود گفت این جماعت بجهت آن در صحرا نشسته اند تا کسی بر سر ایشان اطلاع نیابد هر روز چندین شیر از گاوے میگیرند اگر در هفته یک روز بسلطان دهند مال ایشان را خللی نمیرسد و خزانهٔ را توفیرے میشود نیت کرد که چون بدار الملک برسد آن مواضعه را بر رعیت نهد چون صباح شد دخترک گاو را گرفت و بدوشید اندکے شیر فرود آمد فریاد برآورده پیش مادر دوید که اے مادر روے بدعا آر که پادشاه ما نیت ظلم کرده است قباد تعجب نمود و گفت از چه دانستی گفت هر بامداد گاو ما بسیار شیر دادے امروز اندک هر گاه که پادشاه نیت بدکند حق سبحانه و تعالیٰ برکت بردارد قباد گفت راست گفتی و آن نیت از دل بیرون کرد و گفت اکنون برو و بر سر کار شو پس دختر برخاست و دیگر بار گاو را بدوشید شیر بسیار حاصل شد بارے دیگر پیش مادر دوید و مژدهٔ نیکو نیتی

داشت - شام - مواضعه - قرارداد

پادشاه بوی رسانید و ازینجا گفته اند که ملک عادل بهتر است
از ابر بارنده و آفتاب تابنده حکیم فردوسی گوید مثنوی

هر آن تخم کز ابر بهاران بود — در اندیشهٔ شهریاران بود
چه بدگردد اندیشهٔ پادشا — نیاید زمین تخم بوقت از هوا
چو عادل بود شه ز سختی منال — که عدلش به است از فراخی سال

حکایت در عدل

سلطان محمود با ارکان دولت خود گفت که ابله ترین مردمان
پیدا کنید بزرگان درگاه او حکما و ندما وزیرکان و خوش طبعان را
باطراف و اکناف مملکت فرستادند و ایشان متوجه شده باستعلام
این چنین کسی مشغول بودند و در استکشاف احوال جهال و احمقان
مبالغه می نمودند بآخر شخصی را دیدند که بر شاخ درختی برآمده و تبر
بر بن آن شاخ می زند تا گسیخته گردد و معلوم بود که اگر آن شاخ بگسلاند
هر آئینه آن کس از سر شاخ بلند بزمین افتد و اگر فرضاً هزار جان
داشته باشد یکی را بسلامت نبرد همه اتفاق کردند که این کس ابله

اکناف۔ اطراف۔ استعلام۔ طلب علم۔

ترین عالم ست اور اگر فتہ نزد سلطان بروند و صورت حال بموقف عرض رسانید ند سلطان فرمود کہ از وابلہ تری ہست گفتند حضرت سلطان بیان فرماید گفت عالم ظالم کہ بجور و تعدّی رعیت خود را براندازد و خود را بدین واسطہ منکوب و پریشان حال سازد مثنوی

رعیت چو بیخ اند و سلطان درخت ۔۔۔ درخت ای پسر باشد از بیخ سخت
تبر بر بُنِ آن درختے مزن ۔۔۔ کہ بالای شاخش گرفتی وطن
کہ چون سست گردید بیخ درخت ۔۔۔ زپای اندر آید بیک باد سخت
کسی کو جفا و ستم می کند ۔۔۔ یقین ست کو بیخ خود می کند

حکایت در عفو

آوردہ اند کہ یکے از مقرّبان پادشاہ جرمے کردہ بودہ در معرض تادیب و تعذیب افتادہ روزے آن پادشاہ با یکی از خواص دربارۂ آن مجرم مشاورت میکرد آن شخص گفت اگر بندہ بجائے پادشاہ بودمی حکم سیاست کردمے شاہ فرمود اکنون چون تو بجاے من نیستی کردار من باید کہ بخلاف کردار تو باشد من اورا عفو کردم چہ اگر گناہ از وبد نمود

منکوب ۔ بدبخت ۔ تعذیبا ۔ عذاب کرنا ۔

عفو از من نیک مینماید فرد

گر عظیم ست از فرو دستان گناه　　عفو کردن از بزرگان اعظم ست

و هر گاه کسے در گناہے که از و صادر شد تامل کند و داند که بعفو خدای محتاج ست باید که عفو خود را از گناهگار دریغ ندارد تا خداے نیز عفو خود بوی ارزانی فرماید فرد

اگر توقع بخشایشِ خداوارے　　زروے عفو و کرم بر گناهگاران بخش

حکایت در عفو

آورده اند که پادشاه یکے را بعملی فرستاده بود و از وے طوریکه پادشاه را ناپسندیده بود صادر شد پادشاه او را عزل کرده بفرمود تا بندش کردند و در پاے تخت آوردند آغاز عتاب و خطاب کرد آن بیچاره گفت اے شاه اندیشه کن که ترا هم فردا در موقف عتاب نزد ربُّ الارباب باز خواهند داشت تو در آن وقت چه چیز دوست میداری گفت عفو الٰہی گفت پس در حق من هم عفو فرماے که عفو الٰہی بازبسته است بعفو پادشاہے فرد

من پیش تو مجرم تو در پیش خداے　　گر عفو کنی حق از تو هم عفو کند

پادشاه را این سخن پسند افتاد و او را بند برداشت و تربیت کرده باز بر سر عمل فرستاد مثنوی

عفو فرمودن مبارک خصلتے ست | هر که دارد عفو صاحب دولتیست
دل ز نور عفو روشن می شود | وز نسیمش سینه گلشن می شود
دوست دارد عفو را پروردگار | آنچه ایزد دوست دارد دوست دار

حکایت در حلم

نوشیروان از ابوزرجمهر پرسید که حلم چیست گفت نمک خوان اخلاقست چه حروف آن را چون برگردانند ملح شود چنانکه هیچ طعامے بے ملح مزه ندهد و هیچ خلقے بے حلم جمال ننماید نوشیروان گفت علامت حلیم کدام ست گفت حلیم را سه نشانه است یکے آنکه اگر نرشروے سخت گوی با او سخن تلخ درمیان آرد او در برابر آن جواب شیرین برزبان راند و اگر بفعل نیز او را برنجاند بازاے آن با او احسان نماید قطعہ

باتو گویم که چیست غایت حلم | هر که زهرت دهد شکر بخشش

ملح - نمک - بازاے - بمقابلہ -

هرکه بجزا شدست جگر بے جفا ۔۔۔ ہیچو کان کریم زربخشش
کم مباش از درخت سایہ فگن ۔۔۔ هرکه سنگت زند ثمر بخشش

علامت دوم آن ست که در عین آنکه آتش خشم زبانه زدن گیرد و صولت غضب و سطوت آن بنهایت رسد خاموش گردد و این دلیل اطمینان دل و تسکین روحست و درویشان سالک علاج غضب بدین نوع کرده اند نشانه سوم فرو خوردن خشم ست اگر کسے فی الواقع مستحق عقوبت بود آورده اند که روزے نو باوۂ بوستان ولایت باکورۂ باغستان ہدایت سبط نبی و نجل ولی حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا باجمیع مهمان از اشراف عرب بر سر خوانی نشسته بودند خادمش با کاسۂ آش گرم در آمد از غایت دهشت پائیش بحاشیۂ بساط در آمد و کاسه از دستش بر سر شاهزاده افتاد و آشها بر رخسارۂ مبارکش فرو ریخت امام حسین از روی تادیب نه از راه تعذیب در و نگریست بر زبان خادم جاری شد وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ حسینؓ گفت خشم فرو خوردم خادم گفت وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ گفت عفو ت کردم خادم تمۂ آیت برخواند

زبانه زدن ۔ شعله ۔ صولت ۔ حمله ۔ سطوت ۔ غلبه ۔ نوباوہ ۔ پودھا ۔ باکورہ ۔ نوبادہ سبط ۔ فرزند فرزند ۔ نجل ۔ نسل ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا ۔ خوش رہے اللہ دونوں سے ۔ ۔ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ ۔ اور کہانے والے غصّہ کے ۔ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ۔ اور بخشنے والے آدمیونکو ۔

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ حسین گفت از مالِ خودت آزاد کردم و مبلغ ہشت
صد بشت تو بر ذمۂ خود لازم گردانیدم مثنوی

بدی را مکافات کردن بدی　　　　بود اہل صورت بود بیخردی
بمعنی کسانیکہ پیشی بردہ اند　　　　بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند

حکایت در شفقت و رحمت

آوردہ اند کہ سبکتگین پدر سلطان محمود در اوایل حال کہ ملازم سلطان بخور بود یک سر اسپ بیش نداشت و از قلت اوقات بعسرت میگذشت ہر روز بعزم شکار بصحرا رفتی اگر سیدی بدست آمدے بدان گذرانیدے روزے آہوے دید کہ با بچۂ خود در صحرا می چرید سبکتگین اسپ برانگیخت آہو بگریخت چون بچۂ او خرد بود باما در نتوانست گریختن او را بگرفت و دست و پایش بر بست و در پیش زین نہادہ راہ شہر برگرفت آہو کہ بچۂ خود را گرفتار دید بازگشت و در پی میدوید و فریاد میکرد و می نالید سبکتگین را بروے

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو ۔
مؤنث ۔ بوجھ ۔ مکافات ۔ بدلہ ۔ بر ۔ نزدیک ۔ بعسرت ۔ بدشواری ۔

رحم آمد دست و پاے آہو بچہ را بکشاد و سر بصحرا داد مادر آمد و بچہ را در پیش گرفت و روے بآسمان کرده بزبان بیزبانی مناجاتے کرد مصرعہ آنی کہ زبانِ بیزبانان دانی ۔

سبکتگین دست تہی بشہر باز آمد شبانہ حضرت رسالت پناہ را صلی اللہ علیہ وسلم بخواب دید کہ باوے میگوید کہ ای سبکتگین بواسطۂ آن شفقت و مرحمت کہ از تو در وجود آمد و بجہت آن کرم و مہربانی کہ در حق آن بیچاره زبان بستہ کردی بحضرت حق تعالیٰ تقرب تمام یافتی و ما از تو خشنود شدیم و حق سبحانہ و تعالیٰ ترا شرف پادشاہی کرامت کرد باید کہ بر بندگان خدا بہمین نوع شفقت بجای آوری و در بارۂ رعیت خود طریقِ مرحمت فرو نگذاری بزرگے فرموده کہ چون بواسطۂ شفقت بر حیوانی پادشاہی این جہانِ فانی می یابند اگر بجہت مرحمت بر انسانی سلطنت ملکِ باقی یابند ہیچ عجیب و غریب نباشد مثنوی

دست رعایت ز رعیت مدار کار رعیت بر عایت سپار
مرحمتے کن کہ جگر خستہ اند در کرم و لطف تو دل بستہ اند

مناجاتے ۔ دعا ۔

حکایت در سخاوت واحسان

آوردہ اند کہ چون آوازۂ جوانمردی حاتم جزیرۂ عرب راتا دار الملک یمن فرد گرفت و صیتِ سخاوتِ او بولایت شام ومملکت روم رسید والی شام وحاکم یمن و پادشاہ روم بعداوت او برخاستند چہ ہر یک از ایشان دعوی سخاوت کردندے ولاف جوانمردی زوندے وذکر حاتم برزبانِ اہل زمان بیشتر جاری بود وطنطنۂ کرم وجود وے در ہمہ اطراف سائر وساری شعر

ابر دریا ول ز دستِ جودِ او در انفعال ۔ مالِ عالم زیرِ پائے ہمّتِ او پائمال

پس ہر یکے از ایشان با او بطریقۂ سلوک کردند اولاً والی شام خواست کہ او را بیازماید کس فرستاد از وے صد اشتر سرخ موی سیاہ چشم بلند کوہان طلبید ومثل آن اشتر در وادی عرب نادر باشد واگر یافت شود بسیار گران بہا بود فی الواقع در آنوقت این نوع اشتر در ربیۂ حاتم نبود چون کس پادشاہِ شام بحاتم رسیدہ پیغام والی را گذرانید حاتم نسبتِ قبول بر سینہ نہاد ودر جواب آن سمعاً وطاعةً برزبان راند فرد

صیتِ - آوازہ ۔ سائر - سیر کرنے والا - ساری - سمایا ہوا سمعاً - وطاعةً یعنی سنا اور قبول کیا

بهر چه امر شود چاکریم ودولت خواه　　بهر چه حکم رود بنده ایم وخدمتگار

پس ایلچی را بمنزل نیکو فرود آوردند و اسباب ضیافت چنانچه
فراخور احوال او بود مهیا گردانید و بفرمود تا در قبائل عرب منادی کردند
که هر که مثل این شترے بیاورد بهاے تمام ازو بخرم و بمیعاد دو ماه
بها بدو رسانم حاصل کلام بدین طریق صد شتر قرض کرده سلطان شام را
فرستاد چون ملک شام برین حال اطلاع یافت انگشت تعجب
بدندان تحیر گرفته فرمود که ما این اعرابی را می آزمودیم واو خود را
بواسطهٔ ما در قرض انداخت پس همان شتران را بمتاع مصر و
شام بار کرده بدست همان ایلچی باز گردانید و چون شتران را
نزد حاتم آوردند باز بفرمود تا منادی کردند که هر که شترے بمن
داده بیاید و همان شتر خود را با آنچه بار دارد بگیرد و ببرد پس آن
صد شتر را با بار بخداوندان داد و هیچ چیز براے خود باز نگرفت
خبر بسلطان شام رسید گفت اینهمه مروت نه حد آدمی زاد ست
سخاوت حاتم را مسلم. فرد

آوازهٔ سخاوت واحسان حاتمی　　آخر درین جهان بعبث برنیامدست

بها ـ قیمت۔

حکایت در تواضع و احترام

آوردہ اند کہ ابن سماکؒ بہ مجلسِ ہارون رشید آمد خلیفہ از برائے او برخاست و تعظیم کرد ابن سماکؒ گفت اے خلیفہ تواضع تو در پادشاہی بزرگ تر ست از پادشاہی تو خلیفہ گفت سخنے نیکو گفتی زیادت کن گفت ہر کہ حق تعالیٰ اورا مال و جمال و بزرگی دہد و او در مال با بندگانِ خدا مواسا و احسان کند و در جمالِ خود پارسائی ورزد و در بزرگی تواضع نماید حق تعالیٰ اورا از مخلصانِ خود گرداند ہارون رشید دوات و قلم طلبید و بدست خود این سخنان را بنوشت و این نوشتن نیز علامت تواضع خلیفہ بود مثنوی۔

زیرکان آزمودہ اند بسے | بر تواضع زیان نکرد کسے
از تواضع بلند گردد نام | وز تواضع رسیدہ اند بکام
متواضع بزرگوار بود | مظہرِ لطفِ کردگار بود

مواسا۔ غمخواری

حکایت در صدق

آوردہ اند کہ حجّاج ظالم جمعے را سیاست میکرد چون نوبت بیکے از ایشان رسید گفت اے امیر مرا مکش کہ بر تو حقے ثابت کردہ ام گفت ترا بر من چہ حق ست گفت فلان دشمن تو ترا وقیعت میکرد و بہ نسبت تو سخنانِ فحش میگفت من او را منع کردم و از دشنام تو باز داشتم حجّاج گفت برین معنی گواہی داری گفت دارم و بہ اسیرے دیگر اشارت کرد کہ او دران مجمع بود آن کس گفت آرے راست میگوید و من شنودم کہ او آن کس را از سیئت غیبت تو منع میکرد حجّاج گفت تو چرا با و مشارکت نکردی و موافقت ننمودی در منع دشمن من گفت من ترا دشمن میداشتم بر من لازم نبود کہ طرف تو رعایت کردمے حجاج فرمود تا ہر دو را آزاد کردند یکے را بسبب حق وے و یکے را بجہت صدق وے و این مثل درمیان مردم پیدا شد کہ اِنْ کَانَ الْکِذْبُ یُنْجِیْ فَالصِّدْقُ اَنْجٰی اگر دروغ کسے را امیر ہاند راست رہانندہ تر ست شنوی

وقیعت - ملامت کرنا - اِنْ کَانَ الْکِذْبُ یُنْجِیْ فَالصِّدْقُ اَنْجٰی - جھوٹ نجات دیتا ہے تو سچ بڑا نجات دینے والا ہے -

راستی آمخب کہ علم برزند | یاری حق دست ہم برزند
راستی خویش نہان کس نہ کرد | بر سخن راست زیان کس نہ کرد
راستی آور کہ شوی رستگار | راستی از تو ظفر از کردگار
چون بسخن راستی آری بجاے | ناصر گفتار تو باشد خداے

مشقی سوالات

(۱) اخلاص کے بارہ میں کوئی حکایت تمنے پڑہی ہو تو لکھو۔

(۲) نوشیروان کے ہاتھ میں قبرکے اندر تین انگوٹھیاں تھیں اونکے نگینوں پر کیا لکھا ہوا تھا؟

(۳) ذیل کے اشعار کی شرح کرو اور اوسکے متعلق قصوں کو بھی بیان کرو۔

(ا) ہمہ آن تخم کز ابر بہاران بود .... کہ عدلش بہ است از فراخی سال۔

(ب) عنان عزم بہر جانبے کہ برتابی .... بہ تختگاہ بزرگی رسد لگام نخست۔

(ج) رعیت چو بیخ اند و سلطان درخت .... یقین سست کو بیخ خود می کند۔

(۴) لڑکی کو کیونکر معلوم ہوا کہ قباد بادشاہ نے نیت ظلم کی کی تھی؟

(۵) ایک امیر کو بچھو ڈنک لگا رہا تھا اور وہ بادشاہ سے کلام کرنے میں مصروف رہا۔ اس سے تم کیا سبق حاصل کرتے ہو؟

(۶) سبکتگین نے کیا خواب دیکھا تھا؟ بیان کرو۔

(۷) خلیفہ ہارون رشید کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟ لکھو

(۸) ابن سماک اور ہارون رشید کی ملاقات کا حال بیان کرو۔

(۹) حجاج کون تھا؟ لوگ اوسکو برا کیوں کہتے ہیں؟

(۱۰) مندرجہ ذیل واحد الفاظ کی جمع لکھو:-

مجلس ۔ اول ۔ اوسط ۔ اعلیٰ ۔ عزیمت ۔ قبیلہ ۔ نوع ۔ اسفل

جاہل ۔ شفقت ۔ مہم ۔ مقصد ۔ دینار ۔ خلیفہ ۔

(۱۱) اردو میں ترجمہ کرو:-

(ا) دران ایام کہ اسکندر میخواست............ تفرق خاطر از ہر را سبب چیست

(ب) یکے از علما در مجلس مامون............ چنانچہ شخصے در خواب باشد

(ج) آوردہ اند کہ سبکتگین............ و بچہ را در پیش گرفت

(د) آوردہ اند کہ ابن سماک............ تواضع خلیفہ بود

(ہ) آوردہ اند کہ چون آوازہ جوانمردی حاتم......... سمعاً و طاعۃً برزبان راند

انتخاب از تاریخ زینت الزمان

مرزا محمد شیرازی

ذکر بادشاہی فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ در مملکت ہندوستان

در زمانے کہ عمر شیخ مرزا در شہر اندجان بود در ۸۸۸ھ مطابق ۱۵ ماہ فروری ۱۴۸۳ عیسوی از بطن قتلق نگار خانم دختر یونس خان فرزندے بوجود آمد موسوم بہ محمد بابر میرزا گردید چوں بہ سن دوازدہ سالگی رسید از جانب پدر ایالت خطۂ اندجان یافت۔ چوں عمر شیخ مرزا در چہارم رمضان ۸۹۹ھ از بام افتادہ رحلت نمود۔ محمد بابر میرزا باتفاق اُمرا پنجم ماہ مذکور بہ تخت حکومت اندجان نشست۔ و خواجہ

ایالت - سرداری- صوبہ کی حکومت

عبد اللہ احرار کہ قُطبُ وقت بود اسم او را ظہیر الدین محمّد نہاد۔ بعد ازاں در ماوراءُالنہر با سلاطین چغتائی اوزبک جنگیدہ سمرقند را مُسخّر نمود چوں سلاطین اوزبک بخیال تسخیر ماوراءالنہر لشکر عظیم بسمت بخارا کشیدند طاقت مقاومت در خود ندیدہ متوجہ بدخشان گردید۔ و بدخشاں را مُتصرّف شدہ در اواخر سنہ ۹۱۰ ہجری کابل را ہم بدست آورد۔ در سنہ ۹۱۳ء قندھار را تسخیر نمود (تا ایں زماں اولاد امیر تیمور را مرزا می گفتند) حکم داد بعد ازین مارا بادشاہ گویند و در آخر این شاہزادہ محمد ہمایوں در کابل تولد یافت و چوں در سال ۹۲۷ خان میرزا حاکم بدخشان فوت شد بابر شاہ شاہزادہ ہمایوں را کہ سیزدہ سالہ بود بحکومت آن ولایت نامزد ساخت بابر شاہ پانزدہ سال در ماوراءالنہر کابل حکومت نمود در آئین اکبری مرقوم است کہ بابر شاہ بیروں کابل در دامنہ کوہ حوض کوچکے از سنگ مرمر ساختہ بود از شراب پرے کرد۔ و بامردم خوش طبع دراں جا بزم تماشا می داشت و ایں بیت مکرر مے خواند۔

مقاومت یعنی مقابلہ۔ ماوراءالنہر۔ نام مقام جو نہر جیحون کے اس پار ہے جسکو آجکل انگریزی میں ٹرانسیکسینیا کہتے ہیں

بیت

نوروز نو بہار و مے و دلبران خویش ‏ ‏ بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

و در سال ۹۳۲ھ ہجری عزیمت تسخیر ہندوستان را نمودہ متوجہ آن سمت گردید۔ چوں نزدیک دہلی رسید سلطان ابراہیم لودی بایک لک سوار و ہزار زنجیر فیل در میدان پانی پت کہ بہ دہلی سہ منزل است نزول نمودہ قریب یک ہفتہ ہر دو لشکر باہم زد و خورد مے کردند تا آن کہ روز جمعہ ۸ رجب ۹۳۲ھ لشکر صف آرائی نمودہ از جانبین جنگ ہائے مردانہ می کردند بہادران لشکر بابری داد مردانگی مے دادند۔ چوں تائید الٰہی ہم عنان مَوکِب بابری بود نسیم فتح بر پرچم علم اقبال بابری وزیدہ شکست بر سپاہ افغان اُفتاد و سلطان ابراہیم باجمعے از مقربان کشتہ گشتند۔ و سلطنت ہند بعد انقضائے یک صد و سی و یک سال از فتح امیر کہ درایں مُدّت نہ بادشاہ از اولاد افاغنہ بر تخت دہلی نشستہ بودند نصیب بابر بادشاہ گردید۔ بعد از فتح دوازدہم شہر مذبور داخل دہلی گردید۔ و بر تخت سلطنت جلوس نمودہ فرمانروائے

موکب ۔ لشکر سواراں ۔ گروہ اُن سواروں کا جو کسی امیر کے گرد چلے ۔ افاغنہ جمع افغان پٹھان لوگ

ممالک ہند گشت۔ بعد ازان شاہزادۂ ہمایوں را بآگرہ فرستاد تا خزاین آنجارا ضبط نماید۔ شاہزادہ چوں بآگرہ رسید بکرماجیت راجہ نام از اولاد حکّام گوالیار الماسے بشاہزادۂ پیشکش نمود کہ ہشت مثقال وزن داشت شاہزادہ اموال و خزانۂ آن جا را تصرف نمودہ مراجعت نمود و چند گاہ در خدمت بادشاہ توقف نمودہ ازان رخصی گرفتہ روانہ سنبھل شد۔ بعد از شش ماہ بعارضہ تپ مبتلا شدہ بادشاہ اورا بحضور طلب نمودہ معالجہ کرد۔ قدرے ازاں بیماری سبکبار شدہ بادشاہ بہمان مرض مبتلا گردید۔ چون آثار انتقال از وجنات احوال بادشاہ ظاہر گشت ارکان دولت را حاضر ساختہ نخست نصائح بلند و وصایائے ارجمند کہ سرمایہ سعادت ابدی بود نمودہ شاہزادہ ہمایوں میرزا را ولی عہد و جانشین خود ساختہ و امرا را متابعت شاہزادہ امر نمود۔ آخر الامر در ششم جمادی الاول ۹۳۷ھ مطابق ۲۶/ دسمبر ۱۵۳۰ء در چہار باغ آگرہ برحمت ایزدی پیوست و در باغے کہ الحال نور افشان مشہور است و آن باغ اکنون در قبضہ ہندوئے است و وے اورا بہ آرام باغ موسوم نمودہ

سعادت۔ نیکبختی   ابدی۔ دائمی   وجنات۔ چہرہ۔

ششش ماه برسم امانت نگاه داشته جنازه اش را به کابل برده دفن نمودند۔

ذکرِ سلطنتِ عرش آشیانی ابو المظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

بعد از فوتِ پدر روز جمعه دوم ماه ربیع الثانی ۹۶۳ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۵۵۶ء به سن ۱۴ سالگی در باغ کلانور بر تختِ سلطنت تکیه زد۔ و بجہتِ انتظامِ ملکی و مالی منصب وزارت به خانخانان بیرم خان اختصاص یافت۔ بعد از ۲۵ روز از زمان جلوس سکندر شاه افغان که از همایون شاه شکست خورده در کوه سوالک پنهان شده بود لشکرے عظیم جمع آوری کرده سر به شورش برآورد۔ بادشاه لشکرِ شایسته به دفع او فرستاده او را شکست داد۔ بعد از انکه خاطرِ بادشاه از طرف سکندر شاه مطمئن شد اخبار شورشِ هیمون بقال اشتهار گرفت تفصیل این اجمال آنکه هیمون یکے از معتمدات مبارز خان و با مخالفانِ او مخالف بود۔ و از اخبارِ رحلت همایون شاه جنونِ جهان بانی بر سرش افتاده با هفتاد

ہزار سوار و توپخانہ عزم تسخیر دہلی نمود۔ امرای شاہی کہ در دہلی
بودند مجتمع شدہ بسرکردگی تردی خان ثبات قدم ورزیدند بعد
کشش و کوشش زیاد خان مذکور شکست یافتہ منہزم شدند
و ہیموں بقال دہلی را تصرف نمود۔ این خبر را بعرض بادشاہ
رسانیدند۔ بادشاہ در ہیجدہم ذی الحجہ رایات ظفر آیات را بہ فتح
ہیمون برافراخت۔ چون خیام فیروزی انجام را در سواد پانی پت زدند
تلاقی فریقین دست داد۔ و در عین ہنگامہ تیرے بچشم ہیمون
رسید۔ مشرف بر موت شد و لشکرش پشت بکار زار دادند۔ و ہیمون
را دستگیر کردہ بحضور رسانیدند۔ دولت خواہان معروض
داشتند کہ اولیٰ این است کہ از دست مبارک برگردن این
نافرمان شمشیر برانند۔ بادشاہ تیغ برگردن او رسانید۔ بہرام خان
کار او تمام ساخت۔ و حکم شد کہ سر او را بہ کابل و تن او را بہ دہلی
بردہ بر دروازۂ شہر بیاویزند۔ بادشاہ مظفر و منصور داخل دہلی
گردید۔ و تا چہار سال اختیار کلی و جزوی امور مملکت بہ بیرم خان
بود۔ اما از آنجائیکہ بادشاہ را خورد سال تصور می کرد از و حرکاتے
کہ خلاف طبع بادشاہ بود بظہور می رسید۔ تا آنکہ در سال پنجم

رایات۔ جھنڈے۔ ظفر۔ فتح۔ آیات۔ علامات۔ نشانیاں۔ مظفر۔ ظفر یافتہ۔ منصور۔ نصرت یافتہ

اورا از عہدۂ وزارت عزل ساخت۔ پس از عزل بیرم خان
در اندیشۂ باطل افتادہ فتنہ و فساد در ملک محروسہ مرتفع ساخت
و چند بار با بادشاہ جنگیدہ ہزیمت یافت۔ آخر الامر بوسیلۂ
منعم خان بعجز و انکسار عازم عتبۂ علیّہ گردید۔ چون مستقبل لشکر
بادشاہی رسید منعم خان دستمالے بگردن بیرم خان انداختہ
بحضور آورد۔ بادشاہ از راہِ مہربانی عفو جرایمِ او را نمودہ
رخصت رفتن بمکۂ معظمہ بادہ داد۔ خانِ مذکور عازم مکہ گردید
چون بشہر پٹن کہ در صوبۂ گجرات است رسید۔ مبارک خان
بعوض خون پدر در پئے کشتن او بر آمد و بانتیجہ بہ بہانۂ ملاقات
نزدِ او آمدہ خنجرے بر پشتش زد کہ تا سینہ بشگافت و جہانِ
فانی را وداع نمود۔ و در سالِ دوازدہم از جلوس بادشاہ
دار الخلافت آگرہ را قرار داد۔ و در سال پانزدہم از جلوس
بنای قلعہ الٰہ آباد را نمود۔ و در مدت چہار سال صورت انجام
پذیرفت۔ بعد از انکہ اکبر شاہ تمام مملکت ہندوستان را بجبلہ
تصرف آوردہ خاطر را از اطراف جمع کرد۔ اکثر اوقات بہ علماء
و حکماء بہ مباحثۂ علمی مشغول می بود۔ تا آنکہ از حکومت منجاہ

عزل ساخت۔ موقوف کیا۔ عتبہ۔ چوکھٹ۔ علیّہ۔ بلند۔ دار الخلافت۔ بادشاہ کے رہنے کی جگہ

در سال شب چہار شنبہ سیزدہم جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۶۰۵ء در اکبرآباد رحلت بعالم بقا نمودہ در باغ سکندرہ کہ قریباً سہ میل از شہر اکبرآباد دور است در روضۂ کہ پیش از وفات خود تعمیر کردہ بود مدفون گردید -

---

ذکر سلطنت جنت مکانی نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی

در سال ۹۷۷ ہجری مطابق ۳۱ اگست ۱۵۶۹ء محمد جہانگیر از بطن جودہ بائی بوجود آمد - دران وقت کہ محمد اکبر شاہ مریض بود شاہزادہ محمد جہانگیر بعزم ملاقات پدر از الہ آباد بہ آگرہ آمد - ہنوز در بین راہ بود کہ بادشاہ رحلت نمود اکثر امرا و اعیان بہ سلطنت سلطان خسرو ولد محمد جہانگیر کہ در ریعان جوانی در خدمت جد گرامی حاضر بود اتفاق داشتند - و شیخ فرید کہ از امرائے معتبر آن سلسلہ بود مخالفت جمہور را اختیار کردہ مذکور داشت کہ باوجود

رحلت - کوچ کرنا - ریعان - آغاز -

ولد ارشد مہام سلطنت به پسر زاده خالی از اشکال نیست
امرا ترک آن اراده بر انموده به سلطنت جہانگیر راضی شدند
محمد جہانگیر شاه در ماه ربیع الثانی سال ۱۰۱۴ ہجری در اکبرآباد
بر سریر سلطنت جلوس نمود۔ سلطان خسرو که مدعی سلطنت
بود چوں حال بدین منوال دید با جمعے که شریک مصلحت
و محل اعتماد وے بودند از اکبرآباد بر آمده راه خود سری
پیموده تا حدود لاہور رفت و در آنجا جمعے از جنود پٹھانان
و افغانان بدو پیوسته تقریب دوازده ہزار سوار فراہم آورده
بطرف اکبرآباد آمد آماده جنگ شد۔ در اول حمله از لشکر بادشاہی
شکست خورده فرار نمود۔ بادشاه به اطراف ممالک فرمان
داد که ہر جا سلطان خسرو را پابند دستگیر کرده بحضور فرستند
تا آن که بر کنار لاہور کشتی بانان او را گرفته به قلیچ خان
حاکم لاہور خبر دادند۔ خان موصوف او را بحضور بادشاه
فرستاد۔ بادشاه فرمود خسرو را به زندان فرستند۔ و رفقائے
او را بر دار کشند۔ در سال ششم از جلوس نورجہاں بیگم صبیۂ
مرزا غیاث بیگ را خواستگاری نمود و با محبت رسا نبرده

مہام۔ لگام۔ باگ ۔ سریر۔ تخت۔ صبیّہ ۔ لڑکی ۔

کہ در آخر عہد، نام بیگم در سکّہ نقش مے شد چنین۔

شعر

بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور   بنام نورجہاں بادشاہ بیگم زر

و بادشاہ ہمیشہ می گفت کہ من سلطنت ہند را بہ نورجہاں بخشیدم و مرا بجز نیم سیر کباب و یک سیر شراب ہیچ در کار نیست۔ بالجملہ جہانگیر بہ نیروے طالع و قوت بخت از قندھار تا دریاے عمان و کابل تا سرحد بنگالہ در حیطۂ تصرّف در آمد زود در ۱۰۳۷ھ بہ کشمیر توجہ نمود۔ در آنجا تکسر مزاجی بہم رسانیدہ۔ رایات عالیات بجانب لاہور باہتزاز آمد۔ در اثناے راہ روز یک شنبہ بیست و نہم ماہ صفر ۱۰۳۷ھ مطابق بیست و ہشتم اکتوبر ۱۶۲۷ء بعالم جاودانی سفر کرد و نعش او را بہ لاہور فرستادہ درباغے کہ نورجہاں تعمیر کردہ بود بخاکش سپردند۔ ۲۲ سال ۸ ماہ شاہی نمود۔

نیرو - طاقت۔ حیطہ - احاطہ۔ تکسر۔ منکسر۔ اہتزاز۔ لہرانا۔ جھومنا خوشی سے

مشقی سوالات

(۱) بابر کی سیرت مختصر بیان کرو۔

(۲) اکبر اور ہیمون کی جنگ کا حال لکھو۔

(۳) سلطان خسرو پسر جہانگیر شاہ کے قید میں جانے کا سبب تفصیل سے بیان کرو۔

(۴) تحلیل صرفی کرو۔

دوازدہ۔ می دارند ۔ نماید ۔ قدرے ۔ برآمدہ ۔ شہر شاہ
آنجا ۔ کردہ بود ۔ می وا نشست ۔

(۵) عربی جمع لکھو:۔

بطن ۔ منصب ۔ خزانہ ۔ فتح ۔ وصیت ۔ وطن ۔ دولت
فوج ۔ مرض ۔ جنم ۔

(۶) ترکیب نحوی کرو:۔

(ا) بادشاہ ہمیشہ میگفت کہ من سلطنت ہند را بہ نورجہاں بخشیدم۔

(ب) قدرے ازان بیماری سبکبار شدہ بادشا ہمان مرض مبتلا گردید۔

اِنتخاب از کُتبِ جدیدۂ ایران

مُکالمات

تعلیمات مدینہ

س۔ تمدّن چیست؟

ج۔ تمدّن عبارت است از اجتماع انسان در شہرہا و قصبات وغیرہ و بایکدیگر الفت گرفتن و آمیزش کردن و حوائج خویش را بہ معاونت یکدیگر برآوردن۔

س۔ اُصول تمدن چیست؟

ج۔ اُصول تمدن عبارت است از کسب علوم و معارف و صنایع و ترویج تجارت و ثباتِ در اصول مذہب و تہذیب اخلاق۔

س۔ انسان مُتمدّن کدام است؟

ج۔ انسان متمدن آنست کہ ہمیشہ مایل باتحاد و اتفاق

تمدن۔ طریقہ رہایش۔ معاونت۔ باہم مدد کرنا۔ مائل ہونا۔ جھکنا۔

باامثال خود بوده و در تکمیل صنایع و فنون کوشش می نمایند و از میان شان اشخاص عالم و تاجر و صنعت‌گر وغیره ظهور می نمایند و برای آسایش خویش و شهر و قصبه و قریه بنا می کنند و مجالس شرعی و عرفی و سیاسی وغیره تاسیس می نمایند.

س- انسان وحشی کیست؟

ج- انسان وحشی آنست که در بیابانها و جنگلها سرگردان بسر برده و از میوه جات و برگ نباتات و شکار حیوانات سد جوع نموده و تمام عمر خویش را بجهالت و بدبختی گذرانیده و مانند سباع بیکدیگر اذیت و آزار می رسانند.

س- انسان چادر نشین کدام است؟

ج- انسان چادرنشین آنست که در بیابانها زیر چادرها زندگانی نموده و بر حسب اختلاف فصول تغیر مکان داده و سرچشمهٔ معیشت ایشان از گله چرانی و کارهائے دیگر است قبیل شبانان و ایلات که مانند وحشیان ادراک عمارت ساختن و آبادی نداشته و از خود هیچ اثرے نمی گزارند.

شرعی - مذہبی - عرفی - معاشرتی - سیاسی - پولیٹیکل -

تاسیس - بنیاد ڈالنا -

س۔ در تعلیمات مدینہ از چہ گفتگو می شود؟

ج۔ در تعلیمات مدینہ از حقوق ملّت و اساس دولت و روابط آن بایکدیگر گفتگو می شود۔

س۔ ملّت چیست؟

ج۔ ملّت جماعتے است کہ در مَبداء تاریخ و لسان و عادات و آداب یکسان باشند۔

س۔ دولت کرا گویند؟

ج۔ دولت عبارت است از ہیئتی کہ امور سیاسیۂ مملکت را اِدارہ می نمایند۔

س۔ حقوق ملّت چیست؟

ج۔ حقوق ملّت عبارت است از آزادی و مساوات و حاکمیت۔

س۔ آزادی چیست؟

ج۔ آزادی عبارت است از اینکہ شخص ہر کارے را کہ مَیل دارد بکند بشرط آنکہ ضررے بدیگران وارد نیارد۔

س۔ مساوات چیست؟

مَبداء۔ ابتدا۔ آغاز۔ لسان۔ زبان۔

ج۔ مساوات عبارت است از اینکه عموم افراد ملّت درمقابل امور سیاسی و ملکی متساوی الحقوق می باشند۔

س۔ خانواده چیست؟

ج۔ خانواده عبارت است از پدر و مادر و فرزندان ایشان که غالباً دریک خانه سکنی داشته باشند۔

س۔ وظیفۂ شخص نسبت بپدر و مادر چیست؟

ج۔ وظیفۂ شخص نسبت به پدر و مادر آنست که ایشان را احترام نموده واو امر مُطَاعَۂ آنان را مُجرٰی ساخته تا بتوانند درحق شان نیکی نموده واسباب رنجش ایشان را فراہم نیاورد۔

تاریخ

س۔ تاریخ چه علمے است؟

ج۔ تاریخ علمے است که از حالات گذشتگان گفتگو نموده وسلاطین ورجال بزرگ وحکما وشعراے هرزمان را توصیف ودرجه تمدن وتربیت علم وصنعت واخلاق وآداب هر ملّت را بیان می نماید۔

مساوات۔ برابری۔ خانواده۔ خاندان۔

س- دانستن تاریخ برای ما لازم است؟

ج- بر افراد هر ملتی واجب است که تاریخ وطن خود را بداند وازاعمالیکه باعث عزت وافتخار یا ذلت وافتقار آنان شده بخوبی مسبوق واز کارهائیکه موجب اضمحلال وانقراض آنان گردیده اجتناب نماید۔

س- وسعت خاک ایران در قدیم چه قدر بوده؟

ج- مملکت ایران در زمان قدیم خیلی وسعت داشته وچهار برابر ایران حالیه بوده است۔

س- ایرانیان قدیم با ایرانیان حالیه چه تفاوت داشته اند؟

ج- ایرانیان قدیم خیلی قدیمی هستند وبا ایرانیان حالیه از حیث اخلاق وآداب وکیش ومذهب وخط وزبان تفاوت داشته اند۔

س- صفات ایرانیان قدیم چه بوده؟

ج- ایرانیان قدیم راستگو ووطن پرست وخوش اخلاق ومهمان دوست وشجاع ودلیر واسلحۂ آنها شمشیر ونیزه وکمان وسپر بوده است۔

س- ایرانیان قدیم موحد بودند یا مشرک؟

افتخار- فخر کرنا۔ افتقار- فقیر ہونا۔ اضمحلال- مضمحل ہونا۔ کمزور ہونا۔ انقراض- علیحدہ ہونا۔

ج - ایرانیان قدیم موحد بودند یعنی بخدائے یگانہ معتقد بودند
داورا ہورمزدومی نامیدند۔
س - ایرانیان قدیم چہ مذہب داشتند ؟
ج - ایرانیان قدیم زردشتی مذہب بودند یعنی پیغمبر شان
زردشت نام داشتہ کتاب آسمانی آنہا موسوم بہ اوستا و زند کہ
شرح اوستا می باشد۔
س - خط وزبان ایرانیان قدیم با ایرانیان حالیہ چہ تفاوت دارد ؟
ج - ایرانیان قدیم یک قسم فارسی حرف می زدند کہ حالا ما نمی فہیم
وخط آنہا خط میخی بودہ ولی زبان حالیۂ ما فارسی مخلوط بعربی و خط
ما خط نستعلیق است ۔
س - سلسلۂ اول پادشاہان ایران راچہ می نامند ؟
ج - سلسلہ اوّل پادشاہان ایران را پیشدادیان گویند۔
س - اول پادشاہ پیشدادی کیست ؟
ج - اول کسی کہ در ایران بسلطنت رسیدہ کیومرس نام داشتہ این
پادشاہ ترتیب لباس دوختن و غذا پختن را بمردم آموخت ۔
س - استخر کجا واقع است ؟

یگانہ - واحد ۔

ج- استخر شهرے است در فارس وخرابه هاے آن هنوز باقی معروف به تخت جمشید است۔

س- جانشین جمشید چه نام داشت؟

ج- جانشین جمشید ضحاک عرب است و او پادشاہے بود ظالم وسفّاک گویند روے دوش هاۓ ضحاک دوسلعه و بعقیدهٔ بعضے دو مار بوده و براۓ مرهم آن هر روز- دو نفر آدم می کشت ومغز سر آنها را روے آن دو زخم می گذاشت۔

س- نتیجهٔ ظلم ضحاک چه شد؟

ج- آخر مردم از ظلم ضحاک به تنگ آمده آهنگری کاوه نام که از اهل اصفهان بود چرم پارهٔ بر سر چوب کرد وآن را علم قرار داد مردم در تحت آن لوا جمع شده بر ضحاک بشوریدند و او را گرفته به پاداش رسانیدند۔

س- علمے را که کاوه از چرم پاره ساخت چه شد؟

ج- علمے را که کاوهٔ آهنگر از چرم پارهٔ ساخت درفش کاویانی نام نهادند وآن را بجواهر زینت داده درجنگ ها اسباب نصرت می دانستند. آخر آن علم درجنگ قادسیه بدست اعراب افتاد وجواهر آنرا بردند۔

لوا- جهنڈا

س- بعد از ضحاک که بسلطنت رسید؟

ج- بعد از ضحاک فریدون که از اولاد جمشید بود بپادشاهی رسید
واین پادشاه بداد و دهش معروف است-

گویند این پادشاه ممالکت خود را میان سه پسرش قسمت کرده-
ایران را با ایرج- و شام را به سلم- و ترکستان را به تور واگذار نمود- بعضے از
مورخین وجه تسمیهٔ ایران و توران را همان اسم ایرج و تور میدانند-

س- سلسلهٔ دوم سلاطین ایران را چه می نامند؟

ج- سلسله دوم سلاطین ایران را کیان گویند؟

س- اول پادشاه این سلسله کیست؟

ج- سرسلسلهٔ سلاطین کیان کیقباد نام داشته که از اولاد منوچهر
و پادشاهے عادل و رعیت پرور بود- این پادشاه با افراسیاب
تورانی جنگ هاے بسیار کرد و درین جنگها رستم پسر زال که از
پهلوانان مشهور است تورانیان را شکست داد تا صلح کردند-

س- بعد از قباد که پادشاه شد؟

ج- از قباد پسرش خسرو تا کسری بسلطنت رسید و او ملقب
بانوشیروان عادل و از بزرگ ترین سلاطین معروف است-

س- وزیر بزرگ نوشیروان چه نام داشت-

ج۔ نوشیروان وزیر عاقلے داشت کہ بزرجمہر نام داشتہ۔

س۔ پیغمبر ما در چہ زمان متولد شدند؟

ج۔ حضرت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ دراواخر سلطنت نوشیروان در شہر مکہ پایہ تخت عربستان متولد شدند۔

س۔ خسرو پرویز چگونہ پادشاہے بود؟

ج۔ خسرو پرویز آخرین پادشاہ بزرگ ساسانی می باشد کہ بکثرت گنج ومال وحشمت وجلال مشہور است۔

س۔ آخرین پادشاہ ساسانی چہ نام داشتہ؟

ج۔ آخرین پادشاہ ساسانی یزدگرد سوم است در زمان سلطنت او ابوبکر خواست ایران را بگیرد و عمرش دفا نہ کردہ درگذشت۔

س۔ کہ دولت ساسانی را منقرض نمود؟

ج۔ چون نوبت خلافت بعمر رسید با ایرانیہا بناے جنگ راگذاشت و در سہ جنگ اول قادسیہ دوم در جلولا۔ سوم در نہاوند۔ ایرانی ہا شکست خوردند ویزدگرد مدت دہ سال فراری بود آخر بدست آسیابانے در مرو در سنہ ۳۱ بیست ہجری مقتول و دولت ساسانی منقرض گردید۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔ انپر اللہ کا درود اور سلام ہو۔

س - مدت سلطنت ساسانیان چه قدر است ؟

ج - مدّت سلطنت ساسانیان چهار صد و پانزده سال طویل کشید و پایۂ تخت آنها در مدائن نزدیک بغداد است -

س - مملکت ایرانیان چند سال در تصرف اَعراب بود ؟

ج - مملکت ایران متجاوز از شش صد سال در تصرف اعراب بود ولی درین مدّت فقط دو بیست سال اقتدار کامل داشتند - دباین واسطہ وضع زندگانی ایرانی ها درین مدت خیلے تغیر کرد -

س - ظہور دولت اسلام در احوال ایرانی ها تغیرے داد یا خیر ؟

ج - چون اعراب مملکت ایران را تصرف کردند بسیارے از ایرانی ہا مسلمان شدند وزبان عربی مخلوط شدہ خط ایرانی ہم منسوخ وخط عربی یعنی کوفی و نسخ جاے آنرا گرفت -

س - مؤسس سلطنت سلسلہ سامانی کیست وچہ کارہا کردہ است ؟

ج - مؤسس سلسلۂ سامانیان اسمٰعیل است کہ پادشاہے عادل وعاقل وبزرگ دار بودہ واز طرف خُلَفَائے عباسی حکومت ماوراء النہر راواشت ودرسال دو بیست وہفتاد ونہ ہجری با عمر ولیث صفاری جنگ نمود واورا مغلوب کرد ودائرہ حکومتش وسعت یافت ومالک

اَعْراب - عرب کے لوگ - منسوخ - نسخ کردہ شدہ - نسخ - ایک خاص قسم کے عربی خط کا نام -

خراسان سیستان - طبرستان - ترکستان - رے - اصفهان گردید۔

س۔ قاچاریہ در کجا مسکن داشتند؟

ج۔ قاچاریہ طایفہ بودند ترک کہ ابتداءً در استر آباد نفوذ پیدا کردہ بعد در صدد تحصیل تاج وتخت ایران برآمدند و فتح علی خان وپسرش محمد حسن خان نیز جان خود را روے این خیال گذاشتند ولی عاقبت آغا محمد خان باین مقصود مائل گشت۔

س۔ آخرین پادشاہ قاچاریہ کیست و علت انقراض چیست؟

ج۔ آخرین پادشاہ قاچاریہ احمد شاہ است کہ بواسطۂ عدم لیاقت وکفایت بکار مملکت توجہی نداشت و روز بروز خرابی و هرج ومرج می افزود تا موقعے کہ در اروپا بعیش وعشرت مشغول بود مجلس شورای ملی اورا از سلطنت خلع وبسلطنت صد وسی وپنج سالہ قاچاریہ خاتمہ دادہ وحکومت موقتی را بہ رضا خان پہلوی واگذاردہ انتخاب سلطنت براے مجلس مؤسس واگذار شد۔

س۔ پس از خلع احمد شاہ کے بسلطنت رسید؟

ج۔ پس از یک ماہ نمایندگان مجلس مؤسسان در مرکز

خلع - کنارہ کش ہونا۔

حضور بهم رسانیده و بپاس زحمات و خدمات بے پایان اعلیٰحضرت رضا خان پهلوے سلطنت را باکثریت آراء مجلس مذکور با علیٰ حضرت ایشان تفویض گردید۔

س ۔ مراسم تاجگذاری درچه تاریخ بعمل آمد ؟

ج ۔ اعلیٰ حضرت پهلوے دربیست و پنجم آذرماه شمسی ۱۳۰۴ ۱ به تخت سلطنت جلوس نمود و بعد از دوماه دیگر والا حضرت شاہ پور محمد رضا فرزند خود را بولایت عهدے منصوب و در چهارم اُردی بهشت ۱۳۰۵ تاجگذاری نمود۔

تفویض ۔ سپرد کرنا ۔

نظم

۱۔ حمد

خدایا جہان پادشاہی تراست — زما خدمت آید خدائی تراست
پناہ بلندی و پستی توئی — ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی
توئی برترین دانش آموز پاک — ز دانش قلم راندہ بر لوح خاک
توئی کافریدی زیک قطرہ آب — گہرہائے روشن تر از آفتاب
ز گرمی و سردی و از خشک و تر — سرشتی باندازۂ یک دگر
مرا در غبار چنیں تیرہ خاک — تو دادی دل روشن و جان پاک
سپردم بتو مایہ خویش را — تو دانی حساب کم و بیش را
وہی پیشم آور کہ فرجام کار — تو خوشنود باشی و ما رستگار

مشقی سوالات

۱۔ ذیل کے اشعار کی شرح لکھو:۔

خدایا جہان پادشاہی تراست .... تو دانی حساب کم و بیش را

۲۔ ساتواں شعر ضرب المثل ہو گیا ہے اس کا مطلب واضح کرو اور محل استعمال بتاؤ۔

۲۔ نعت

چو خواہی کہ یابی ز ہر بد رہا	سر اندر نیاری بدام بلا
بوی در دو گیتی ز بد رستگار	نکو نام باشی بر کردگار
بگفتار پیغمبرت راہ جوی	دل از تیرگیہا بدیں آب شوئی
ترا دین و دانش رہاند درست	رہ رستگاری بباید جست
ونت گر براہ خطا مایل است	ترا دشمن اندر جہان خود دل است
ہمہ نیکیت باید آغاز کرد	کہ با نیکناماں شوی ہم نورد
نکوئی بہر جا چو آید بکار	نکوئی گزیں و ز بدی شرم دار

مشقی سوالات

۱۔ ترجمہ کرو:۔

چو خواہی کہ یابی ز ہر بد رہا .... دل از تیرگیہا بدیں آب شوئی

۲۔ ”بگفتار پیغمبرت راہ جوئے“ ترکیب میں کیا واقع ہے؟

۳۔ ”ترا دین و دانش رہاند درست“ میں رہاند کا فاعل کیا ہے؟

۴۔ نیکنامی کیونکر حاصل ہوتی ہے؟

۵۔ عقل کے ہوتے ہوئے پیغمبرؐ کی کیا ضرورت ہے؟

۳۔ شش حق

واجب آمد بر آدمی شش حق — اوّلش حق واجبِ مطلق
بعد از آں حقِ مادر است و پدر — واں استاد و شاہ و پیغمبرؑ
اگر این چند حق بجا آری — رخت در خانۂ خدا آری

مشقی سوالات

ا۔ "واجب آمد بر آدمی شش حق" کون کون سے حقوق ہیں؟

۴۔ حکایت حضرت موسیٰؑ و شبان

دید موسیٰؑ یک شبانی را براہ — کو ہمی گفت ای خدا وای اِلٰہ
تو کجائی تا شوم من چاکرت — چارقت دوزم کنم شانہ سرت
دستکت بوسم بمالم پائیکت — وقت خواب آید بروبم جائیکت
گر ترا بیماری آید بہ پیش — من ترا غمخوار باشم ہمچو خویش
ای خدای من فدایت جان من — جملہ فرزندان و خان و مان من
ای فدای تو ہمہ بزہای من — ای بیادت ہی ہی و ہیہای من
زین نمط بیہودہ میگفت آں شبان — گفت موسیٰ با کیستت ای فلاں

گفت با آنکس که ما را آفرید | این زمین و چرخ از او آمد پدید

گفت موسی های خیره سر شدی | خود مسلمان ناشده کافر شدی

گر نبندی زین سخن تو حلق را | آتشی آید بسوزد خلق را

گفت ای موسی دهانم دوختی | وز پشیمانی تو جانم سوختی

جامه را بدرید و آهی کرد تفت | سر نهاد اندر بیابانی و رفت

وحی آمد سوی موسیٰ از خدا | بندهٔ ما را چرا کردی جدا

تو برائی وصل کردن آمدی | نی برای فصل کردن آمدی

ما بروں را ننگریم و قال را | ما دروں را بنگریم و حال را

چونکہ موسیٰ این عتاب از حق شنید | در بیابان از پی چوپاں دوید

عاقبت دریافت او را و بدید | گفت مژده ده که دستوری رسید

هیچ آدابی و ترتیبی مجوی | هرچه میخواهد دل تنگت بگوی

مشقی سوالات

۱۔ جناب موسیٰ اور چرواہے کی حکایت کا خلاصہ لکھو۔

۲۔ "تو برائے وصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی"
اس شعر میں وصل اور فصل سے کس امر کی طرف اشارہ ہے۔ اور کون متکلم ہے اور کون مخاطب؟

۳۔ حضرت موسیٰ کون تھے؟ اُن کے بارے میں تم جو کچھ جانتے ہو لکھو

۵۔ گفتار و خاموشی

خموشی پاسبان اہل راز است	از او کبک ایمن از چنگال باز است
نشد خاموش کبک کوہسارے	از آں شد طعمۂ باز شکارے
اگر طوطی زبان می بست در کام	نہ خود را در قفس دیدی نہ در دام
ولی آنجا کہ باشد جای گفتار	خموشی آورد صد نقص در کار

سخن گرچہ ہر لحظہ دلکش تر است	چو بینی خموشی از آں خوش تر است
صدف زاں سبب گشت گوہر فروش	کہ از پای تا سر ہمہ گشت گوش

مشقی سوالات

۱۔ خاموشی کے کیا کیا فوائد ہیں۔

۲۔ گفتار اور خاموشی دونوں کا مقابلہ کرو اور بتاؤ کون بہتر ہے؟

۶۔ نصائح

گستاخ سخن مباش با کس ۔ تا عذر خطا نخواہے از پس

پاسبان: نگاہبان، ایمن: در امان، در کام: دہان، نقص: کمی و عیب، ہر لحظہ: ہر دم

کاری کہ صلاح دولت تست — در جستن آن عنان مکن سست
رای تو اگرچہ ہست ستوار — رای دگراں ز دست مگذار
از ہرچہ طلب کنی شب و روز — پیش از ہمہ نیکنامی اندوز
نومید مشو ز چارہ جستن — کز دانہ شگفت نیست رستن
در نومیدی بسی امید است — پایانِ شب سیہ سپید است
گر صبر کنی بصبر بی شک — دولت بتو آید اندک اندک

مشقی سوالات

۱۔ ان اشعار میں نظامی نے کیا نصیحت بیان کی ہے اردو میں نمبروار گناؤ۔

۷۔ جنگ رستم و اسفندیار

بپوشید رستم سلیحِ نبرد — ہمی از جہاں آفریں یاد کرد
کماں را بزہ کرد و آں چوبِ گز — کہ پیکانش را دادہ بود آب رز
بزد تیر بر چشم اسفندیار — جہاں تیرہ شد پیشِ آں نامدار

گستاخ - دلیر، تند، بے ادب ۔ عذر - پوزش ۔ سست ۔ عنان سست کردن کنایہ از کوتاہی کردن در کار ۔ استوار - محکم ۔ اندوز - ذخیرہ کن ۔ شگفت - عجیب ۔ رستن - روئیدن، سبز شدن ۔ پایان - آخر و انجام

خم آورد بالای سرو سهی | از او دور شد دانش و فرّهی
نگون شد سرِ شاه یزدان پرست | بیفتاد چاچی کمانش ز دست

مشقی سوالات

۱۔ رستم و اسفندیار کون تھے اور کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟
۲۔ دونوں کے جنگ کا خلاصہ بیان کرو۔

۵۔ جنگ اسکندر و دارا

دو شاه دو کشور کشیدند صف | همه نیزه و گرز و خنجر بکف
برآمد چنان از دو لشکر خروش | که چرخ فلک را بدرید گوش
ز بس نالهٔ بوق و هندی درای | همه مرد را دل برآمد ز جای
ز آواز اسپان و بانگِ سران | جرنگیدنِ گرز های گران
تو گفتی جهان کوهِ زنگی شده است | ز گرد آسمان روی زنگی شده است

سلیح = سلاح و حربه جنگ ۔ جهان آفرین = مقصود خداوند است ۔ [illegible] ۔ سهی = راست ۔ فرّهی = شکوه و رامی = رنگ برنگ ۔ دل بر دل ۔ دل از جائے برآمدن کنایه از مضطرب شدن و بهیجان آمدن است ۔ بانگ = فریاد ۔ سران = بزرگان لشکر ۔ جرنگیدن = صدا دادن ۔ روی زنگی = مانند روی زنگی سیاه شده است ۔

بیک هفته گردان پرخاشجوی — بروی اندر آورده بودند روی
بهشتم برآمد یکی تیره گرد — بدانسان که خورشید شد لاجورد
بپوشید دیدار ایران سپاه — ندیدند جز خاک ناوردگاه
جهاندار دارا بپیچید روی — همان نامور لشکر جنگجوی
چو از درد برگشت از آوردگاه — چو یاری ندادش همی هور و ماه
همه پادشاهی سکندر گرفت — جهاندار شد تخت و افسر گرفت

مشقی سوالات

۱۔ سکندر و دارا کی جنگ کس نے نظم کیا ہے۔
۲۔ کون کون سے آلات حرب استعمال کئے گئے تھے؟
۳۔ کون کون سے باجے میدان جنگ میں بج رہے تھے؟
۴۔ لڑائی کتنے روز تک ہوتی رہی اور کیا نتیجہ ہوا؟
۵۔ ذیل کے شعر کو سمجھاؤ۔

تو گفتی جہان کوه جنگی شده است ✿ ز گرد سواران زمی زنگی شده است۔

آورده = باہم رو برو و مشغول نبرد بودند۔ بہشتم = روز ہشتم۔ لاجورد = چنانکہ خورشید برنگ لاجورد گردید۔ لاجورد سنگی است کبود رنگ کہ آنرا لیسانیده در نقاشی بکار میبرند۔ دیدار = چشم۔ سپاه = سپاه ایران۔ ناوردگاه = میدان جنگ نبرد۔ بپیچید روی = روی بپیچید برگشتن و فرار است۔ آوردگاه = جای نبرد۔ هور = خورشید۔ افسر = تاج

۹- علم

همرهِ عقل و یارِ جان علم است ‏ ‏ در دو گیتی حصارِ جان علم است

میروی با دلِ تو همراه است ‏ ‏ می نشینی ز جانت آگاه است

کس نهانش بخاک نتواند ‏ ‏ تند بادش هلاک نتواند

رازِ چرخِ فلک بدان دوری ‏ ‏ همه از علم یافت مشهوری

این همه کار و حرفت و پیشه ‏ ‏ نه همه از دانش است اندیشه

علم کشتی کند بر آب روان ‏ ‏ وانکه کشتی کند بعلم توان

چون تو با علم آشنا گشتی ‏ ‏ بگذری ز آب نیز بی کشتی

دل چو گردد بعلم بیننده ‏ ‏ راه جوید بآفریننده

مشقی سوالات

۱- علم کے کیا کیا فوائد ہیں بیان کرو۔

۲- ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:-

چون تو با علم آشنا گشتی ؛ بگذری ز آب نیز بی کشتی

دل چو گردد بعلم بیننده ؛ راه جوید بآفریننده

همره = رفیق - حصار = پناه و قلعه - چرخ = آسمان - حرفت = پیشه و کار

اندیشه = فکر - کشتی کند = کشتی می سازد - بعلم توان = بعلم میتواند

۱۵- دل بدانش فرشته باید کرد

علم بالست مرغ جانت را — بر سپهر او برد روانت را

علم دل را بجای جان باشد — سر بی علم بدگمان باشد

دل بی علم چشم بی نور است — هر که نادان ز مردمی دور است

نیست آب حیات جز دانش — نیست باب نجات جز دانش

علم نور است و جهل تاریکی — علم راه است بر دو باریکی

ره بی کشتیها این و آن رفتن — جز بدانش کجا توان رفتن

تن بدانش سرشته باید کرد — دل بدانش فرشته باید کرد

شود از جهل مرد کاهل و سست — دانش او را دلیر سازد و چست

جوهر علم همچو زر باشد — که چو شد کهنه تازه تر باشد

مشقی سوالات

۱- علم کے فوائد بیان کرو۔

۲- علم اور جہل کا مقابلہ کرو۔

روانت = روح و جان - بدگمان - کج اندیش - آبحیات = آب زندگانی - جہل = نادانی

سرشتن = پیدا کردن - سرشته = آغشته و آمیخته - کاہل = بیکاره - چست = چالاک و جلد

۳۔ ذیل کے اشعار کا مطلب لکھو۔

(ا) علم بالست مرغ جانت را ٭ بر سپہر او برد روانت را

(ب) تن بدانش سرشتہ باید کرد ٭ دل بدانش فرشتہ باید کرد

(ج) جوہر علم ہمچو زر باشد ٭ کہ چو شد کہنہ تازہ تر باشد

۱۔ فضیلتِ علم

بنی آدم از علم یابد کمال ٭ نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

چو شمع از پئے علم باید گداخت ٭ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

خردمند باشد طلبگار علم ٭ کہ گرم ست پیوستہ بازار علم

کسے را کہ شد در ازل اختیار ٭ طلب کردنِ علم کرد اختیار

طلب کردن علم شد بر تو فرض ٭ وگر واجبست از پئش قطع ارض

میاموز جز علم گر عاقلی ٭ کہ بے علم بودن بود غافلی

ترا علم در دین و دنیا تمام ٭ کہ کار تو از علم گیرد نظام

۲۔ امتناع از صحبتِ جاہلاں

دلا گر خردمندی و ہوشیار ٭ مکن صحبتِ جاہلاں اختیار

ز جاهل گریزنده چون تیر باش | نیامیخته چون شکر شیر باش

ترا اژدها گر بود یار غار | ازان به که جاهل بود غمگسار

اگر خصم جان تو عاقل بود | به از دوستداری که جاهل بود

چو جاهل کسی در جهان خوار نیست | که نادان تر از جاهلی کار نیست

ز جاهل نیاید جز افعال بد | وزو نشنود کس جز اقوال بد

سرانجام جاهل جهنم بود | که جاهل نکو عاقبت کم بود

سر جاهلان بر سر دار به | که جاهل بخواری گرفتار به

ز جاهل حذر کردن اولی بود | کزو ننگ دنیا و عقبی بود

---

۳ - صفت عدل

چو ایزد ترا این همه کام داد | چرا بر نیاری سرانجام داد

چو عدل ست پیرایه خسروی | چرا عدل را دل نداری قوی

ترا مملکت پایداری کند | اگر معدلت دستیاری کند

چو نوشیروان عدل کرد اختیار | کنون نام نیک است ازو یادگار

ز تاثیر عدل ست آرام ملک | که از عدل حاصل بود کام ملک

جهان را بانصاف آباد دار | دل اهل انصاف را شاد دار

جهاں را بہ از عدل معمار نیست | کہ بالا تر از معدلت کار نیست
تمازیں بہ آخر چہ حاصل بود | کہ نامت شہنشاہِ عادل بود
اگر خواہی از نیک بختی نشاں | درِ ظلم بندی بر اہلِ جہاں
رعایت دریغ از رعیت مدار | مُراد دلِ دادخواہاں برار

۴ - مذمّتِ ظلم

خرابی ز بیداد بیند جہاں | چو بستانِ خرّم ز بادِ خزاں
مدہ رخصتِ ظلم در ہیچ حال | کہ خورشید ملکت نیابد زوال
کسے کاتش ظلم زد در جہاں | برآورد از اہلِ عالم فغاں
ستم کش گر آہے برآرد ز دل | زند سوز او شعلہ در آب و گل
مکن بر ضعیفانِ بیچارہ زور | بیندیش آخر ز تنگیِ گور
بآزارِ مظلوم مائل مباش | زِ دُودِ دلِ خلق غافل مباش
مکن مردم آزاری اے تندرائے | کہ ناگہ رسد بر تو قہرِ خدائے
ستم بر ضعیفانِ مسکیں مکن | کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

۵۔ صفت تواضع

دلا گر تواضع کُنی اختیار — شود خلقِ دنیا ترا دوستدار
تواضع زیادت کُند جاہ را — کہ از مہر پر تو بود ماہ را
تواضع بود مایۂ دوستی — کہ عالی بود پایۂ دوستی
تواضع کند مرد را سرفراز — تواضع بود سروراں را طراز
تواضع کند ہر کہ ہست آدمی — نہ زیبد ز مردم بجز مردمی
تواضع کند ہوشمند گزیں — نہد شاخِ پُر میوہ سر بر زمیں
تواضع بود حرمت افزائے تو — کند در بہشت بریں جائے تو
تواضع کلیدِ در جنت است — سرافرازی و جاہ را زینت است
کسے را کہ گردن کشی در سرست — تواضع ازو یافتن خوشتر است
کسے را کہ عادت تواضع بود — ز جاہ و جلالش تمتع بود
تواضع عزت کند در جہاں — گرامی شوی پیش دلہا چو جاں
تواضع مدار از خلائق دریغ — کہ گردن از اں برکشی ہمچو تیغ
تواضع ز گردن فرازان نکوست — گدا گر تواضع کند خوئے اوست

۶ - مذمت تکبر

تکبر مکن زینهار ای پسر — که روزی ز دستش درآئی بسر
تکبر ز دانا بود ناپسند — عجیب آید این معنی از هوشمند
تکبر بود عادت جاهلان — تکبر نباید ز صاحبدلان
تکبر عزازیل را خوار کرد — بزندان لعنت گرفتار کرد
کسی را که خصلت تکبر بود — سرش پر غرور از تصور بود
تکبر بود مایهٔ بدبری — تکبر بود اصل بدگوهری
چو دانی تکبر چرا می کنی — خطا میکنی و خطا میکنی

---

۷ - صفت سخاوت

سخاوت کند نیکبخت اختیار — که مرد از سخاوت شود بختیار
بلطف و سخاوت جهانگیر باش — در اقلیم لطف و سخا میر باش
سخاوت بود کار صاحبدلان — سخاوت بود پیشهٔ مقبلان
سخاوت مس عیب را کیمیاست — سخاوت همه درد ها را دواست
مشو تا توان از سخاوت بری — که گوی بری از سخاوت بری

٨ - مذمت بخیل

اگر چرخ گردد بکام بخیل / ور اقبال باشد غلام بخیل

وگر در کفش گنج قارون بود / وگر تابعش ربع مسکون بود

نیرزد بخیل آنکه نامش بری / وگر روزگارش کند چاکری

مکن التفاتے بمال بخیل / مبر نام مال و منال بخیل

بخیل ار بود زاہد بحر و بر / بہشتی نباشد بحکم خبر

بخیل ار چہ باشد تونگر بمال / بخواری چو مفلس خورد گوشمال

سخیان ز اموال بر میخورند / بخیلان غم سیم و زر مے خورند

---

٩ - فضیلت شکر

کسے را کہ باشد دل حق شناس / نشاید کہ بندد زبان سپاس

نفس جز بشکر خدا بر میار / کہ واجب بود شکر پروردگار

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر / ترا فتح از در درآید ز شکر

اگر شکر حق تا بروز شمار / گزاری نباشد یکے از ہزار

ولے گفتن شکر اولے ترست / کہ اسلام را شکر او زیورست

گر از شکر ایزد نه بندی زبان — بدست آوری دولت جاودان

۱۰- بیان صبر

ترا گر صبوری بود دستیار — بدست آوری دولت پایدار
صبوری برآرد مراد دلت — که از عالمان حل شود مشکلت
صبوری بود کار پیغمبران — نه پیچند زین رشته دین پروران
صبوری گشاید در کام جان — که جز صابری نیست مفتاح آن
صبوری کلید در آرزوست — گشاینده کشور آرزوست
صبوری بهر حال اولی بود — که در ضمن آن چند معنی بود
صبوری ترا کامگاری دهد — ز رنج و بلا رستگاری دهد
صبوری کنی گر ترا دین بود — که تعجیل کار شیاطین بود

۱۱- صفت راستی

ولا راستی گر کنی اختیار — شود دولتت همدم و بختیار
نه پیچد سر از راستی هوشمند — که از راستی نام گردد بلند

دم از راستی گر زنی صبح وار — ز تاریکی جهل گیری کنار
مزن دم بجز راستی زینهار — که دارد فضیلت بسی بر ببار
به از راستی در جهان کار نیست — که در گلبن راستی خار نیست

---

۱۳ - مذمّت کذب

کسے را که ناراستی گشت کار — کجا روز محشر شود رستگار
کسے را که گردد زبان دروغ — چراغ دلش را نباشد فروغ
دروغ آدمی را کند شرمسار — دروغ آدمی را کند بیوقار
ز کذاب گیرد خردمند عار — که او را نیارد کسے در شمار
دروغ اے برادر مگو زینهار — که کاذب بود خوار و بے اعتبار
ز ناراستی نیست کارے بتر — کز و گم شود نام نیک اے پسر

---

۱۳ - صفت قناعت

دلا گر قناعت بدست آوری — در اقلیم راحت کنی سروری
اگر تنگدستی ز سختی منال — که پیش خردمند هیچ ست مال

ندارد خردمند از فقر عار | کہ باشد نبیؐ را ز فقر افتخار
غنی را زر و سیم آرایش است | و لیکن فقیر اندر آسایش است
غنی گر نباشی مکن اضطراب | کہ سلطاں نخواہد خراج از خراب
قناعت بہر حال اولیٰ تراست | قناعت کند ہر کہ نیک اختر است
ز نورِ قناعت برافروز جاں | اگر داری از نیک بختی نشاں

---

۱۴ ۔ صفت طاعت و عبادت

کسے راکہ اقبال باشد غلام | بود میلِ خاطر بطاعت مدام
نشاید سر از بندگی تافتن | کہ دولت بطاعت تواں یافتن
سعادت ز طاعت میسر شود | دِل از نورِ طاعت منوّر شود
اگر بندی از بہرِ طاعت میاں | کشاید درِ دولتِ جاوداں
ز طاعت نہ پیچد خردمند سر | کہ بالائے طاعت نباشد ہنر
بہ آبِ عبادت وضو تازہ دار | کہ فردا ز آتش شوی رستگار
نماز از سرِ صدق برپائے دار | کہ حاصل کنی دولتِ پائیدار
ز طاعت بود روشنائی جاں | کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
پرستندۂ آفرینندہ باش | در ایوانِ طاعت نشینندہ باش

اگر حق پرستی کنی اختیار | در اقلیم و دولت شوی شہریار
سر از جیب پرہیزگاری برآر | کہ جنت بود جائے پرہیزگار
ز تقویٰ چراغ رواں برفروز | کہ چوں نیکبختاں شوی نیکروز
کسے راکہ از شرع باشد شعار | نترسد ز آسیب روزِ شمار

مشقی سوالات

۱۔ علم کی فضیلت بیان کرو۔
۲۔ علم کی فضیلت میں تمھیں کوئی اردو کا شعر یاد ہو تو لکھو۔
۳۔ علم حاصل کرنا ہر شخص کے لئے کیوں ضروری ہے؟
۴۔ شیر و شکر ہونے سے تم کیا سمجھتے ہو؟ "نیا میختہ چوں شکر شیر باش"
۵۔ "ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش" تمھیں اس رائے سے اتفاق ہے یا اختلاف اور کیوں؟
۶۔ عدل سے سلطنت کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے۔ کیونکر؟
۷۔ ہندوستان کے بادشاہوں میں سے تم کس کو عادل کہہ سکتے ہو؟
۸۔ ظلم کی چند برائیاں بیان کرو۔
۹۔ کوئی تاریخی واقعہ بیان کرو جس میں ظلم کے برے نتائج ہوں۔
۱۰۔ قناعت میں راحت ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے؟ بتاؤ کیسے؟

۱۱- طاعت اور عبادت کے کیا فوائد ہیں ؟

۱۲- سخاوت کرنے والا نیکی کی گیند کیونکر لیجا سکتا ہے ؟

۱۳- کسی سخی کے بارے میں کوئی قصہ یاد ہو تو سناؤ۔

۱۴- بخیل کیوں بہشت میں نہیں جاسکتا ؟

۱۵- "نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں" اس مصرع کا کیا مطلب ہے ؟

۱۶- ایک سخی اور بخیل کا مقابلہ کرو۔

۱۷- تواضع سے انسان ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔ تمھاری کیا رائے ہے۔

۱۸- تکبر کی کیا برائیاں بیان کی گئی ہیں ؟

۱۹- صبر اور شکر میں کیا فرق ہے ؟

۲۰- کیسے لوگ خدا کا شکر ادا کرتے ہیں ؟

۲۱- صبر پیغمبروں کی صفت ہے۔ کیا تم بھی یہ صفت اپنے میں پیدا کرنا چاہتے ہو۔ کیوں ؟

۲۲- راستی کی تعریف میں کوئی اردو کا شعر سناؤ۔

۲۳- پانچ سطروں میں سچائی کی خوبیاں لکھو۔

۲۴- جھوٹ سے انسان کیونکر ذلیل ہوتا ہے ؟

زاد المسافرین

حکایت

پند دادن پیر مرد سکندر را

این طرفه حکایت است بنگر — روزی ز قضا مگر سکندر

می رفت و همه سپاه با او — آن حشمت مال و جاه با او

ناگه بخرابهٔ گذر کرد — پیرے ز خرابه سر بدر کرد

پیرے نه که آفتاب پر نور — در چشم سکندر آمد از دور

پرسید که این چه شاید آخر — این کیست که می نماید آخر

در گوشهٔ این مغاک دلگیر — بیهوده نباشد این چنین پیر

آمد به آن مغاک پر نور — پیر از سر وقت خود نشد دور

چون باز نکرد سوی او چشم — پرسید سکندرش بصد خشم

گفت اے شده غول این گذرگاه — غافل چه نشستهٔ درین راه

بهر چه نکردی احترامم — آخر نه سکندر است نامم

قضا ـ اتفاقات حسنه

دانی که منم به بخت فیروز — پشت همه روی عالم افروز

دریا دل و آفتاب رایم — فرق فلک است زیر پایم

پیر از سر وقت بانگ برزد — گفت این همه نیم جو نیرزد

نے پشت و نه روی عالمی تو — یکدانهٔ کشت آدمی تو

دوران فلک که بیشمار است — هر ساعتے از تو صد هزار است

نے غول و نه غافلم دریں کوے — هشیار تر از توام بصد روے

از روز پسیں چو آگهم من — چو منتظران بریں رهم من

غافل تو ئی کز برائے بیشی — مغرور دو روزه عمر خویشی

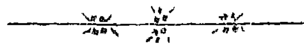
با من چه برابری کنی تو — چو بندهٔ بندهٔ منی تو

دو بندهٔ من که حرص و آزاند — بر تو همه روز سرفرازاند

گریاں شده زیں سخن سکندر — افگنده کلاه شاهی از سر

از خجلت خود نفیر برزد — سر بر کف پائے پیر برزد

پیر از سر حال ره نمودش — کاندر همه وقت یار بودش



روز پسیں - روز قیامت یا روز مرگ -

مثنوی نان و سرکہ

حکایت

اعتماد نمودن بر سلطنت

یک پریشانے فقیرے بینوا — رفت بیروں از زمین بینوا
گشت وارد او بشہرے دلپذیر — یک بد حال و پریشان و فقیر
اہل آنجا بر سروے ریختند — خاک نعلینش بسر می بیختند
تخم عزت بہر او میکاشتند — تاج شاہی بر سرش بگذاشتند
دستہ دستہ آمدندے با ادب — حلقہ حلقہ با سرور و با ادب
راہ ہردم از عبورش تنگ شد — بہر دیدارش یکے در جنگ شد
پس بفکر افتاد روزے آں شہاں — من ہمی بودم بشہر خود شہاں
دست خالی بلکہ دلخوں آمدم — من چہ بودم حالیا من چوں شدم
ہاں چہ شد اینجا کہ سلطاں گشتہ ام — من ہماں بیچارۂ سرگشتہ ام
گرچہ بر مردم ہمہ سلطاں بدے — روز و شب در کار خود حیراں بدے

بینوا ۔ مفلس

مجملاً در کار خود مختار بود — لیک عالم پیش چشمش تار بود

تا یکے ز اہل وطن از دور دید — پر زناں مرغ دلش آنجا پرید

گفت بر گوئی جهت آخر چرا — بر سرم آوردہ اند این ماجرا

گفت اینجا عادتے دارند بیش — حاکم ایشاں ز سالی نیست بیش

عزت اینجا ترا پاینده نیست — سال دیگر مر ترا خواهنده نیست

مدت یک سال سلطانی یاراں — پس ازاں آیند نزدت هر دواں

از تنت بیروں نمایند این لباس — کے کجا باقی گذارند این اساس

مشورت کردی ببین اے موتمن — آنچه داری می فرست اندر وطن

تا توانی تو وطن معمور کن — چشم دشمن را در آنجا کور کن

آنچه خواهی می کنی از نیک و بد — هیچ کس بر تو ندارد بحث و رد

چوں بدقت بادشه تحقیق کرد — از دل و جان جملگی تصدیق کرد

روز و شب ساعی بدے درکار خویش — از جواهر ہا بسے بردند پیش

از جواهر اشتراں را بار کرد — زود هم اندر وطن انبار کرد

چوں رسید سلطاں بروز آخرش — از تنش کندند لباس فاخرش

تاج شاهی از سرش برداشتند — ساعتے در ملک خود نگذاشتند

موتمن - امانت دار - فاخره - عمده

دست خالی شد بروں از شہر شاں | در وطن شد صاحب شوکت وشاں
اے پسر تو اہلے میا بیدار شو | زیں حکایت اندکے ہشیار شو
رہ رواں رفتند بروں ہا واہمہ | یک نفر دیگر نماند ہ زاں ہمہ
ہر یکے زاد سفر بر داشتند | تخم نیکوئی سعاوت کاشتند

حکایت

متوجہ منعم حقیقی شدن

پادشاہے رو بسوے صید کرد | ماند لشکر دور ازو مانند گرد
خواست تا در قریۂ آید فرود | چوں بمیداں خیمہ و خرگہ نبود
در حضور آنجا شوکت وشانے ندید | ہیچکس جز مرد دہقانے ندید
نزد او رفت و تملق پیش کرد | گفت دہقاں کیستی گردم مگرد
گفت من فرمانروا ایں کشورم | در پے صیدے جدا شد لشکرم
اشتہم اینجا تو اذن خواب دہ | تکۂ نانے وجامِ آب دہ
رو ستائے اعتنائے او نہ کرد | استماع مدعائے او نہ کرد
زینت تاہر چہ از سلطان رود | در نظر شاہ و گدا یکساں شود

تملق - چاپلوسی - اعتنا - توجہ

شاہ منت کرد بار دیگرش ــ چوں نبود آنجا کسے فرماں برش
عاقبت جا داد شب درکام خویش ــ داد نان سفرۂ انعام خویش
بالش درویش زیر سر کشید ــ بر سرش خواب از نگیں لشکر کشید
صبح گفتش رہین احسانت شدم ــ گرچہ شاہم از گدایانت شدم
اینک اینک لشکر من میرسد ــ حشمت شاہی بر من میرسد
کن بدرگاہم گذارے بعد ازیں ــ تاکنم لطفے وکارے بعد ازیں
تاکنم حق نمک خواری ادا ــ نیست احسان را بجز احسان جزا
ہرکہ در عسرت بگیرد دست مرد ــ اسم او در سینہ باید نقش کرد
گرچہ در ہر سہو معذور است مرد ــ لیک احسان را نباید سہو کرد
ناگہاں فوج وحشم بر سر رسید ــ نوبت ونقارہ آو در رسید
خواند رخش وشد سوار واسپ تاخت ــ بام کوی وشہر را معمور ساخت
برفلک چو خسرو خاور نشست ــ شاہ ہم بر تخت با افسر نشست
بعد ازیں برخاست دہقاں صبحگاہ ــ کرد رو بر وعدہ سوے پادشاہ
رفت و در ذکر الٰہی یافتش ــ بے کلاہ تاج شاہی یافتش
دید افسر بر زمیں بگذاشتست ــ دست ہا سوے فلک برداشتست

عسرت - دشواری - خاور - مشرق - افسر - تاج -

مرد کرد چوں از نماز آگه نبود — در بلاد شرع و دینش ره نبود
گفت شاها آنچه حالے داشتی — از کسے گویا سوالے داشتی
شاه گفتش ایں نماز و ذکر ماست — ایں سوال از خلق نبود از خداست
عامی ایں را چو شنید از جاے جست — گفت پس پشت کمی باید نشست
چو شما را رو به پیش دیگریست — دشمنے از دست شما بالا تریست
پس کنوں ما هم بسویش رو کنیم — دست از سوئے شما یکسو کنیم
هست چوں یاد شما را داورے — چیست فضل همسرے بر همسرے
گرچه سلطاں را سر و تاج هست — زر چه بخشد او که خود محتاج هست
پخته شو سید مکن سوداے خام — گام زن بر رسم و راه مرد کام

حکایت
مرد بخیل

یک بخیلے با عیالش نان خورد — ما بقی را او بدست وے سپرد
ناگهاں سائل بیامد بر درش — نان هم در سفره بودے در برش
بهر سائل آں عیالک نیم نان — زیر جامه بر گرفت از خوف آں
نیم نان را او بسائل چوں بداد — باز آمد خدمت شوهر ستاد

مابقی ـ بقیه

شوہرش آگہ شدے از حال او — کہ برفتہ نیم ناں از مال او
در ہماں ساعت طلاقش داد زود — از برائے نیم نانش در ربود
چوں گذشتہ از طلاقش روزگار — شوہر دیگر نمودے اختیار
از قضا روزے طعامے تر و نان — سائلے آمد سوالے کرد شان
زن ز جا برخواست لاتنہر بگفت — باز از احوال آں شوہر شگفت
شاید آں شوہر مثال آں جوان — باز گوید بہر چہ دادی تو نان
گفت اے شوہر ستادہ سائلے — بہر نان دادن مکن تو کاہلی
شوہرش گفتا برو نانش بدہ — دست رد بر سینۂ سائل منہ
زن طعامے برگرفتہ بیروں دوید — در کشود و شوہر پیشیں بدید
ناگہاں از دل نفیرے برکشید — شوہرش از خانہ اش بیروں دوید
گفت او را ہاں نفیر تو چراست — ہاں نہ جائے خوف و بیم ایں سراست
گفت ایں سائل کہ می بینی بدر — شوہر من بود خاک او بسر
مال او از حد بسے افزوں بدے — لیک بخلش ہم ز حد بیروں بدے
از ہماں بخلش تمام مال او — رفتہ از دست ایں چنیں است حال او
روزگارے در غیابش نیم نان — دادمے از حال ایں ناکس بدان

لاتنہر۔ محروم نہ کر۔ نفیر۔ آواز۔ غیاب۔ عدم موجودگی

بر فقیرے مستحقے یا فراق بہر نیم نان بداوم ایں طلاق
شوہرش گفتا ایں حکایت یا بداں من ہمانم کہ بداوی نیم نان
حق تعالیٰ روزیم افزوں نمود زانکہ طبعم با سخا بودے وجود

مشقی سوالات

۱۔ سکندر نے پیرمرد سے کیا کہا تھا اور پیرمرد نے سکندر کو کیا نصایح دی بیان کرو۔

۲۔ پیرمرد سے سکندر سے کہاں ملاقات ہوئی تھی ؟

۳۔ "گریاں شدہ زیں سخن سکندر" سخن سے کیا مراد ہے ؟

۴۔ سلطنت پر کیوں نہیں اعتماد کرنا چاہیئے ؟

۵۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو :۔

عزّت اینجا ترا پائندہ نیست .... ہیچ کس بر تو ندارد بحث ورد

۶۔ اے پسر خوابے میا بیدار شو ؎ زیں حکایت اندکے ہشیار شو

حکایت سے کون حکایت مقصود ہے بیان کرو ؟

۷۔ منعم حقیقی کون ہے اور کیوں ؟ اور اس کی طرف کیوں متوجہ ہونا ضروری ہے ؟

۸۔ مرد بخیل کی حکایت کا خلاصہ لکھو۔

مخزن اسرار

(۱) حکایت

نوشیرواں عادل با وزیر

صید کناں مرکب نوشیرواں — دور شد از کوکبهٔ خسرواں

مونس خسرو شده دستور و بس — خسرو و دستور دگر ہیچ کس

شاه دراں ناحیهٔ صید یاب — دید دہی چوں دل دشمن خراب

تنگ دو مرغ آمده بر یکدگر — وز دل شاں قافیه تنگ تر

گفت بدستور چه دم می زنند — چیست صفیرے که بہم می زنند

گفت وزیر اے ملک روزگار — گویم گر شه بود آموزگار

ایں دو نوا نه از پئے رامشگری است — خطبه از بہر زناشوہری است

دخترے ایں مرغ بداں مرغ داد — شیر بہا خواہد ازو بامداد

مرکب - اسپ - زاد - پسر - کوکبہ - فوج - بادشاہوں کے سواری کے آگے کا جلوس - رامشگری - سرود و شادی - شیربہا - مہر

کیں دہ ویران بگذاری مرا — نیز چنیں چند سپاری مرا

وان دگرش گفت ازیں درگذر — جور ملک بیں و برو غم مخور

گر ملک اینست نہ بس روزگار — زیں دہ ویران دہمت صد ہزار

در ملک ایں نکتہ چناں درگرفت — کآہ برآورد و فغاں درگرفت

دست بسر برزد و لختے گریست — حاصل بیداد بجز گریہ چیست

زیں ستم انگشت بدنداں گزید — گفت ستم بیں کہ بکرماں رسید

مال کساں چند ستانم بزور — غافل از مردن و از کار گور

تا کے و کے دست درازی کنم — با سر خود بیں کہ چہ بازی کنم

ملک بداں داد مرا کردگار — تا نہ کنم آنچہ نباید بکار

شاہ دراں بارہ چناں گرم گشت — کز نفس نعل فرس نرم گشت

چونکہ بہ لشکرگہ و رایت رسید — بوی نوازش بولایت رسید

حالے ازیں خطہ قلم برگرفت — راہ بد و رسم ستم برگرفت

داد بگسترد و ستم درنوشت — تا نفس آخر ازاں برنگشت

بعد بسے گردش چرخ آزمائے — او شد آوازۂ عدلش بجائے

عاقبتے نیک سرانجام یافت — ہر کہ در عدل زد او کام یافت

درگرفت۔ اثر کیا۔ قلم برگرفت۔ محصول معاف کیا۔

عمر بخوشنودی دلہا گذار | تا ز تو خوشنود شود کردگار
ہر کہ بہ نیکی عملے ساز کرد | نیکی او روے بدو باز کرد
گنبدہ کردند ز روے قیاس | ہست بہ نیکی و بدی حق شناس
حاصل دنیا چو یکے ساعت است | طاعت کن کز ہمہ بہ طاعت است
گر بہ سخن کار میسر شدے | کار نظامی بہ فلک بر شدے

۲۔ حکایت کودک در دانائی

کودکے از جملۂ آزادگاں | رفت بروں با دو سہ ہمزادگاں
پائے چو در راہ نہاد آں پسر | پویہ ہمی رفت و در آمد بسر
پایش ازاں پویہ در آمد ز دست | مہرۂ دل و مہرہ پایش شکست
شد نفس آں دو سہ ہمسال او | تنگ تر از حادثۂ حال او
آنکہ در او دوستریں بود گفت | در بن چاہیش نباید نہفت
تا نشود راز چو روز آشکار | تا نشویم از پدرش شرمسار
عاقبت اندیش تریں کودکے | دشمن او بود ز ایشاں یکے

از دست در آمد۔ اختیار سے باہر ہوا۔

گفت ہما ناکہ دریں ہمرہاں صورتِ ایں حال نماند نہاں
چونکہ مرا زیں ہمہ دشمن نہند تہمتِ ایں واقعہ بر من نہند
بر پدرش رفت و خبردار کرد تا پدرش چارۂ ایں کار کرد
ہر کہ درو جوہرِ دانائی است بر ہمہ چیزیش توانائی است

۳۔ حکایتِ بلبل با باز

در خاموشی

در چمنِ باغ چو گلبن شگفت بلبلے با باز در آمد بہ گفت
کز ہمہ مرغاں توئی خاموش سار گوے چرا بردۂ آخر بیار
تا تو لبِ بستہ کشادی نفس یک سخن نغز نگفتی نکس
منزلِ تو دست گہ سنجری طعمۂ تو سینۂ کبکِ دری
منکہ بیکدم زدن از کانِ غیب صد گہرِ سُفتہ برآرم ز جیب
طعمۂ من کرم شکاری چراست خانۂ من بر سرِ خاری چراست
باز بدو گفت ہمہ گوش باش خامشیم بنگر و خاموش باش

خاموش سار۔ یعنی بسیار و سراپا خاموش۔

منکہ شدم کارشناس اندکے   صد کنم و باز نگویم یکے
رو کہ توئی شیفتۂ روزگار   زانکہ یکے نہ کنی گوئی ہزار
منکہ ہمہ معینم ایں صیدگاہ   سینۂ کبکے وہد از دست شاہ
چوں تو ہمہ زخم زبانی تمام   کرم خورد خارنشیں والسلام

مشقی سوالات

۱۔ نوشیرواں کون تھا؟ اُس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟
۲۔ نوشیرواں اور اُس کے وزیر کی کیا حکایت ہے؟
۳۔ "شاہ دراں بارہ چناں گرم شد" دراں بارہ اور گرم شدن سے کس طرف اشارہ ہے واضح کرو۔
۴۔ بلبل اور باز میں کیا گفتگو ہوئی بیان کرو؟
۵۔ "منکہ ہمہ معینم ایں صیدگاہ؛ سینۂ کبکے وہد از دست شاہ" کون کہتا ہے اور کیا مطلب ہے؟

انتخابِ پندنامۂ عطارؒ رحمۃ اللہ علیہ

حمدِ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ

حمد بیحد مر خدائے پاک را — آنکہ ایماں داد مُشتِ خاک را
آنکہ در آدم دمید او روح را — داد از طوفاں نجات او نوح را
آنکہ فرماں کرد قہرش باد را — تا سزاے کرد قومِ عاد را
آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد — با خلیلش نار را گلزار کرد
آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر — کرد قومِ لُوطؑ را زیر و زبر
سوی او خصمے کہ تیر انداختہ — پشّہ کارش کفایت ساختہ
آنکہ اعدا را بدریا در کشید — ناقہ را از سنگِ خارا بر کشید
چوں عنایت قادرِ قیوم کرد — در کفِ داؤدؑ آہن موم کرد
با سلیماںؑ داد ملک و سروری — شد مطیعِ خاتمش دیو و پری
از تنِ صابر بکرماں قوت داد — ہم ز یونسؑ لقمہ با حوت داد
آں یکے را ارّہ بر سر می کشد — دیگرے را تاج بر سر می نہد
اوست سلطاں ہر چہ خواہد آں کند — عالمے را در دمے ویراں کند

هست سلطانی مسلم مر ورا | نیست کس را زہرۂ چون و چرا
آن یکے را گنج و نعمت می دہد | دیگرے را رنج و زحمت می دہد
آن یکے را زر دو صد ہمیاں دہد | دیگرے در حسرتِ ناں جاں دہد
آن یکے بر تخت با صد عزّ و ناز | دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
آن یکے پوشیدہ سنجاب و سمور | دیگرے خفتہ برہنہ در تنور
آن یکے بر بسترِ کمخاب و نخ | دیگرے بر خاکِ خواری بستہ یخ
طرفۃ العینے جہاں بر ہم زند | کس نمی آرد کہ آنجا دم زند
آنکہ با مرغِ ہوا ماہی دہد | بندگاں را دولت و شاہی دہد
بے پدر فرزند پیدا او کند | طفل را در مہد گویا او کند
مردۂ صد سالہ راحے می کند | ایں بجز حق دیگرے کے می کند
صانع کز طیں سلاطیں میکند | نجم را رجمِ شیاطیں می کند
از زمینِ خشک رویاند گیاہ | آسماں را بے ستوں دارد نگاہ
ہیچکس در ملکِ او انباز نے | قول او را لحن نے آواز نے

مناجات بجناب مجیب الدعوات

بادشاہا جُرم مارا درگزار | ما گنہگاریم و تو آمرزگار
تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم | جُرم بے انداز و بے حد کردہ ایم

سالها در بندِ عصیان بوده ایم
آخر از کرده پشیمان بوده ایم

دائما در فسق و عصیان مانده ایم
همقرینِ نفس و شیطان مانده ایم

روز و شب اندر معاصی بوده ایم
غافل از امر و نواهی بوده ایم

بے گنه نگذشت بر ما ساعتے
با حضورِ دل نکردم طاعتے

بر در آمد بندهٔ بگریختہ
آبروی خود ز عصیان ریختہ

مغفرت دارد امید از لطفِ تو
زانکه خود فرموده لا تقنطو

بحر الطافِ تو بے پایاں بود
نا امید از رحمتت شیطاں بود

نفس و شیطاں زد کریما راهِ من
رحمتت باشد شفاعت خواهِ من

چشم دارم از گنه پاکم کنی
پیش از آں کاندر لحد خاکم کنی

اندر آں دم کز بدن جانم بری
از جہاں با نورِ ایمانم بری

در بیان آنکه آبرو نه ریزد

دور باش از پنج خصلت اے پسر
تا نه ریزد آبرویت در نظر

اولاً کم گوئی یا گردم دروغ
زانکه گردی از دروغت بے فروغ

هرکه استیزه کند با مهتراں
آبروی خود بریزد بے گماں

پیش مردم هرکه را نبود ادب
گر بریزد آبرو نه بود عجب

از سبکساراں مباش ای نیکخوی
گر سبکساری بریزد آبروے

ای پسر با مهتران کمتر ستیز   وز حماقت آبروی خود مریز
گر بعالم آبرو می بایدت   دائما خلق نکو می بایدت
هر که آهنگ سبکساری کند   ز آبروی خویش بیزاری کند
جز حدیث راست با مردم مگوی   تا نگردد آبرویت آب جوی
از خلاف و از خیانت باش دور   تا بود پیوسته در روی تو نور
گر همی خواهی که گویندت نکو   ای برادر هیچکس را بد مگو
تا نباشی در جهان اندوهگین   از حسد در روزگار کس مبین

در بیان آنکه آبرو بیفزاید

می فزاید آبرو از پنج چیز   با تو گویم بشنو ای اهل تمیز
در سخاوت کوش اگر داری غنا   تا فزاید آبرویت از سخا
بردباری و وفاداری گزین   زانکه آب روی افزاید ازین
هر که او بر خلق بخشاید همی   بیشک آب روی افزاید همی
چون بکار خویش حاضر بوده   آبروی خویش را افزوده
از سخاوت آبرو افزون شود   و ز بخیلی بی خرد ملعون بود
هر کرا بر خلق بخشایش بود   آبروی او در افزایش بود
باش دایم بردبار و باوفا   تا بروی خویش بینی صد وفا

تا بماند رازت از دشمن نہاں — سترِ خود با دوستاں کمتر رساں
تا نگردی پیش مردم شرمسار — آنچہ خود نہ نہادہ باشی بر مدار
ای برادر پردۂ مردم مدر — تا نہ درد پردہ ات شخصے دگر
با ہوای دل مکن زنہار کار — تا نیاری پس پشیمانیت بار
تا زبانت باشد ای خواجہ دراز — دست کوتہ دار و ہر جانب متاز
قدرِ مردم را شناس ای محترم — تا شناسد دیگرے قدرے تو ہم
ہر کرا قدرے نباشد در جہاں — زندہ مشمارش کہ ہست از مردگاں
از قناعت ہر کرا نبود نشاں — کے تونگر سازدش مالِ جہاں
بر عدوے خویش چوں یابی ظفر — عفو پیش آر و ز جرمش در گذر
دائما می باش از حق ترس کار — نیز باش از رحمتش امیدوار
با تواضع باش و خو کن با ادب — صحبت پرہیزگاراں می طلب
بُرد باری جوے و بے آزار باش — تاکہ گردد در ہنر نامِ تو فاش
صبر و علم و حلم، تریاق دل اند — حرص و بغض و کینہ زہرِ قاتل اند
ہمچو تریاق اند دانایان دہر — قاتل اند ای خواجہ نادانان چو زہر
مردم از تریاق می یابد نجات. — خود کسے از زہر کے یابد حیات
فخر جملہ کار ہانان دادن است — در بروی دوستاں بکشادن است
گرچہ دانا باشی و اہلِ ہنر — خویش را کمتر ز ہر نادان شمر

در بیانِ صفت زندگانی

ناخوشی در زندگانی اے ولید
مرد را از خوئے بد گردد پدید

آنکه نبود مرد را فعلِ نکو
مردہ می دانش که نبود زنده او

ہر که گوید عیب تو اندر حضور
می نماید راہت از ظلمت بنور

مر ترا ہر کس که باشد رہنمائے
شکر او می باید آوردن بجائے

مر خردمندانِ عالم راشناس
خُلق نیکو۔ شرم نیکو۔ تر لباس

حالِ خود را از دو کس پنہاں مدار
از طبیبِ حاذق و از یارِ غار

تا صوابِ کار بینی سر بسر
بر مرادِ خود مکن کار اے پسر

آنچہ اندر شرع باشد ناپسند
گرد او ہرگز مگرد اے ہوشمند

ہر چہ را کردست حق بر تو حرام
دور دار از خود که باشی نیکنام

چونکه روزی بر تو بکشاید خدای
دِل کشادہ دار و تنگی کم نمای

تازہ روی و خوش سخن باش ای اخی
تا بود نامِ تو در عالم سخی

بر مخور اندوہ مرگ اے بوالہوس
چونکه وقت آید نگردد پیش و پس

دل ز غِلّ و غِشّ ہمیشه پاک دار
تا توانی کینه در سینه مدار

تکیه کم کن خواجه بر کردار خویش
دل بنه بر رحمتِ جبّار خویش

بہتریں چیزے بداں خُلقِ نکوست
خلق خُلقِ نیک را دارند دوست

رَو فرد تر باش وائم ای خلف کین بود آرایش اہلِ سلف
آنکہ باشد در کفِ شہوت اسیر گرچہ آزاد است او را بندہ گیر
گر تو بینی تا کسے را دستگاہ حاجتے خود را ازو ہرگز مخواہ
بر درِ ناکس قدم ہرگز مبر در یہ بینی ہم مپرس ازوے خبر
تا توانی کارِ ابلہ را مساز کار فرمایش ولے کمتر نواز

در بیانِ فوائدِ خدمت

تا توانی اے پسر خدمت گزیں تا شود اسپ ارادت زیر زیں
بندہ چوں خدمتِ مرداں کند خدمت او گنبدِ گرداں کند
بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد میاں باشد از آفات دنیا در اماں
ہر کہ پیشِ صاحباں خدمت کند ایزدش با دولت و حرمت کند
خادماں را ہست در جنت ثواب روزِ محشر بے حساب و بے عقاب
خادماں باشند اخواں را شفیع جای ایشاں در جہاں باشد رفیع
گرچہ خادم عاصی و مفلس بود بہتر از صد عابد و ممسک شود
می دہد ہر خادمے را مستعاں اجر و مزدِ صائماں و قائماں
بہر خدمت ہر کہ بر بندد کمر از درختِ معرفت یابد ثمر
ہر کہ خادم شد جنانش می دہند ہم ثوابِ غازیانش می دہند

در بیانِ تعظیمِ میہماناں

اے برادر میہماں را نیک دار ہست مہماں از عطای کردگار
میہماں روزی بخود می آورد پس گناہِ میزباں را می برد
ہرکرا جبّار دارد دشمنش باز دارد میہماں از مسکنش
اے برادر دار مہماں را عزیز تا بیابی عزّت از رحماں تو نیز
مومنے کو داشت مہماں را نکو حق کشاید بابِ جنّت را برو
ہرکرا شد طبع از مہماں ملول از وے آزردہ خداؤ ہم رسول
بندۂ کو خدمتِ مہماں کند خویش را شایستۂ رحماں کند
ہرکہ مہماں را بروی تازہ دید از خدا الطافِ بے اندازہ دید
از تکلّف دور باش اے میزباں تا گرانی نبوَت از میہماں
میہماں را اے پسر اعزاز کن گر بود کافر برو در باز کن
ہست مہماں از عطاہای کریم ہرکہ زو پنہاں شود باشد لئیم
معرفت داری گرہ بر زر مبند چوں رسد مہماں بروئیش در مبند
خیز و بر خوانِ کسے مہماں مشو چوں رسد مہماں از و پنہاں مشو
ہرکہ مہماں را گرامی می کند کوششے در نیکنامی می کند
ہرکہ مہمانت شود از خاص و عام پیش او می باید آوردن طعام

زانچه داری اندک و بیش ای پسر — بُرد باید پیشِ درویش ای پسر

نان بده بر جایعاں بہرِ خدائے — تا دہندت در بہشتِ عدن جائے

باتنِ عوراں کہ بخشند جامۂ — حق دہد اورا ز رحمت نامۂ

ہر کہ ثوبے باتنِ عورے دہد — در دو عالم ایزدش نورے دہد

گر بر آری حاجتِ محتاج را — بر سرِ اقبال یابی تاج را

ہر کرا باشد بدولت بخت یار — خیر ورزد در نہان و آشکار

اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل — کم نشیں در عمر بر خوانِ بخیل

نامِ ممسک جملہ رنج است و عنا — می شود نانِ سخی نور و صفا

تا نخواندت بخواں کس مرو — در پئے مردار چوں کرگس مرو

چشمِ نیکی از خسیسِ دوں مدار — سقفِ ویراں را تو بر آستوں مدار

گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں — ہر چہ بینی نیک بیں و بد مبیں

در بیانِ نصائح و نتائجِ دینی و دنیوی

خواب کم کن اولِ روز ای پسر — نفس را بد خو میاموز ای پسر

آخرِ روزت نکو نبود منام — پیشتر از شام خواب آمد حرام

اہلِ حکمت را نمی آید صواب — درمیانِ آفتاب و سایہ خواب

اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر — باشدت رفتن بسفر تنہا خطر

دست را بر رُخ زدن بوم است شوم — استماعِ علم کن ز اهلِ علوم

شب در آئینه نظر کردن خطاست — روز اگر بینی تو روی خود رواست

خانه گر تنها و تاریکت بود — مونسی باید که نزدیکت بود

چار پایان را چو بینی در قطار — درمیانِ شان نیائی زینهار

تا فزاید قدر و جاهت را خُدا — روز و شب می باش دائم در دُعا

تا شود عمرت زیاده در جهان — رَو نکوئی کن نکوئی در نهان

تا نه کاهد روزیت در روزگار — معصیت کم کن بعالم زینهار

هر که رو در فسق و در عصیان کند — ایزد اندر رزقِ او نقصان کند

کم شود روزی ز گفتارِ دروغ — در سخن کذّاب را نبود فروغ

فاقه آرد خواب بسیار ای پسر — خواب کم کن باش بیدار ای پسر

ریزهٔ نان را میفگن زیر پائے — گر همی خواهی تو نعمت از خُدائے

شب مزن جاروب هرگز خانه در — خاک رو به هم منه در زیر در

گر بخوانی باپ و مامت را بنام — نعمتِ حق بر تو می گردد حرام

گر بدامن پاک سازی روئے خویش — روزیت کم گردد ای درویش بیش

دور کن از خانه تارِ عنکبوت — باشد اندر ماندیش نقصانِ قوت

خرج را بیرون اندازه مکن — خشک ریشِ خویش را تازه مکن

باپ - بابا - مام - مادر

در بیانِ غمخواری مردم

بر سرِ بالینِ بیماراں گزر — زانکہ ہست ایں سنّتِ خیر البشر
تا توانی تشنہ را سیراب کن — در مجالس خدمتِ اصحاب کن

خاطرِ ایتام را در یاب نیز — تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز
چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں — عرشِ حق در جنبش آید آں زماں
چوں یتیمے را کسے گریاں کند — مالک اندر دوزخش بریاں کند
آنکہ خنداند یتیم خستہ را — باز یابد جنّتِ وابستہ را
ہر کہ اسرارت کند فاش ای پسر — از چنیں کس دور می باش ای پسر
در جوانی دار پیراں را عزیز — تا عزیزِ دیگراں باشی تو نیز
بر ضعیفاں گر بہ بخشائی رواست — کیں ز سیرتہای خوبِ اولیاست
بر سرِ سیری مخور ہرگز طعام — تا نہ میرد در بدن قلب ای غلام
علّتِ مردم ز پُر خواری بود — خوردنِ پُر تخمِ بیماری بود
تا شود دینِ تو صافی چوں زلال — باش دائم طالبِ قوتِ حلال
آنکہ باشد در پے قوتِ حرام — در تنِ او دل ہمی میرد تمام

مجالس - جمع مجلس بیٹھنے کی جگہ - ایتام - جمع یتیم - اولیا - جمع ولی

در بیانِ انتباه از غفلت

در بلا یاری مخواه از ہیچ کس — زانکہ نبود جز خدا فریادرس

از خدای خویشتن غافل مباش — غافلانہ در رہِ باطل مباش

جای گریہ است این جہاں در وے مخند — چشم عبرت برگشا و لب بہ بند

ہیچو مور از حرص ہر سوئے مرو — پندِ ناصح را بگوشِ جاں شنو

ای پسر کودک نۂ بازی مکن — کار ہا شیطاں با نیازی مکن

نفسِ بد را درگنہ یاری مدہ — عمر برباد از تبہ کاری مدہ

ہرکجا تہمت بود آنجا مرو — راہ حق را ہیچو نابینا مرو

دشمنے داری ازو ایمن مباش — زیرِ سقفِ بے ستوں ساکن مباش

در رہِ فسق و ہوا مرکب متاز — خویشتن را سخرۂ شیطاں مساز

چوں سفر در پیش داری زاد گیر — عمرِ خود را سر بسر برباد گیر

جملہ را چوں ہست بر دوزخ گزر — جای شادی نیست ہر چندیں خطر

آتشے در پیش داری اے فقیر — ہیچ خوفت نیست از نارِ سعیر

عقبہ در راہ است و بارت بس گراں — نگذرت بارت بسعیِ دیگراں

داری اندر پیش روزِ رستخیز — از خدایت نیست امکاں گریز

اے برادر باش در فرمانِ حق — تا بیابی جنت و رضوانِ حق

گردن از حکمِ خدایت بر متاب | تا نمانی روزِ محشر در عذاب
تا بیابی در بهشتِ عدن جاے | شفقتے بنماے با خلقِ خداے
تا دہندت جاے در دارالسلام | با فقیراں روز و شب می دہ طعام
شاد اگر داری درونِ خستہ را | باز یابی جنّتِ وابستہ را
ہر کہ آرد ایں نصیحت را بجاے | در دو عالم راحتش بخشد خداے
یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ | عفو کن جملہ گناہِ ما ہمہ
عاجزیم و جرمہا کردم بسے | نیست ما را غیرِ تو دیگر کسے
گر بخوانی ور برانی بندہ ایم | ہرچہ حکمِ تست زاں خرسندہ ایم
رحمتِ حق باد بر جانِ کسے | کیں نصائح را بخواند او بسے

مشقی سوالات

۱۔ ذیل کی تلمیحات کو تفصیل سے بیان کرو:۔

طوفانِ نوحؑ۔ قومِ عاد۔ ماہیِ یونسؑ۔ خاتمِ سلیمانؑ۔ قومِ لوطؑ۔ آرہ زکریاؑ

ناقہ صالحؑ۔ صبرِ ایوبؑ۔ آہنِ داؤدؑ۔ نارِ خلیلؑ۔

۲۔ ذیل کے اشعار کا مطلب اور شرح لکھو:۔

(۱) بادشاہا جرمِ ما را در گزار .... تو اہی بودہ ایم۔

(ب) دائما در فسق و عصیاں ماندہ ایم .... زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا

(ج) دور باش از پنج خصلت ای پسر .... آبروی خود مریز

(د) تا توانی اے پسر خدمت گزیں .... دولت و حرمت کند

(۳) نثر کرو:-

(ا) اے برادر میہماں را نیک دار .... از مسکنتش

(ب) بر سر بالیں بیماراں گزر .... پرساں کند

(۴) پانچ چیزوں سے آبرو بڑھتی ہے اور پانچ چیزوں سے آبرو ریزی ہوتی ہے۔ وہ کون خصلتیں ہیں؟

(۵) ترکیب نحوی کرو:-

(ا) حمد بے حد مر خدائے پاک را ؛ آنکہ ایماں داد مشت خاک را

(ب) اے برادر میہماں را نیک دار ؛ ہست مہماں از عطائے کردگار

انتخاب از منظومات جدیدهٔ ایران

تشویق علم

هر آنکو از دل و جان ساعی فن و هنر گردد
باندک فرصتی از علم و عرفان بهره ور گردد

نهال قامتی کو خورد آب از چشمهٔ عرفان
یقین در عرصهٔ گیتی چو نخل پر ثمر گردد

هر آن طفلی سعادتمند شاغل در معارف شد
بود آخر که او بهتر ز باشل پدر گردد

تو ای ابن وطن این کیمیای علم حاصل کن
که از وی این مس قلب وجودت همچو زر گردد

نشان نخل هنر در مزرع دل ای عزیز من
که تا او سایه افگن در وطن با بیخ و بر گردد

جهالت حنظلی باشد بکن از مزرعت دورش
نشان نخل هنر کز وی دهانت پر شکر گردد

صفا از صیقل عرفان نما زنگ جهالت را
که لوح سینه ات را نور ایمان بیشتر گردد

باآب معرفت جانا اگر دایم وضو سازی
به پیش خلق عالم حسن خُلقت خوب تر گردد

کسے را در جہاں گر بہرۂ از علم و حکمت نیست
چو حیوان باشد او کز وصف انسان دور تر گردد

باصلاح وطن ہر کو نخواہد نسخۂ دانش
گماں کے می برم او باخبر از خیر و شر گردد

باخبار وطن دایم غفوری نشر کن شعرت
مگر روزے قبولِ خاطرِ اہل نظر گردد

حسنِ اخلاق

اے برادر نکتہ میگویمت گیرش بگوش
دور باش از مردم گندم نمائے جو فروش

بار با طاعت مکن کز این عبادت بہتر است
بر در حق توبہ و عجز و نیازی فروش

گر ترا رنجے رسد با غم رضا دہ بر قضا
نفع نبود گر کنی ہر چند فریاد و خروش

شکر گو بر نعمت ایمان و بر رزق حلال
رزق را در راہ حق چیزے بدہ چیزے بنوش

چشم خود را پوش از عیب و گناہ مردماں
تا ترا بخشد خدائے جرم بخش عیب پوش

حاجت خود را چو آرد با تو کس بہرِ خدا
در ادائے حاجتش با قدرتت باشد بکوش

باش بکشادہ جبین و نیک خلق و جود کیش
خاصہ با احباب دایم غمگسار و گرم جوش

گر دو چار جاہلی گردی سلامش گوی بس — ہر چہ گوید در جواب حرف او ربازگوش
بگذر و دامن فراہم کردہ از آب و لجن — ہر کرا پرور دگارش دادہ باشد عقل و ہوش
ہر کرا شیر احمدا توفیق حق باشد نصیب — این نصیحت میرسد گوش دلش را از سروش

سہ برادر

ما سہ گلچہرۂ سرو قد پسریم — ما ز یک مادر و ز یک پدریم
بلبل نغمہ خوانِ یک گلشن — نو گل شاخسار یک شجریم
گلشن حسن را ھمین گلبن — شجر عشق را ہمین ثمریم
ہر یکے میوۂ دل مادر — ہر یکے نور دیدۂ پدریم
ماہ تابان آسمان ادب — شمع رخشان محفل ہنریم
گرچہ استادہ ایم پہلوی ہم — روز پیکار پشت یکدگریم
این بشمشیر و آن بنوک قلم — مصدر کار و منشار اثریم
چون ثریا گہی بجاے مقیم — گاہ چون آفتاب در سفریم
ماہ رفتیم و آفتاب آئیم — این میان چون ستارۂ سحریم
چشم زخم زمانہ دور از ما — ما سہ تن پہلوان ناموریم
ما بدست ہنر سہ انگشتیم — دہن خصم را یکے مشتیم

ترانۂ وطن

سرسبز کن از سعی تو صحراے وطن را — گر میطلبی صورت زیباے وطن را

امروز بکن خدمت فرداے وطن را — از فکر بکن دور تو سوداے وطن را

زیبا وطنت چشم بکردار تو دارد

دارد بسے امید چہ غمخوار تو دارد

بہبودی این خاک معلّق بمن وتست — آبادی وے جملہ معلق بمن وتست

آرے کہ ہمیں حرف محقق بمن وتست — بارخصت اگر گشت موفق بمن وتست

چوں باعث آبادی اینجا من وتوئیم

باید کہ رہٗ خوبی او را ہمہ جوئیم

اغیار نگر باب فنون جملہ کشودند — کشت ہم وغانہ بسی اشیا بنمودند

ظاہر زہمہ گوے سعادت بربودند — بنگر کہ چہ کردند چہ آخر بنمودند

از کوشش خود ہا بہوا جملہ پریدند

رفتند بسر منزل مقصود رسیدند

گلزار کن از کوشش خود خاک وطن را — شرمندہ بہ پیشش بنما روے چمن را

آور تو میانِ وطنت صنعت وفن را — گویم بشنو از من تو ہمیں جملہ سخن را

در سر تو خیال رہِ بہبود وطن کن

از بہر وطن کار تو چوں اہل زمن کن

آفتاب

صبح شد - خواہد برآمد آفتاب ۔۔۔ دیدہ میمال و بیفگن رخت خواب
خیز در جائے بلندے کن قیام ۔۔۔ بر فراز کوہکے یا طرف بام
کن نگہ در گنبد نیلوفری ۔۔۔ تا تماشائے غریبے بنگری
رو بمشرق ساعتے استادہ باش ۔۔۔ جلوۂ خورشید را آمادہ باش
اولاً یک گوئے زرّیں سر زند ۔۔۔ بعد ازاں خط شعاعی در زند
اندک اندک پر ضیا گردد جہان ۔۔۔ برّ و بحر و کوہ و دشت و آسمان
لطفہا بر خاک ظلمانی کند ۔۔۔ روشنی و گرمی ارزانی کند
گلبن و زرع و نخیل و مرغزار ۔۔۔ ہر یکے از فیض او پُر برگ و بار
گر نتابد آفتاب پُر ضیا ۔۔۔ نے پر کاہے بیابی نے گیا
بس کہ افتادست از ما دورتر ۔۔۔ قرص خور کوچک نماید در نظر
چوں زمین طوفے کند بر گرد آن ۔۔۔ عرصۂ سالے ہمی گردد عیاں
چرخ دیگر می زند بر خود زمین ۔۔۔ تا پدید آید شب و روزے چنیں
تو ہمی بینی کہ پوید آفتاب ۔۔۔ فہم کن خود واژگون است ایں حساب

مشقی سوالات

۱۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:۔

(ا) تو اے ابن وطن ایں کیمیائے علم حاصل کن — کہ از وے ایں مس قلب وجودت ہمچو زر گردد

(ب) بآب معرفت جاناً اگر دایم وضو سازی — بہ پیش خلق عالم حسن خلقت خوب تر گردد

۲۔ ابن وطن اور کیمیائے علم سے کیا مراد ہے۔

۳۔ جہالت کو حنظل سے کیوں تشبیہہ دی ہے؟

۴۔ اخلاق سے تم کیا سمجھتے ہو؟

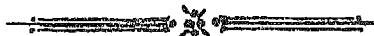
۵۔ بہترین اخلاق کیا ہیں؟

۶۔ ذیل کے اشعار کا مطلب بیان کرو:۔

گرچہ استادہ ایم پہلوی ہم — روز پیکار پشت یکدگریم
ایں بشمشیر آں بنوک قلم — مصدر کار و منشا اثریم
چوں ثریا گہی بجائے مقیم — گاہ چوں آفتاب در سفریم
ما بدست ہنر سہ انگشتیم — دھن خصم را یکے مشتیم

۷۔ "ترانۂ وطن" میں شاعر کس چیز کی تعلیم دیتا ہے اور کیونکر؟ بیان کرو۔

۸۔ آفتاب کا منظر جو تم نے اس کتاب میں پڑھا ہے لکھو۔



کاغذ کتاب ۳۰×۲۰ = ۲۸ پونڈ وہائٹ پرنٹنگ
کاغذ کور ۳۰×۲۰ = ۶۰ پونڈ

باہتمام پنڈت بشمبھر ناتھ بھارگو اسٹینڈرڈ پریس الہ آباد میں چھپا